الحمد للہ والمنۃ

کہ تمام مخالفوں پر الٰہی حجت پوری کرنے کے لئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

اربعین

لاتمام الحجۃ علی المخالفین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضلدین صاحب

مالک مطبع چھپکر شایع

ہوا

جلد ۷۰۰ ۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء قیمت ۵ر

نصیحت۔ وہ تمام دوست جنکے پاس وقتاً فوقتاً یہ نمبر پہونچتے جائیں چاہیئے کہ وہ اِنکو جمع کرتے جائیں اور پہر ترتیب وار ایک رسالہ کی صورت میں بنالیں اور اس رسالہ کا نام ہوگا اربعین لاتمام الحجۃ علی المخالفین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی

۴۰ ۱

اربعین نمبر اول

آج میں نے اتمام حجت کے لئے یہہ ارادہ کیا ہے کہ مخالفین اور منکرین کی دعوت میں چالیس اشتہار شایع کروں* تا قیامت کو میری طرف سے حضرت احدیت میں یہ حجت ہو کہ میں جس امر کیلئے بھیجا گیا تھا اس کو میں نے پورا کیا۔ سو اب میں بکمال ادب و انکسار حضرات علماء مسلمانان و علماء عیسائیان و پنڈتان ہندوان و آریان یہ اشتہار بھیجتا ہوں اور اطلاع دیتا ہوں کہ میں اخلاقی

---

* اس اشتہار کے بعد انشاء اللہ ہر ایک اشتہار پندرہ پندرہ دن کے بعد بشرطیکہ کوئی روک پیش نہ آجائے نکلا کریگا جبتک کہ چالیس اشتہار پورے ہو جائیں یا جب تک کہ کوئی مخالف صحیح نیت کے ساتھ بغیر گندی حجت بازی کے جس کی بدبو ہر ایک کو آسکتی ہے میدان میں آکر میری طرح کوئی نشان دکھلا سکے۔ مگر یاد رہے کہ اس مقابلہ میں کسی شخص سے کوئی مباہلہ مقصود نہیں ہو اور نہ کسی مخالف کی ذات کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو بلکہ صرف یہ مقابلہ ہوگا کہ کس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ غیب کی باتیں اور خوارق ظاہر کرتا اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اور ذاتیات اور مباہلہ اور دعا عنہ یہ دونوں امر مستثنیٰ میں داخل رہیں گے اور ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو یا کسی خاص شخص کی ذلت یا موت پر مشتمل ہو۔ منہ

و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں
بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر
ہے انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا
گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے
سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں - میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے
لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون
کئے جائیں اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان
تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں سے دور کردوں اور پاک اخلاق اور
بردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف انکو
بلاؤں - میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ
بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے - میں بنی
نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے
بلکہ اس سے بڑھکر - میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے
سچائی کا خون ہوتا ہے - انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ
اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور نا انصافی اور بد اخلاقی سے
بیزاری میرا اصول -

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے
ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کی معدن پر اطلاع
ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا
اُس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں
اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب
کے سب اُس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے
پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے - وہ
ہیرا کیا ہے ؟ **سچا خدا** - اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اُس کو
پہچاننا - اور سچا ایمان اُس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے

تعلق پیدا کرنا اور یہی برکات اس سے پا‌ؤں پس اس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں - یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھکر کباب ہو جاتا ہے اُن کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے - میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو - پس جو شخص کہ خدا تعالے کی طرف بلاتا ہے اس کا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے - سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں - ہاں اُنکی بدعملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں کسی کی ذات کا دشمن نہیں - اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ اُن تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنے وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں - مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے - مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے - مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی

کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مجھے مشرف فرمایا۔ اور پھر خدا نے اپنے بلاواسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔ غرض میرے ان ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اُس کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کیساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں انمیں کوئی میری برابری کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔

اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سید الوری محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جسکی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو ابتک امت کے سچے پیرووں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے۔ بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضایع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھکر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالےٰ سے یہ نعمت پائیگا مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کیلئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیت اور

اشتہار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

ہمیشہ ... کی زندہ ... والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

اربعین نمبر ۲

رب اغفر ذنوبنا و اھد قلوبنا انك الذ الاشیاء ان یُسْقٰی
جرعة من عرفانك ولا یُسْقٰی الا بفضلك و امتنانك
رب انی اشکو الی حضرتك من مصیبةٍ نزلت علی ھذہ
الامة من انواع الفتن والتفرقة رب ادرك فان القوم مُدْرَکُون۔

چونکہ انسان خدا تعالےٰ کی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسلئے خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی عبادت اور معرفت میں ترقی کریں اور جب کبھی کوئی ایسا زمانہ آجاتا ہے کہ اکثر طوائف مخلوقات دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور دنیا سے دل لگاتے اور اسی پر گرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی محبت اور اخلاص اور ذوق اور شوق دلوں میں سے اٹھ جاتا ہے اور خدا شناسی کی راہیں مخفی ہو جاتی ہیں اور خدا کے گذشتہ نشان جو اس کے پاک نبیوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے تھے یا تو محض قصوں اور کہانیوں کی طرح مانے جاتے ہیں اور دلوں کی تبدیلی اور انقطاع الی اللہ اور صفائی ان سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اُنکی کچھ بھی ہیبت اور عظمت دلوں میں باقی نہیں رہتی اور یا وہ محض جھوٹے سمجھے جاتے ہیں اور اُنپر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے جیساکہ آجکل کے نیچری صاحبان یا برھمو صاحبان میں سے اکثر لوگ ایسا ہی خیال کرتے ہیں غرض ایسے وقت میں اور ایسے زمانہ میں جبکہ خدا شناسی کی روشنی کم ہوتے ہوتے آخر ہزارہا نفسانی ظلمتوں کے پردہ میں چھپ جاتی ہے بلکہ اکثر لوگ دہریہ کے رنگ میں ہو جاتے

ہیں اور زمین گناہ اور غفلت اور بے باکی سے بھر جاتی ہے۔ خدا تعالے
کی غیرت اور جلال اور عزت تقاضا فرماتی ہے کہ دوبارہ اپنے تئیں لوگوں
پر ظاہر فرماوے سو جیسا کہ اس کی قدیم سے سنت ہے ہمارے اس
زمانہ میں جو ایسے ہی حالات اور علامات اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ خدا تعالے
نے مجھے چودھویں[عہ] صدی کے سر پر اس تجدید ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے
اور اس کی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے
ہیں اور اُس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں اور
غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور حقائق اور معارف قرآنی بیان فرمائے
جاتے اور شریعت کے معضلات و مشکلات حل کئے جاتے ہیں اور مجھے
اُس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا
نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور اس کے
بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے
ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضایع نہیں کریگا اور نہ میری
جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے
جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ اس نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر
تکمیل نور کے لئے مامور فرمایا اور اسنے میری تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف کیا اور
زمین پر بہت سے کھلے کھلے نشان دکھلائے جو حق کے طالب کے لئے
کافی تھے اور اس طرح اس نے اپنی حجت پوری کردی۔ کوئی شخص واقعی
طور پر میرے پر کوئی الزام نہیں لگا سکتا اور نہ میرے نشانوں پر کوئی
جرح کر سکتا ہے کیونکہ وہ مجھ پر کوئی ایسی نکتہ چینی نہیں کر سکتا اور نہ
میرے بعض آسمانی نشانوں پر کوئی ایسی حرف گیری کر سکتا ہے جو وہی
حرف گیری انبیاء گذشتہ پر اور اُنکے بعض نشانوں پر دشمنوں نے نہیں کی جنکی
حقیقت کو ان نادان متعصبوں نے نہیں سمجھا۔ بھلا اگر میرے مخالفوں میں ایک
ذرہ بھی سچائی ہے تو وہ آرام سے ایک مختصر مجلس چند شریف اور
معزز انسانوں کی مقرر کرکے چند وہ باتیں میرے آگے پیش کریں جو اُنکے

نزدیک وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو
ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کی
سوانح یا انکی پیشگوئیوں میں انکی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر
وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائے گا کہ وہ صرف
بہتان اور افترا کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے اس
سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت
کنندہ کو بوجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افترا کی بہت گنجائش
ہوتی ہے۔ پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سنی جاتی ہے وہ خدا
تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں
سچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا
چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں
ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام
کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کردیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری
ہوگئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اسی رنگ کی ہیں جیسا کہ
نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھہرونگا
لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے
اس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض
بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اسپر فقرہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پاوے
میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود
کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ
میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو
میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہوگیا خود عام طور پر

تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظ آسئے ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی رئیس المخالفین نے جب براہین احمدیہ کا ریویو لکھا اس کو پوچھنا چاہیئے کہ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۴۲ میں یہ الہام اس نے درج پایا یا نہیں۔ اصحاب الصُفّہ۔ وما ادراك ما اصحاب الصُفّہ۔ تری اعینھم تفیض من الدمع۔ یصلّون علیك ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان و داعیا الی اللہ و سراجا منیرا ترجمہ یہ ہے کہ یاد کر صُفّہ میں رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کس مرتبہ کے آدمی اور کس کامل درجہ کی ارادت رکھنے والے ہیں صفہ کے رہنے والے تو دیکھیگا انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور تیرے پر درود بھیجیں+ گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا جنے ہم اُس پر ایمان لائے اور اس کی بات سنی اُس کی یہ آواز ہے کہ اپنے ایمانوں کو خدا پر قوی کرو وہ خدا کی طرف بلانے والا اور چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اب دیکھو کہ اس الہام میں نیک بندوں کی یہہ علامت رکھی ہے کہ میرے پر درود بھیجیں گے اور مولوی محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہ اعتراض کی جگہ تہی تو کیوں اُس نے ریویو کے لکھنے کے وقت اعتراض نہ کیا بلکہ اس الہام میں تو اس اعتراض سے سخت تر ایک اور اعتراض ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ داعی الی اللہ اور سراج

+ انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کیوقت اور کسی مشاہدہ کرشمہ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے سو اس یصلون علیک کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہردم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے پس اُن نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات انکے آنسو جاری ہو جائیں گے اور شدت ذوق اور رقت سے بے اختیار درود انکے موتھ سے نکلے گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آ رہا ہے اور یہ پیشگوئی بار بار ظہور میں آرہی ہے بشرط صحبت ہرایک سعادتمند اس کیفیت کو حاصل کر سکتا ہے۔ منہ

منیر یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں۔ پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔ کیا یہ اعتراض درود بھیجنے سے کچھ کم تھا۔ پھر اس سے بھی بڑھکر براہین احمدیہ کے دوسرے الہامات پر اعتراض ہو سکتے تھے جن کا مولوی محمد حسین بٹالوی نے ریویو لکھا+ اور جا بجا قبول کیا کہ یہ الہامات خدا تعالے کی طرف سے ہیں بلکہ اس کے استاد میاں نذیر حسین دہلوی نے چند گواہوں کے روبرو براہین احمدیہ کی نسبت جس میں یہ الہامات تھے حد سے زیادہ تعریف کی اور فرمایا کہ جب سے اسلام میں سلسلہ تالیف و تصنیف شروع ہوا ہے براہین کی مانند افاضہ اور فضل اور خوبی میں کوئی ایسی تالیف نہیں ہوئی۔ اور انکی غرض اس قدر تعریف سے براہین احمدیہ کے الہامات اور اسکی پیشگوئیاں تھیں جن سے اسلام کے مخالفوں پر حجت پوری ہوتی تھے۔ ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء نے بجز معدودے چند ان الہامات کو خدا تعالے کی طرف سے سمجھ لیا تھا جو حقیقت میں خدا تعالے کی طرف سے ہیں حالانکہ ان میں اس عاجز کا اس قدر اکرام کیا گیا ہے جس سے بڑھکر ممکن نہیں اور بطور نمونہ ان میں سے یہ ہیں۔ یا احمد بارك الله فيك الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباءہم و لتستبین سبیل المجرمین۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ ھو الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کله۔ و کنتم علی شفا حفرة فانقذکم منھا۔ و کان امر الله مفعولا۔ لا مبدل لکلمات الله انا کفیناك المستھزئین۔ ھذا من رحمت ربك یتم نعمته علیك لتکون آیة للمومنین۔ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله قل عندی شھادة من الله فھل انتم مومنون۔ قل عندی شھادة من الله فھل انتم مسلمون۔ و قل اعملو علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون۔ عسی ربکم ان یرحمکم و ان عدتم عدنا و جعلنا جہنم للکافرین

+ براہین احمدیہ کی تالیف کو بیس برس گذر گئے ہیں اس کتاب میں وہ پیشگوئیاں ہیں جو سال با سال کے بعد اب پوری ہو رہی ہیں جیسا کہ یہ پیشگوئی کہ ہم تمام دنیا میں تجھے شہرت دیں گے اور تیرا نام تمام دیار میں بلند کیا جائے گا اور [illegible] کوئی نہیں ہوگا جو تیرے نام سے بے خبر رہے یہ اسوقت کی پیشگوئی ہے جبکہ اس قصبہ میں بھی سب لوگ مجھے نہیں جانتے

حصیرا - یخوفونك من دونه - انك باعیننا سمیتك المتوکل یحمدك الله من عرشه - نحمدك و نصلی - یریدون ان یطفؤا نور الله بافواههم و الله متم نوره ولوکره الکافرون - سنلقی فی قلوبهم الرعب - اذا جاء نصر الله و الفتح و انتهی امر الزمان الینا الیس هذا بالحق - و قالوا ان هذا الا اختلاق - قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون - قل ان افتریته فعلی اجرامی و من اظلم ممن افتری علی الله کذبا - و اما نرینك بعض الذی نعدهم او نتوفینك انی معك فکن معی اینما کنت - کن مع الله حیثما کنت - اینما تولوا فثم وجه الله کنتم خیر امة اخرجت للناس و افتخارا للمومنین - ولا تیئس من روح الله الا ان روح الله قریب - الا ان نصر الله قریب - یاتیك من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - ینصرك الله من عنده ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء - انی منجیك من الغم - وکان ربك قدیرا - انا فتحنا لك فتحا مبینا فتح الولی فتح و قربناه نجیا - اشجع الناس - ولو کان الایمان معلقا بالثریا لناله - انار الله برهانه - یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیك - انك باعیننا - یرفع الله ذکرك و یتم نعمته علیك فی الدنیا و الاخرة - یا احمدی انت مرادی و معی - غرست کرامتك بیدی - و نظرنا الیك و قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم - یا احمد یتم اسمك ولا یتم اسمی - بورکت یا احمد وکان ما بارك الله فیك حقا فیك - شانك عجیب - و اجرك قریب - انی جاعلك للناس اماما - اکان للناس عجبا - قل هو الله عجیب - یجتبی من یشاء من عباده - و لا یسئل عما یفعل وهم یسئلون - انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی الارض و السماء معك کما هو معی - و سرك سری - انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی فحان ان تعان و تعرف بین

الناس - هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکوراً
و کاد ان یعرف بین الناس - و قالوا انی لک هذا - و قالوا
ان هذا الا اختلاق - اذا نصر الله المومن جعل له الحاسدین
فی الارض - قل هو الله ثم ذرہم فی خوضهم یلعبون - سبحان الله
تبارک و تعالی زاد مجدک - ینقطع آباءک و یبدء منک - و
ما کان الله لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب - اردت
ان استخلف فخلقت آدم یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة -
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة - یا مریم اسکن انت و
زوجک الجنة - تموت و انا راض منک فادخلوا الجنة انشاء
الله آمنین - سلام علیکم طبتم فادخلوها آمنین - خدا تیرے
سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا - سلام علیک
جعلت مبارکا - و انی فضلتک علی العالمین - و قالوا ان هو الا
افک افتری و ما سمعنا بهذا فی آبائنا الاولین - و کان ربک قدیرا
یجتبی الیه من یشاء - و لقد کرّمنا بنی آدم و فضلنا بعضهم علی
بعض - قل جاءکم نور من الله فلا تکفروا انکنتم مومنین - ان الذین
کفروا و صدّوا عن سبیل الله ردّ علیهم رجل من فارس شکر
الله سعیه - کتاب الولی ذوالفقار علی - و لو کان الایمان معلقا
بالثریا لناله - یکاد زیته یضیء و لو لم تمسسه نار - دنی فتدلی فکان
قوسین ادنی - انا انزلناه قریبا من القادیان - و بالحق انزلناه و
بالحق نزل - صدق الله و رسوله و کان امر الله مفعولا - قول الحق
الذی فیه تمترون - و قالو لولا نزّل علی رجل من قریتین عظیم -
و قالوا ان هذا لمکر مکرتموه فی المدینة - ینظرون الیک و هم
لا یبصرون - الرحمن - علم القرآن - و لا یمسه الا المطهرون - یا
عبد القادر انی معک - و انک الیوم لدینا مکین امین - و ان
علیک رحمتی فی الدنیا و الدین - و انک من المنصورین - وجیها

فی الدنیا و الاٰخرۃ و من المقربین - انا بُدّلت اللازم انا مُحْییک
نفخت فیک من لدنی روح الصدق - و القیت علیک محبۃ منی
و لتصنع علی عینی - یحمدک اللہ و یمشی الیک - خلق آدم فاکرمہ
جری اللہ فی حلل الانبیاء - و من رُدّ مِن مطبعہ فلا مَردّ لہ -
و اذ یمکر بک الذی کفّر اوقد لی یا ھامان لعلی اطلع علی الہ موسی
و انی لاظنہ من الکاذبین - تبت یدا ابی لھب و تب ما کان
لہ ان یدخل فیھا الا خائفا - و ما اصابک فمن اللہ - الفتنۃ
ھھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم - و اللہ موھن کید الکافرین - الا انھا
فتنۃ من اللہ - لیحب حبا جما - حبا من اللہ العزیز الاکرم - عطاءً
غیر مجذوذ - کنت کنزًا مخفیا فاحببتُ ان اعرف - ان السمٰوات
و الارض کانتا رتقا ففتقناھما - و ان یتخذونک الا ھزوا اھذا
الذی بعث اللہ - قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الھکم الٰہٌ
واحد - و الخیر کلہ فی القرآن - بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد - پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار - یا عیسٰے
انی متوفیک و رافعک الیّ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین
کفروا الی یوم القیامہ - ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین - میں
اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا - دنیا میں ایک
نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے
زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا - اللہ حافظہ عنایۃ اللہ حافظہ
نحن نزلناہ و انا لہ لحافظون - اللہ خیر حافظا و ھو ارحم الراحمین
یخوفونک من دونہ - ائمۃ الکفر - لا تخف انک انت الاعلٰی
ینصرک اللہ فی مواطن - ان یومی لفصل عظیم - کتب اللہ لاغلبن
انا و رسلی - لا مبدل لکلماتہ - انت معی و انا معک - خلقتُ لک
لیلا و نھارا - اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک - انت منی بمنزلۃ
لا یعلمھا الخلق - ام حسبتم ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔ +

+ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خیالِ مسیح جو بگمان مخالفین آسمان پر ہے اور خیال مہدی جو بگمان بعض مخالفین کسی غار میں ہے کیا یہ دونوں ہمارے اُن نشانوں سے جو علم صحیح اور سچے فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں عجیب تر ہیں۔ بے شک علمی سلسلہ زیادہ عجیب ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ حکمت رکھتا ہے جسمیں خیر کثیر ہے - منہ

قل ہو اللہ عجیب - کل یوم ھو فی شان - ھو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا - قل ھاتوا برھانکم انکنتم صادقین - و بشر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - الیہ یصعد الکلم الطیب سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم تفردنا بذالک فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلیؔ - **ترجمہ** - اے احمد خدا نے تجھ میں برکت ڈالی - اس نے تجھے قرآن سکھایا تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ داوے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنے معلوم ہو جائے کہ کون کون مجرم ہے کہدے کہ میرے پر خدا کا حکم نازل ہوا ہے اور میں تمام مومنوں سے پہلا ہوں وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا اس نے دو امر کے ساتھ اسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اس کو نعمت ہدایت سے مشرف فرمایا ہے یعنے اپنی راہ کی شناخت کے لئے روحانی آنکھیں اسکو عطا کی ہیں اور علم لدنی سے ممتاز فرمایا ہے اورکشف اور الہام سے اس کے دل کو روشن کیا ہے اور اس طرح پر الٰہی معرفت اور محبت اور عبادت کا جو اسپر حق تھا اس حق کی بجا آوری کے لئے آپ اس کی تائید کی ہے اور اس لئے اس کا نام مہدی رکھا دوسرا امر جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے وہ دین الحق کے ساتھ روحانی بیماروں کو اچھا کرنا ہے یعنے شریعت کے صدہا مشکلات اور معضلات حل کرکے دلوں سے شبہات کو دور کرنا ہے - پس اس لحاظ سے اس کا نام عیسیٰ رکھا ہے یعنے بیماروں کو چنگا کرنے والا - غرض اس آیت شریف میں جو دو فقرے موجود ہیں ایک بالھدی اور دوسرے دین الحق ان میں سے پہلا فقرہ ظاہر کر رہا ہے کہ وہ فرستادہ مہدی ہے اور خدا کے ہاتھ سے صاف ہوا ہے اور صرف خدا اس کا معلم ہے اور دوسرا فقرہ یعنے دین الحق ظاہر کر رہا ہے کہ وہ فرستادہ عیسیٰ ہے اور بیماروں کے صاف کرنے کے لئے اور انکو انکی بیماریوں پر متنبہ کرنے کے لئے علم دیا گیا ہے اور دین الحق عطا کیا گیا ہے تا وہ ہرایک مذہب کے بیمار کو قائل کر سکے اور پھر اچھا کر سکے اور اسلامی شفا خانہ کی طرف رغبت دے سکے کیونکہ جبکہ اس کو یہ

خدمت سپرد ہے کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب
پر ثابت کر دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ علم محاسن و عیوب مذاہب
اس کو دیا جائے اور اقامت حجج اور افحام خصم میں ایک ملکہ خارق عادت
اس کو عطا ہو اور ہر ایک پابند مذہب کو اس کے قبائح پر متنبہ کر سکے اور
ہر ایک پہلو سے اسلام کی خوبی ثابت کر سکے اور ہر ایک طور سے روحانی بیماروں
کا علاج کر سکے۔ غرض آنے والے مصلح* کے لئے جو خاتم المصلحین ہے دو
جوہر عطا کئے گئے ہیں ایک علم الہدیٰ جو مہدی کے اسم کی طرف اشارہ ہے
جو مظہر صفت محمدیت ہے یعنے باوجود امیت کے علم دیا جانا اور دوسرے تعلیم
دین الحق جو انفاس شفابخش مسیح کی طرف اشارہ ہے یعنے روحانی بیماریوں
کے دور کرنے کے لئے اور اتمام حجت کے لئے ہر ایک پہلو سے طاقت عطا
ہونا۔ اور صفت علم الہدیٰ اس فضل پر دلالت کرتی ہے جو بغیر انسانی واسطہ
کے محض خدا تعالیٰ کی وراثت سے ملا ہو اور صفت علم دین الحق افادہ اور تسکین
قلوب اور روحانی علاج پر دلالت کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد ترجمہ یہ ہے
کہ ان دو صفتوں کے ساتھ اسکو اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ وہ دین اسلام
کو تمام دینوں پر غالب کر دکھا دے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر ایک انسان مہدی
کے خادت قاصرہ سے ممتاز نہ ہو یعنے خدا سے علم لدنی کے ذریعہ حقیقی بصیرت

---

* کئی مناسبتوں کے لحاظ سے اس عاجز کا نام مسیح رکھا گیا ہے ایک یہی کہ بیماروں
کو اچھا کرنا دوسرے سرعت سیر اور سیاحت اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے
کہ خلاف عادت اس عاجز کی مشرق یا مغرب میں جلد شہرت ہو جائے گی جیسے
بجلی کی روشنی ایک طرف سے نمودار ہو کر دوسری طرف بھی فی الفور اپنی چمک
ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی انشاء اللہ ان دنوں ہو گا اور ایک معنے مسیح کے صدیق کے
بھی ہیں اور یہ لفظ دجال کے مقابل پر ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ دجال کوشش کریگا کہ جھوٹ
غالب ہو اور مسیح کوشش کریگا کہ صدق غالب ہو اور مسیح خلیفۃ اللہ کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ دجال خلیفۃ
الشیطان

نہ پاوے اور خدا اس کا معلم نہ ہو تو محض معمولی طور پر دین کی واقفیت اور
ادیان باطلہ پر اطلاع پانے سے حقیقی نیکی تک نہیں پہونچا سکتا کیونکہ جبتک
انسان کو خدا اور روز جزا پر علم لانے کے ذریعہ سے پورا پورا ایمان اور یقین
نہ ہو تب تک وہ کیونکر کسی کو حقیقی نیکی کی طرف کھینچ سکتا ہے کیونکہ اندھا
اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا اور یہ صفت مہدویت اگرچہ تمام نبیوں میں
پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سب خدا تعالے کے شاگرد ہیں لیکن ہمارے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم میں خاص طور پر اور اکمل اور اتم تھی۔ وجہ یہ کہ دوسرے
نبیوں نے انسانوں سے بھی تعلیم پائی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے گویا شاہزادگی
کی حیثیت میں زیر نگرانی فرعون تعلیم پائی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا اُستاد
ایک یہودی تھا جس سے انھوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا ایسا ہی
اگر ایک انسان مہدی اور خدا سے تعلیم پانے والا ہو لیکن روحانی بیماریوں کے
دور کرنے کے لئے اسکو روح القدس عطا نہ کیا گیا ہو تب بھی وہ لوگوں پر حجت
پوری نہیں کر سکتا اور روح القدس کی تائید کا متقدم بالزمان نمونہ حضرت مسیح ہیں۔ سو
اس زمانہ میں عقلی پہلو سے بھی روح القدس کی تائید کی ضرورت ہے۔ کیونکہ
ہر ایک انسان طبعاً عقلی اور نقلی دلائل سے ایسا متاثر ہو جاتا ہے کہ اگر ان کو
مخالف کوئی معجزہ بھی دکھایا جائے تو کچھ اثر نہیں کرتا اس لئے کامل مصلح کے
لئے ہمیشہ سے یہ ضروری شرطیں ہیں کہ وہ ان دونوں صفتوں سے متصف
ہو یعنے وہ خدا کا خاص شاگرد ہو اور پھر ہر ایک میدان میں روح القدس
سے تائید پاتا ہو + اور مہدی آخر الزمان کے لئے جس کا دوسرا نام مسیح موعود

+ یاد رہے کہ اگرچہ ہر ایک نبی میں مہدی ہونے کی صفت پائی جاتی ہے کیونکہ
سب نبی تلامیذ الرحمان ہیں۔ اور نیز اگرچہ ہر ایک نبی میں مؤید بروح القدس ہونے
کی صفت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تمام نبی روح القدس سے تائید یافتہ ہیں لیکن
پھر بھی یہ دو نام دو نبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنے مہدی کا نام ہمارے

بھی ہے بوجہ ذوالبروزین ہونے کے ان دونوں صفتوں کا کامل طور پر پایا جانا از بس ضروری ہے کیونکہ جیسا کہ اس آیت سے سمجھا جاتا ہے۔ حالت فاسدہ زمانہ کی یہی چاہتی ہے کہ ایسے گندے زمانہ میں جو امام آخر الزمان آوے وہ خدا سے مہدی ہو اور دینی امور میں کسی اور کا شاگرد نہو اور نہ کسی کا مرید ہو اور عام علوم و معارف خدا سے پانے والا ہو نہ علم دین میں کسی کا شاگرد ہو اور نہ امور فقر میں کسی کا مرید اور ایسا ہی روح پاک مقدس سے تائید یافتہ ہو اور ان امراض میں سے جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک قسم کے روحانی مرض کے دور کرنے پر قادر ہو اور ظاہر ہے کہ بعض اشخاص عقلی ابتلاؤں کی وجہ سے مریض ہوتے ہیں اور بعض نقلی ابتلاؤں کی وجہ سے اور عیسی ہونے کے لئے شرط ہے کہ روح القدس سے تائید پاکر ہر ایک بیمار کو اچھا کرے اور ظاہر ہے کہ اگر ایک شخص محض ایک عقلی غلطی سے شبہات میں مبتلا ہے اس کو تسلی دینے کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ معجزہ کے طور پر مثلاً ایک بیمار اس کے سامنے اچھا کر دیا جائے کیونکہ وہ ایسے معجزہ سے عقلی غلطی کے دھوکہ سے نجات نہیں پا سکتا جب تک کہ اسی راہ سے وہ غلطی نکالی نہ جائے جس راہ سے وہ غلطی پڑی ہے اسی واسطے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ زمانہ جس میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور مسیح یعنے موید بروح القدس کا نام حضرت عیسی علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نام کے رو سے بھی فائق ہیں کیونکہ انکو شدید القوی کا دائمی انعام دیا گیا ہے لیکن روح القدس کے مرتبہ میں جو شدید القوی ہے کم مرتبہ پر حضرت مسیح کو یہ خصوصیت دیگئی ہے جیسا کہ یہ دونوں خصوصیتیں قرآن شریف سے ظاہر ہیں آنحضرت کا نام امی مہدی رکھا اور وعلّمہ شدید القوی فرمایا۔ اور حضرت مسیح کو روح القدس سے تائید یافتہ قرار دیا جیسا کہ کسی شاعر نے بھی کہا ہے ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ہمہ آں کارکنند آنچہ مسیحا مے کرد۔ اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تہا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھی ہو جائینگی۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ آدھا اسرائیلی ہوگا اور آدھا اسماعیلی منہ

ہم ہیں مسیح کو ہی چاہتا ہے اور مہدی کو بھی - مہدی کو اس لئے کہ اس گندہ زمانے میں لاحقین کا ربط سابقین سے ٹوٹ گیا ہے اس لئے ضرور ہے کہ ظاہر ہونے والا آدم کی طرح ظاہر ہو جس کا استاد اور مرشد صرف خدا ہو اور اسی کو دوسرے لفظوں میں مہدی کہتے ہیں یعنے خاص خدا سے ہدایت پانے والا اور تمام روحانی وجود اسی سے حاصل کرنیوالا اور اُن علوم اور معارف کو پھیلانے والا جن سے لوگ بے خبر ہو گئے ہیں کیونکہ یہ ضروری لازمہ صفت مہدویت ہے کہ گمشدہ علوم اور معارف کو دوبارہ دنیا میں لاوے کیونکہ وہ آدم روحانی ہے - ایسا ہی چاہیے کہ وہ بذریعہ نشانوں کے دوبارہ خدا تعالے پر یقین دلانے والا ہو - اور ایمان جو آسمان پر اٹھ گیا اس کو بذریعہ نشانوں کے دوبارہ لانے والا ہو کیونکہ یہ بھی ضروری خاصہ صفت مہدویت ہے مہدی کے لئے ضروری ہی کہ ہرایک پہلو سے آدم وقت ہو - حقیقی اور کامل مہدی نہ موسی تھا کیونکہ اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے اور نہ عیسی تھا کیونکہ اس نے توریت اور صحف انبیا پڑھے تھے - حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی ہے یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو محض امّی تھا - ایسا ہی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں مسیح کو بھی چاہتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں ہزارہا روحانی بیماریاں پیدا ہو گئی ہیں - پس ضرورت پڑی کہ اتمام حجت ہو کر ہرایک قسم کی روحانی بیماری دور ہو - اور مہدی اور مسیح میں کھلا کھلا فرق یہ ہے کہ مہدی کے لئے ضروری ہے کہ آدم وقت ہو اور اس کے وقت میں دنیا بکلی بگڑ گئی ہو اور نوع انسان میں سے اس کا دین کے علوم میں کوئی استاد اور مرشد نہ ہو بلکہ اس لیاقت کا آدمی کوئی موجود ہی نہ ہو اور محض خدا نے اسرار اور علوم آدم کی طرح اس کو سکھائے ہوں لیکن مسیح کے صرف یہ معنے ہیں کہ روح القدس سے تائید یافتہ ہو اور وقتاً فوقتاً فرشتے اسکی مدد کرتے ہوں + - بقیہ ترجمہ یہ ہے :- اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے

+ اس جگہ بظاہر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مہدی کو بھی بذریعہ روح القدس ہی ہدایت ملتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مہدی کے مفہوم میں یہ معنے ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو اور خدا کی ایک خاص تجلّی تعلیم ازلی کے نیچے دائمی طور پر نشو و نما پاتا ہو جو روح القدس کے ہر ایک تمثّل سے بڑھ کر ہے اور ایسی تعلیم پانا صفت محمدی ہے اور

خدا نے تمہیں اس سے نجات دی اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔ خدا کی باتوں
کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لئے کافی ہوگا۔ یہ تمام
کاروبار خدا کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا تاکہ
لوگوں کے لئے نشان ہو۔ انکو کہدے کہ اگر خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو
تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اور انکو کہدے کہ
میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول
کرتے ہو یا نہیں۔ اور انکو کہدے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں اپنی
جگہ پر کرتا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے خدا
نے تجلی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے مونھ پھیر لیا تو وہ
بھی مونھ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔
تجھکو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام
متوکل رکھا۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف
کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو
اپنے مونھ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا
جب تک پورا نکرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب انکے دلوں میں
رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف
رجوع کرلے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔ اور
کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے انکو کہدے کہ خدا ہے جس نے
یہ کاروبار بنایا پھر انکو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں۔ انکو
کہدے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا۔ اور افترا
کرنے والے سے بڑھکر کون ظالم ہے۔ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت
سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا
تجھکو وفات دیدیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ
رہ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے۔ اور تم مومنوں

کا فخر ہو - اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو اس کی رحمت تجھ سے
قریب ہے اس کی مدد تجھ سے قریب ہے - اس کی مدد ہر ایک دور
کی راہ سے تجھے پہونچے گی - دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے
خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا - وہ لوگ تیری مدد کریں گے
جن کے دلوں میں میں الہام ڈالونگا میں غم سے تجھے نجات دوں گا -
میں خدا قادر ہوں - ہم تجھے ایک کھلی فتح دیں گے - جو ولی کو فتح دیجاتی
ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے اور ہم نے اس کو خاص اپنا راز دار بنایا -
سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں
سے وہ لے آتا - خدا اُس کے برہان کو روشن کرے گا - اے احمد
تیرے لبوں پر جاری کی گئی - تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرے
ذکر کو اونچا کرے گا - اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری
کرے گا - اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے - میں نے
تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا - اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا
کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی
اور سلامتی ہو جا - یعنے آخرکار یہ تمام آتش فتنہ فرو ہو جائے گی - (یہ
پیشگوئی دونوں طرف سے ہے یعنے اسوقت یہ خبر دی جبکہ قوم میں
کوئی فتنہ نہ تھا اور مولوی لوگ مصدق تھے اور پھر اس آخری وقت
کی خبر دی کہ جبکہ اس فتنہ کے بعد قوم سمجھ جائے گی اور پھر فرمایا کہ اے
احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہو گا - اے احمد تو
مبارک کیا گیا اور جو تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا - تیری
شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ قریب ہے - میں تجھے لوگوں کے لئے امام
معہود بناؤں گا یعنے تجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کردونگا - کیا لوگ اس
سے تعجب کرتے ہیں - انکو کہدے کہ خدا ذو العجائب ہے اسی طرح
ہمیشہ کیا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے

برگزیدوں میں داخل کر دیتا ہے - اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے پوچھے جاتے ہیں - تو میری درگاہ میں وجیہ ہے میں نے تجھے اپنے لئے چنا - زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ - تیرا بھید میرا بھید ہے تو مجھسے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید - پس وقت آگیا ہے کہ تجھکو لوگوں میں شہرت دی جائے گی - ابتو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھکو نہیں پہچانتا اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا - اور کہیں گے کہ یہ رتبہ تجھے کہاں سے ملا یہ تو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالےٰ اپنے کسی بندہ کی مدد کرتا ہے اور اسکو اپنے برگزیدوں میں داخل کر لیتا ہے تو زمین پر کوئی حاسد اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے - یہی سنت اللہ ہے - پس انکو کہدے کہ میں تو کچھ چیز نہیں مگر خدا نے ایسا ہی کیا - پھر انکو چھوڑ دے کہ تا بیہودہ فکروں میں پڑے رہیں - وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا - وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا+ اور ابتدا سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا - (اور یہی انبیاء اور ماموریں عظام میں خدا تعالےٰ کی عادت ہے) اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے - میں نے ارادہ کیا کہ ایک خلیفہ پیدا کروں سو

+ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس خاکسار کے باپ دادے رئیس ابن رئیس اور والیان ملک تھے اور وہ اس ملک میں بھی اس قدر دیہات کے مالک اور خود سر والی رہ چکے ہیں جو طول میں پچاس کوس سے زیادہ تھی پس ان الہامات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب ایک نئی شہرت کا سلسلہ پیدا ہوگا جو آبائی مرتبہ اور بزرگی پر غالب آجائے گا یہانتک کہ اسکا کوئی بھی ذکر نہیں کریگا۔ منہ

میں نے آدم کو بنایا - اے آدم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو - اے احمد تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو - اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو - تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہونگا - اور خدا کے فضل سے تو بہشت میں داخل ہو گا - سلامتی کے ساتھ پاکیزگی کے ساتھ امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو گا - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا - تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا اور جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر تجھے فضیلت دی - کہیں گے کہ یہ تو افترا ہے ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا اور تیرا خدا قادر ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے - اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور بعض کو بعض پر فضیلت بخشی - ان کو کہدے کہ خدا کی طرف سے نور تمہارے پاس آیا ہے - پس اگر تم مومن ہو تو انکار مت کرو - جو لوگ کافر ہو گئے اور خدا کی راہ کے مزاحم ہوئے انپر ایک مرد نے جو فارس کی نسل میں سے ہے+ رد کیا کتاب ولی کی علی کی ذو الفقار ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے اس کو لے آتا - قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اٹھے اگرچہ آگ اس کو نہ چھوئے - وہ خدا سے نزدیک ہوا اور آگے

+ یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں - اب خدا کی کلام سے معلوم ہوا کہ در اصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے - سو اسپر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ خدا تعالےٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی - منہ

سے آگے بڑھا یہانتک کہ دو قوسوں کے درمیان کھڑا ہو گیا۔

قوس اللہ

مقام محمدی جس کی ظلیت میں مسیح موعود ہے

قوس الہیہ

ہم نے اس کو قادیاں کے قریب اتارا اور حق کے ساتھ اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور اس میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو قرآن اور حدیث میں تھی یعنے وہی مسیح موعود ہے جس کا ذکر قرآن شریف اور حدیثوں میں تھا۔ سچی بات یہی ہے جس میں تم لوگ شک کرتے ہو اور بعض کہینگے کہ اس عہدہ اور منصب کے لائق فلاں فلاں تھا جو فلاں جگہ رہتا ہے اور کہیں گے کہ یہ تو مکر ہے جو تم نے شہر میں مل جل کر بنا لیا۔ یہہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انھیں نظر نہیں آتا۔ دیکھو یہ کیسا نشان ہے کہ خدا نے اسے سکھلایا اور بغیر ان کے جو پاک کئے جاتے ہیں کسی کو علم قرآن نہیں دیا جاتا۔ اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں اور آج تو میرے پاس امین ہے اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو منصور اور مظفر ہے، دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور خدا کا مقرب۔ میں تیرا ضروری چارہ ہوں اور میں نے تجھے زندہ کیا۔ میں نے اپنے پاس سے سچائی کی روح تجھ میں پھونکی اور اپنی محبت تیرے پر ڈالدی اور تو نے میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائی۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے اس نے اس آدم کو یعنے تجھکو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے حلّوں میں ۱؎۔ جو شخص اس کے مطیع سے رد کیا گیا اس کا

۱؎ یہ الفاظ بطور استعارہ ہیں جیسا کہ حدیث میں بھی مسیح موعود کے لئے نبی کا لفظ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کو خدا بھیجتا ہے وہ اس کا فرستادہ ہی ہوتا

کوئی ٹھکانا نہیں - اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جبکہ ایک شخص تیری پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتوے کا دنیا پر عام اثر ہوتا ہو کہے گا کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا میں اس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں - اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے - ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا (یعنے جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اس کو نہیں چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے - یہ پیشگوئی کے طور پر کئی سال پہلے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جبکہ میری نسبت کفر کا فتویٰ لکھا گیا - اور پھر فرمایا کہ اس فتویٰ تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہونچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے - یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سست کر دے گا - سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے - یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی - میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں - زمین اور آسمان دونوں ایک سربستہ گٹھڑی کی طرح ہو گئے تھے جن کے جواہر اور اسرار پوشیدہ تھے - پس ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنے اس زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گئی

بقیہ حاشیہ - ہے اور فرستادہ کو عربی میں رسول کہتے ہیں - اور جو غیب کی خبر خدا سے پاکر دیوے اس کو عربی میں نبی کہتے ہیں - اسلامی اصطلاح کے معنے الگ ہیں اس جگہ محض لغوی معنے مراد ہیں - ان سب مقامات کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا ہے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ بیس برس سے تمام پنجاب اور ہندوستان کے علماء ان الہامات کو براہین احمدیہ میں پڑھتے ہیں اور سب نے قبول کیا آجتک کسی نے اعتراض نہیں کیا بجز دو تین لدھیانہ کے ناسمجھ مولوی محمد اور عبدالعزیز - منہ

جو ارضی خواص اور طبایع کو ظاہر کر رہے ہیں اور انکے مقابل پر ایک دوسری قوم پیدا کی گئی جنپر آسمان کے دروازے کھولے لئے۔ اور تجھے منکروں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔اور کہتے ہیں کیا یہی ہے جسکو خدا نے مبعوث فرمایا۔ کہہ میں تو خدا تعالےٰ کی طرف سے فقط ایک بشر ہوں مجھکو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بہتری قرآن میں ہے۔ لنگ کر چل کہ تیرا وقت پہونچ گیا اور محمدیوں کا پیر ایک بلند اور محکم مینار پر پڑگیا۔ وہی پاک محمد جو نبیوں کا سردار ہے۔اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا (یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا۔ سو وعدہ دیا کہ میں علامات بیّنہ سے ظاہر کردونگا کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا جو اوائل حال میں قبول کریں گے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ خدا اس کا نگہبان ہے۔ خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ہم نے اس کو اتارا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ خدا بہتر نگہبانی کرنے والا ہے اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے۔ تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا۔ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کریگا۔ میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ میری طرف سے یہ وعدہ ہوچکا ہے کہ میں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے۔ کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کردے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔تیرے

لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے۔ تو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ کوئی آسمان پر رہنے والا یا کسی غار میں چھپنے والا دہ عجیب تر انسان ہے۔ کہہ خدا عجیب در عجیب باتیں ظاہر کرنے والا ہے ہر ایک دن نیا اعجوبہ ظاہر کرتا ہے۔ وہی خدا ہے جو نومیدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے اور پاک کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں۔ ابراہیم پر سلام (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے محبت کی اور غم سے نجات دی ہم نے ہی یہ کیا پس تم ابراہیم کے قدم پر چلو۔

اب دیکھو کہ یہ وہ الہامات براہین احمدیہ ہیں جن کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا تھا اور جن کو پنجاب اور ہندوستان کے تمام نامی علماء نے قبول کر لیا تھا اور انپر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا حالانکہ ان الہامات کے کئی مقامات میں اس خاکسار پر خدا تعالےٰ کی طرف سے صلوۃ اور سلام ہے اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اُس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزارہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شایع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انھوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ انکو قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسی رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی انکو قبول نہ کرتے یہ خدا کی قدرت ہے کہ انھوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت میں یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعوی کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا

تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ عزت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ امت ہے جس کے اول سر میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے ۔ پھر ایسے شخص کے حق میں صلوۃ اور سلام کیوں غیر موزوں اور غیر محل ہے ۔ نہ معلوم کہ ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوۃ اور سلام بھی اسپر کہنا حرام ہے ۔ یہی وجہ تو ہے کہ ہم بار بار ان لوگوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے تم اگر نہ مانو تو تم پر ہمارا جبر نہیں لیکن اگر کتابیں دیکھو گے تو یہی پاؤ گے اور اگر یہ کہو کہ مسیح موعود تو وہ ہے جو آسمان سے اترتا دیکھا جائے گا * تو یہ خدا تعالےٰ پر جھوٹ اور اس کی کتاب کی مخالفت ہے ۔ خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف سے یہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں ۔ تعجب کہ خدا تعالےٰ تو قرآن شریف کے کئی مقام میں حضرت عیسی کی وفات ظاہر فرماتا ہے اور آپ لوگ اس کو آسمان سے اتار رہے ہیں کیا اب قرآن شریف کے قصے بھی منسوخ ہو گئے ؟ یہ وہی قرآن ہے جس کی ایک آیت سنکر ایک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسیٰ وغیرہ فوت ہو چکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار آپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پرواہ نہیں ۔ آپ لوگ میری بڑی بڑی

---

* ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں کسی نے نہ چڑھتا دیکھا اور نہ اُترتا تو پھر کیا ان لوگوں کا فرضی مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا ۔ منہ

کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے۔ لیکن اگر یہ رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار وعبد الواحد وعبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ برخلاف منشاء کلام الٰہی ہے۔ اے عزیزو! یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آچکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیے تھا اس میں سے بھی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔ کیا ان شوخیوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا۔ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے دیکھو اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور دجال نام رکھا تو جناب الٰہی کو کیا جواب دو گے۔ کیا انہی کی مانند جواب ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ توریت کے تمام نشان قرار دادہ پورے نہیں ہوئے اور کچھ رہ گئے ہیں۔ سو مدت ہوئی کہ خدا تعالےٰ انکو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنے صحیح ہیں جو تم کر رہے ہو۔ جو شخص حکم کر کے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔

سو یہی جواب خدا تعالےٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔
آہ آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصے سے عبرت
پکڑتے - ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیار صلی اللہ علیہ و
سلم کی نسبت یہی حجت تہی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام علامتیں
پوری نہ ہولیں اور بوجہ زمانہ درازاور انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے
وہ کفر پر مرے - سو تم اسی طرح ٹھوکر مت کھاؤ جو یہودی اور نصرانی کھاچکے
اگر تمھارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حکَم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت
تہی - ہرایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے
اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں اس لئے سچ وہی ہے جو حکم کے مونھ سے
نکلے - اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حکم کے حکم سے بعض حدیثوں کا
چھوڑنا یا انکی تاویل کرنا مشکل امر نہیں ہے یہ تمہارے بزرگوں کی اپنے
مونھ کی تجویزیں ہیں کہ فلاں حدیث صحیح ہے اور فلاں حسن اور فلاں
مشہور اور فلاں موضوع ہے - خدا تعالےٰ کا حکم نہیں اور کسی وحی کے
ذریعہ سے یہ تقسیم نہیں ہوئی - پھر ایسی حدیث جو قرآن کے مخالف ہو
اور بعض دوسری حدیثوں کے بھی مخالف اور خدا کے حکم سے بہی مخالف
ہو تو کیا وجہ کہ اس کو رد نہ کیا جائے - کیا یہ ضروری ہے کہ جب کوئی
خدا کی طرف سے آوے تو اسپر واجب ہے کہ امت موجودہ کے ہرایک
رطب یابس کو مان لے - اگر یہی معیار ہے تو نہ حضرت مسیح علیہ السلام
کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے اور نہ حضرت خاتم الانبیار کی - مثلاً مسیح کے
لئے یہودیوں کے ہاتھ میں ملاکی نبی کی کتاب کے حوالہ سے یہ نشان تہا کہ
جب تک دوبارہ ایلیا نبی دنیا میں نہ آوے مسیح نہیں آئے گا اور دوسرا
یہ نشان کہ وہ ایک بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا اور غیر طاقتوں کی
حکومت سے یہودیوں کو چھوڑائے گا مگر کیا حضرت مسیح بادشاہ ہوکرآئے
یا اُن کے آنے سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوا ؟ بلکہ دونوں
پیشگوئیاں غلط گئیں اور کوئی نشان حضرت مسیح پر صادق نہ آیا - آخرحضرت

عیسی علیہ السلام نے تاویلات سے کام لیا جن تاویلات کو یہودی ابتک قبول نہیں کرتے اور انپر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور نعوذ باللہ انکو مفتری جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ملاکی نبی کی کتاب میں تو صریح اور صاف لفظوں میں فرمایا گیا تہا کہ خود ایلیا نبی ہی دوبارہ آجائے گا یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ انکا کوئی مثیل آئے گا اور ظاہر عبارت پر نظر کرکے یہودی سچے معلوم ہوتے ہیں ایسا ہی آنے والا مسیح اُنکی کتابوں میں بادشاہ کے طور پر ظاہر کیا گیا تہا اور ان معنوں میں بہی بظاہر حال یہودی حق بجانب معلوم ہوتے ہیں اور با ایں ہمہ اس بات میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح سچے نبی ہیں کیونکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارے بھی ہوتے ہیں تبدیل و تحریف کا بھی امکان ہے ۔ لہذا ہرایک نبی یا محدث جو حکم ہو کر آتا ہے وہ قوم کی پیش کردہ باتوں میں سے کچہہ تو منظور کرتا ہے اور کچہہ رد کر دیتا ہے اور اس کی نسبت اُن لوگوں نے جو جو علامتیں مقرر کی ہوئی ہوتی ہیں کچہہ تو اسپر صادق آجاتی ہیں اور کچہہ صادق نہیں آتیں کیونکہ ان میں کچہہ ملونی ہو جاتی ہے یا الٹے معنے کئے جاتے ہیں ۔ پس جو شخص میری نسبت یہ ضد کرتا ہے کہ جب تک وہ تمام علامتیں جو سنیوں اور شیعوں نے مسیح اور مہدی کی نسبت بنا رکھی ہیں پوری نہ ہو جائیں تب تک ہم نہیں مانیں گے تو وہ سخت ظلم کرتا ہے ایسا شخص اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو آپ کو کبھی نہ مانتا اور اگر حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوتا تو انکو بھی قبول نہ کرتا لہذا طالب حق کے لئے یہی طریق صاف اور بے خطر ہے کہ جس شخص کی تصدیق کے لئے آسمانی نشانیاں ظہور میں آگئی ہوں اس کی تکذیب سے ڈریں کیونکہ حدیثوں کی تحریریں جنہیں سے ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مذہب کی تائید میں ایک ذخیرہ اپنے پاس رکھتا ہے در اصل ظن سے کچہہ زیادہ مرتبہ نہیں رکھتیں اور ظن یقین کو رفع نہیں کر سکتا ۔ مثلاً یہ تمام ظنی باتیں ہیں کہ مسیح موعود آسمان سے اتریگا بلکہ صرف شکی اور وہمی اور بے اصل ہیں

کیونکہ قرآن کے مخالف ہیں اور حدیث معراج بھی اس کی مکذب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آسمان پر گئے تھے مگر کس نے چڑھتے یا اترتے دیکھا ہے؟

القصہ اے بزرگان قوم! آپ لوگ جو مجھے دجال اور کافر کہتے اور مفتری سمجھتے ہیں آپ لوگ سوچ کر دیکھ لیں کہ اتنی زبان درازی اور دلیری کے لئے آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ کیا سچ نہیں کہ قرآن شریف جو خدا کا کلام ہے اس کے نصوص صریحہ سے تو حضرت مسیح کی موت ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ خدا نے صاف لفظوں میں فرمایا کہ وہ وفات پا چکا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی اسپر شاہد ہے۔ آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ توفی کے معنے بجز قبض روح کے اور کچھ نہیں؎ پھر یہ دوسری آیت کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل یہ وہ آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس استدلال کی غرض سے پڑھی تھی کہ تمام گذشتہ انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور اسپر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت مسیح کو وفات شدہ انبیاء کی جماعت میں دیکھا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسیح نے ایکسو بیس برس عمر پائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے اور قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ٹھہرایا گیا تو اب بتلاؤ کہ ان تمام نصوص کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات میں کونسا شبہ باقی رہ گیا۔ رہا میرا دعویٰ سو وہ بھی بے سند نہیں بخاری اور مسلم میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ اور خدا نے میرے لئے آسمان پر رمضان میں سورج اور چاند کا خسوف کسوف کیا اور ایسا ہی زمین پر بہت سے نشان ظہور میں آئے اور سنت اللہ کی حجت پوری ہو گئی۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ

؎ جیساکہ لغت میں توفی کے معنے جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو بجز مارنے کے اور کچھ نہیں ایسا ہی قرآن شریف میں اول سے آخر تک توفی کا لفظ صرف مارنے اور قبض روح پر ہی استعمال ہوا ہے۔ بجز اس کے سارے قرآن میں اور کوئی معنی نہیں منہ

ہیں میری جان ہے کہ اگر آپ لوگ اپنے دلوں کو صاف کر کے کوئی اور نشان خدا کا دیکھنا چاہیں تو وہ خداوند قدیر بغیر اس کے کہ آپ لوگوں کے کسی اقتراح کا تابع ہو اپنی مرضی اور اختیار سے نشان دکھلانے پر قادر ہے+ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ سچے دل سے توبہ کی نیت کر کے مجھ سے مطالبہ کریں اور خدا کے سامنے یہ عہد کرلیں کہ اگر کوئی فوق العادت امر جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے ظہور میں آجائے تو ہم یہ تمام بغض اور شحناء چھوڑ کر محض خدا کو راضی کرنے کے لئے سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں گے تو ضرور خدا تعالےٰ کوئی نشان دکھائے گا کیونکہ وہ رحیم اور کریم ہے لیکن میرے اختیار میں نہیں ہے کہ میں نشان دکھلانے کے لئے دو تین دن مقرر کردوں یا آپ لوگوں کی مرضی پر چلوں یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے کہ جو چاہے تاریخ مقرر کرے۔ اگر نیت میں طلب حق ہو تو یہ مقام کسی تکرار کا نہیں کیونکہ جب موجودہ زمانہ کو خدا تعالےٰ کوئی جدید نشان دکھلاے گا تو یہ تو نہیں ہوگا کہ وہ کوئی پچاس ساٹھ سال مقرر کردے بلکہ کوئی معمولی مدت ہوگی جو عدالت کے مقدمات یا امور تجارت وغیرہ میں بھی اہل غرض اسکو اپنے لئے منظور کر لیتے ہیں۔ اس قسم کا تصفیہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب دلوں سے بکلی فساد دور کئے جائیں اور درحقیقت آپ لوگوں کا ارادہ ہو جائے کہ خدا کی گواہی کے ساتھ فیصلہ کرلیں اور اس طریق میں یہ ضروری ہو گا کہ کم سے کم چالیس نامی مولوی جیسے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ثم امرتسری اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی ایک تحریری اقرار نامہ بہ ثبت شہادت پچاس معزز مسلمانان کے اخبار کے ذریعہ سے شایع کردیں کہ اگر ایسا نشان جو درحقیقت فوق العادت ہو ظاہر ہو گیا تو ہم حضرت ذوالجلال سے ڈر کر مخالفت چھوڑ دیں گے اور بیعت میں داخل ہو جائینگے

+ ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ یہ کہ تیرہ سو برس سے مکہ سے مدینہ میں جانے کے لئے اونٹوں کی سواری چلی آتی تھی اور ہر ایک سال کئی لاکھ اونٹ مکہ سے مدینہ کو اور مدینہ سے مکہ کو جاتا تھا اور ان اونٹوں کے متعلق قرآن اور حدیث میں بالاتفاق یہ پیشگوئی تھی کہ ایک وہ زمانہ آتا ہے کہ یہ اونٹ بیکار کئے جائیں گے اور کوئی اُنپر سوار نہیں ہوگا چنانچہ آیت واذا العشار عطلت اور حدیث یترک القلاص فلا یسعیٰ علیہا اسی کی گواہ ہے پس یہ کس قدر بھاری پیشگوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی جو ریل کی طیاری سے پوری ہوگئی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ منہ

اور اگر یہ طریق آپ کو منظور نہ ہو اور یہ خیالات دامنگیر ہو جائیں کہ ایسا اقرار بیعت شایع کرنے میں ہماری کسرِ شان ہے اور یا اس قدر انکسار ہر ایک سے غیر ممکن ہے تو ایک اور سہل طریق ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی سہل طریق نہیں جس میں نہ آپ کی کوئی کسرِ شان ہے اور نہ کسی مباہلہ سے کسی خطرناک نتیجہ کا جان یا مال یا عزت کے متعلق کچھ اندیشہ ہے اور وہ یہ کہ آپ لوگ محض خدا تعالےٰ سے خوف کرکے اور اس امت محمدیہ پر رحم فرماکر بٹالہ یا امرتسر یا لاہور میں ایک جلسہ کریں اور اس جلسہ میں جہانتک ممکن ہو اور جس قدر ہو سکے معزز علماء اور دنیادار جمع ہوں اور میں بھی اپنی جماعت کے ساتھ حاضر ہو جاؤں تب وہ سب یہ دعا کریں کہ یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ شخص مفتری ہے اور تیری طرف سے نہیں ہے اور نہ مسیح موعود ہے اور نہ مہدی ہے تو اس فتنہ کو مسلمانوں میں سے دور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہل اسلام کو بچالے جس طرح تو نے مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کو دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا لیا اور اگر یہ تیری طرف سے ہے اور ہماری ہی عقلوں اور فہموں کا قصور ہے تو اے قادر ہمیں سمجھ عطا فرما تا ہم ہلاک نہ ہو جائیں اور اس کی تائید میں کوئی ایسے امور اور نشان ظاہر فرما کہ ہماری طبیعتیں قبول کر جائیں کہ یہ تیری طرف سے ہے اور جب یہ تمام دعا ہو چکے تو میں اور میری جماعت بلند آواز سے آمین کہیں۔ اور پھر بعد اس کے میں دعا کرونگا اور اس وقت میرے ہاتھ میں وہ تمام الہامات ہوں گے جو ابھی لکھے گئے ہیں اور جو کسی قدر ذیل میں لکھے جائیں گے۔ غرض یہی رسالہ مطبوعہ جس میں تمام یہ الہامات ہیں ہاتھ میں ہوگا اور دعا کا یہ مضمون ہوگا کہ یا الٰہی اگر یہ الہامات جو اس رسالہ میں درج ہیں جو اسوقت میرے ہاتھ میں ہے جن کے رو سے میں اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتا ہوں اور حضرت مسیح کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں تیرا

کلام نہیں ہے اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجال ہوں جس نے امت محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے اور تیرا غضب میرے پر ہے تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کردے اور دنیا میں سے میرا نشان مٹا ڈال اور اگر میں تیری طرف سے ہوں اور یہ الہامات جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں تیری طرف سے ہیں اور میں تیرے فضل کا مورد ہوں تو اے قادر کریم اسی آیندہ سال میں میری جماعت کو ایک فوق العادت ترقی دے اور فوق العادت برکات شامل حال فرما اور میری عمر میں برکت بخش اور آسمانی تائیدات نازل کر اور جب یہ دعا ہو چکے تو تمام مخالف جو حاضر ہوں آمین کہیں۔*

اور مناسب ہے کہ اس دعا کے لئے تمام صاحبان اپنے دلوں کو صاف کرکے آویں کوئی نفسانی جوش وغضب نہ ہو اور ہار وجیت کا معاملہ نہ سمجھیں اور نہ اس دعا کو مباہلہ قرار دیں کیونکہ اس دعا کا نفع نقصان کل میری ذات تک محدود ہے مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ اے بزرگو! ظاہر ہے کہ تفرقہ بہت بڑھ گیا ہے اور اس تفرقہ اور آپ لوگوں کی تکذیب کی وجہ سے اسلام میں ضعف آرہا ہے اور جبکہ ہزارہا تک اس جماعت کی نوبت پہونچ گئی ہے اور ہر ایک میرے مرید کی تکفیر کی گئی ہے تو اندازہ تفرقہ ظاہر ہے۔ ایسے وقت میں اسلامی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ جیسے نماز استسقار کے لئے تضرع اور انکسار سے جنگل میں جاتے ہیں ایسا ہی اس مجمع میں بھی متضرعانہ صورت بنائیں اور کوشش کریں کہ حضور دل سے دعائیں ہوں اور گریہ وبکا کے ساتھ ہوں۔ خدا مخلصین کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے پس اگر یہ کاروبار اس کی طرف سے نہیں ہیں اور انسانی افترا اور بناوٹ ہے تو امت مرحومہ کی دعا جلد عرش تک پہونچے گی اور اگر میرا سلسلہ آسمانی ہے اور خدا کے ہاتھ سے برپا ہے تو میری دعا سنی جائے گی۔ پس

---

*۔ یاد رہے کہ یہ طریق دعا مباہلہ میں داخل نہیں ہے کیونکہ مباہلہ کے معنے لغت عرب کی رو سے اور نیز شرعی اصطلاح کے رو سے یہ ہیں کہ دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں لیکن اس دعا میں تمام اثر دعا صرف میری ہی جان تک محدود ہے دوسرے فریق کے لئے کوئی دعا نہیں۔ منہ

اے بزرگو! برائے خدا اس بات کو تو قبول کرو۔ زیادہ مجمع کی ضرورت نہیں۔ علماء میں سے چالیس آدمی جمع ہو جائیں اس سے کم بھی نہیں چاہیے کہ چالیس کے عدد کو قبولیت دعا کے لئے ایک بابرکت دخل ہے اور دنیا داروں میں سے جو چاہے شامل ہو جائے۔ اور دعا، تضرع سے اور رو رو کر کی جائے اگرچہ ہر ایک صاحب کو کسی قدر سفر کی تکلیف تو ہو گی اور کچھ خرچ بھی ہو گا لیکن بڑی امید ہے کہ خدا فیصلہ کر دیگا۔ اے بزرگو اور قوم کے مشائخ اور علماء! پھر میں آپ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرمائیں۔ ہاں یہ امر بھی ذکر کرنے کے لائق ہے کہ چونکہ برسات اور گرمی میں سفر کرنا تکلیف سے خالی نہیں اور موسمی بیماریاں بھی ہوتی ہیں اس لئے اس مجمع کے لئے ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء جو موسم اچھا ہو گا موزون ہے اس میں کچھ حرج نہیں کہ ہمارے مخالفوں کی طرف سے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی یا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اس انتظام کے لئے امیر طائفہ یا بطور سکرٹری بنجائیں اور باہم مشورہ کے بعد منظوری کا اشتہار دیدیں مگر برائے خدا اب کسی اور شرط سے اس اشتہار کو محفوظ رکھیں۔ میں نے محض خدا کے لئے یہ تجویز نکالی ہے اور میرا خدا شاہد حال ہے کہ میں نے صرف اظہار حق کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے اس میں کوئی جز مباہلہ کی نہیں جو کچھ ہے وہ میری جان اور عزت پر ہے برائے خدا اس کو ضرور منظور فرمائیں۔ دیکھو میری مخالفت میں کس قدر علماء تکلیف میں ہیں۔ بسا اوقات میرے پر وہ نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں جن میں انبیاء بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ نبیوں نے مزدوری بھی کی نوکریاں بھی کیں کافروں کی چیزوں کو انھوں نے استعمال بھی کیا انکے خچروں پر سوار بھی ہوئے جنکو وہ دجال کہتے تھے انکی پیشگوئیوں کے متعلق بھی بعض لوگوں کو ابتلا پیش آئے کہ اُنکے خیال کے موافق وہ پوری نہ ہوئیں۔ جیسے یہودی آجتک مسیح

بادشاہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اور جو ایلیا کے دوبارہ قبل از مسیح آنے کی پیشگوئی تھی اپر اعتراض کرتے ہیں اور حضرت ابراہیم پر مخالفوں نے دروغگوئی کا اعتراض کیا ہے اور حضرت موسیٰ پر فریب سے مصریوں کا زیور لینا اور جھوٹھ بولنا اور عہد شکنی کرنا اور شیرخوار بچوں کو قتل کرنا ابتک آریہ وغیرہ اعتراض کرتے ہیں اور حدیبیہ کی پیشگوئی جب بعض نادانوں کے خیال میں پوری نہ ہوئی تو بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ کئی جاہل مرتد ہو گئے اور خود نبی بعض وقت اپنی پیشگوئی کے معنے سمجھنے میں غلطی بھی کر سکتا ہے چنانچہ حدیث ذہب وہلی اس کی شاہد اور یونس نبی کا وعدہ عذاب جس کی میعاد قطعی طور پر چالیس دن بتلائی گئی تھی ٹلجانا وعید کی پیشگوئیوں کی نسبت متقی کے لئے ایک صاف ہدایت دیتا ہے جیسا کہ مفصل در منثور اور یونہ نبی کی کتاب میں ہے۔ پھر باوجود ان تمام نظیروں کے میرے پر اعتراض کرنا کیا یہ تقویٰ کا طریق ہے؟ خود سوچ لیں۔ اور اب ذیل میں بقیہ الہامات درج کرتا ہوں۔ کیونکہ دعا کے وقت میں جب یہ رسالہ ہاتھ میں ہوگا تو ان الہامات کا بھی مندرج ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں:-

سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک۔ عطاءً غیر مجذوذ۔ سلام قولاً من رب رحیم وقیل بُعداً للقوم الظالمین۔ تریٰ نسلاً بعیداً۔ و لنحیینک حیواۃ طیبۃ۔ ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیہ سنینا۔ وکان وعد اللہ مفعولا۔ ھذا من رحمۃ ربک۔ یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین۔ ینصرک اللہ فی مواطن۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ الا ان روح اللہ قریب۔ الا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللہ۔ انہ ھو العلی العظیم۔ ھو

الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق - و تهذیب الاخلاق۔
و قالو سیقلب الامر - و ما کانوا علی الغیب مطلعین - انا آتیناک
الدنیا و خزائن رحمة ربک و انک من المنصورین - و انی جاعل
الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ+ - و انک لدینا
مکین امین - انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق و ما کان اللہ
لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب - فذرنی و المکذبین؛
و اللہ غالب علی امرہ و لکن اکثر الناس لا یعلمون - اذا جاء
نصر اللہ و الفتح - و تمت کلمة ربک ھذا الذی کنتم بہ
تستعجلون - اردت ان استخلف فخلقت آدم - یقیم الشریعه
و یحیی الدین - و لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ - انا انزلناہ
قریبًا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل - صدق اللہ و
رسوله و کان امر اللہ مفعولا - ان السموات و الارض کانتا رتقًا
ففتقناهما - ھو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظھرہ
علی الدین کله - و قالوا ان ھذا الا اختلاق - قل ان افتریته
فعلیّ اجرامی - و لقد لبثت فیکم عمرًا من قبله افلا تعقلون - و
قالوا ما سمعنا بھذا فی آباء نا الاولین - قل ان ھدی اللہ ھو
الھدی - و من یبتغ غیرہ لن یقبل منه و ھو فی الاخرة من
الخاسرین - انک علی صراط مستقیم - وجیها فی الدنیا و الاخرة
و من المقربین - و یقولون انی لک ھذا - ان ھذا الا قول البشر
و اعانه علیه قوم آخرون - افتاتون السحر و انتم تبصرون - ھیھات
ھیھات لما توعدون - من ھذا الذی ھو مھین - و لا یکاد یبین
جاھل او مجنون - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - و
انا کفیناک المستھزئین - ذرنی و المکذبین - الحمد للہ الذی
جعلک المسیح ابن مریم - یجتبی الیه من یشاء - لا یسئل
عما یفعل و ھم یسئلون - ام یسّرنا لھم الھدی و ام حق علیھم العذاب-

؎ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آج سے بیس برس پہلے ہو چکی ہے۔ منہ
+ یہ پیشگوئی بھی آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے۔ منہ

و یمکرون و یمکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین - و لکید اللّٰہ اکبر - و ان یتخذونك الا ھزوا ا ھذا الذی بعث اللّٰہ - ان ھذا الرجل یجوح الدین - و قد بلجت آیاتی[+] - و جحدوا بھا و استیقنتھم انفسھم ظلما و علوا - قاتلھم اللّٰہ انّی یؤفکون - قل ایھا الکفار انی من الصادقین - و عندی شھادۃ من اللّٰہ - و انی امرت و انا اول المومنین - و اصنع الفلك باعیننا و وحینا الذین یبایعونك انما یبایعون اللّٰہ - ید اللّٰہ فوق ایدیھم - والذین تابوا و اصلحوا اولئك اتوب علیھم و انا التواب الرحیم - الامام خیر الانام - و یقول العدو و لست مرسلا سناخذہ من مارن او خرطوم - و اذ قال ربك انی جاعل فی الارض خلیفۃ - قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا - قال انی اعلم ما لا تعلمون - و ینظرون الیك و ھم لا یبصرون - یتربّصون علیك الدوائر - علیھم دائرۃ السوء - قل اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون - و یعصمك اللّٰہ و لو لم یعصمك الناس - و لو لم یعصمك الناس یعصمك اللّٰہ - سبحان اللّٰہ - انت وقارہ فکیف یترکك -

+ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں تلو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں چنانچہ چار لڑکے چار پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے جنکا مفصل ذکر کتاب تریاق القلوب میں ہے - ایسا ہی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب کی نسبت پیشگوئی کہ انکے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اور اسکے بدن پر پھوڑے ہونگے - اور آتھم کی نسبت شرطی پیشگوئی - لیکھرام کے مارے جانے کی نسبت پیشگوئی اور الزام قتل سے انجام کار بری ہونے کی نسبت [illegible] غرض [illegible] پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکیں اور ہزار ہا انسان انکے گواہ ہیں اور یہ تمام پیشگوئیاں رسالہ تریاق القلوب میں مندرج ہیں - منہ

انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ ۔ کمثلک درّ
لا یضاع ۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین
سبیلا ۔ الم تر انا ناتی الارض ننقصھا من
اطرافھا الم تر ان اللہ علی کل شی قدیر ۔ فانتظروا
الآیات حتی حین ۔ انت الشیخ المسیح و انّی معک
و مع انصارک ۔ و انت اسمی الاعلیٰ ۔ و انت منی
بمنزلۃ توحیدی و تفریدی ۔ و انت منی بمنزلۃ
المحبوبین ۔ فاصبر حتی یاتیک امرنا و انذر عشیرتک
الاقربین ۔ و انذر قومک و قل انی نذیر مبین
قوم متشاکسون ۔ کذّبوا بآیاتنا و کانوا بھا یستھزءُون
فسیکفیکھم اللہ و یردھا الیک* ۔ لا مبدل لکلمات اللہ
و ان وعد اللہ حق و ان ربک فعال لما یرید ۔ قل
ای و ربّی انہ لحق و لا تکن من الممترین ۔ انا زوّجناکھا
انما امرنا اذا اردنا شیئًا ان نقول لہ کن فیکون انما نؤخرھم
الی اجل مسمی اجل قریب و کان فضل اللہ علیک عظیما
یاتیک نصرتی انی انا الرحمان ۔ و اذا جاء نصر اللہ وتوجّہت

* یہ پیشگوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر نادان مخالف جہالت اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں کہ زوجناکہا کے کیا معنے ہوئے حالانکہ فقرہ یردّہا الیک سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا شرط ہے اور بعد اس کے دو مرتبہ زوجناک ہی کیونکہ اول وہ عورت قرابت قریبہ کی وجہ سے قریب تھی پھر دور چلی گئی اور پھر واپس آئے گی اور یہی معنے ردّ کے ہیں ۔ منہ

لفصل الخطاب - قالوا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین - ویخرّون
علی الاذقان - لا تثریب علیکم الیوم - یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین
بشریٰ لکم فی ھذہ الایام - شاہت الوجوہ - یوم یعض الظالم
علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا - وقالوا ان ھذا الّا
قول البشر - قل لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً
کثیرا - وبشّر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - لن یخزیھم
اللہ - ما اھلک اللہ اھلک - الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک
لھم الامن وھم مھتدون - تُفتّح لھم ابواب السماء - نرید ان ننزل
علیک اسراراً من السماء ونمزّق الاعداء کل ممزّق* - ونری فرعون وھامان
وجنودھما ما کانوا یحذرون - قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین فانظروا
آیاتی حتی حین - سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حجۃ قائمۃ وفتح مبین -
حکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان - یؤتی لہ الملک العظیم‡ - وتفتح علی یدہ
الخزائن وتشرق الارض بنور ربھا ذالک فضل اللہ وفی اعینکم عجیب - السلام
علیک انا انزلناک برھانا وکان اللہ قدیرا - علیک برکات وسلام - سلام
قولا من رب الرحیم - انت قابل یاتیک وابل - تنزل الرحمۃ علی ثلث - العین
وعلی الاُخرین - ولنحیینک حیواۃ طیبۃً - انا آتیناک الکوثر - فصل لربّک و
انحر - انی انا اللہ فاعبدنی ولا تستعن من غیری - انی انا اللہ لا الہ الّا انا - لا
یدرکایدی - انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین - انی مع الافواج آتیک
بغتۃ - فتح وظفر - انی اموج موج البحر - الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم
انا ارسلنا الیک شواظاً من نار قد ابتلی المومنون ثم یرد الیک السلام - وعسیٰ ان

---

۱ اس جگہ سلطان کے لفظ سے آسمانی بادشاہت مراد ہے اور ملک سے مراد روحانی ملک اور خزائن سے مراد حقائق اور معارف ہیں منہ
* فقرہ نمزّق الاعداء سے یہ مراد ہے کہ انپر حجت پوری کرینگے اور ہر یک پہلو سے انکے عذرات توڑ دیں گے
* فقرہ نری فرعون سے یہ مطلب ہے کہ حق کو کامل طور پر کھول دیا جائیگا جسکے کھلنے سے مخالف ڈرتے ہیں منہ

تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون - الرحی تدور وینزل القضا-
ان فضل اللہ لآت - ولیس لاحد ان یرد ما اتی - قل ای وربی انہ لحق - لا یتبدل
ولا یخفی - وینزل ما تعجب منہ - وحی من رب السموات العلی - ان ربی لا یضل
ولا ینسی - ظفر مبین - وانما نؤخرہم الی اجل مسمّی - انت معی وانا معک قل اللہ ثم
ذرہ فی غیہ یتمطی - انہ معک وانہ یعلم السر وما اخفی - لا الہ الا ھو یعلم کل شئ ویری -
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم یحسنون الحسنی - انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا
وقالوا کذاب اشر - وجعلوا یشہدون علیہ ویسیلون کماءٍ منہمر - ان حبی قریب -
انہ قریب مستتر - ویریدون ان یقتلوک - یعصمک اللہ - یکلاءک اللہ - انی
حافظک - عنایۃ اللہ حافظک - نری نسلا بعیدا ابناء القمر - انا کفیناک المستہزئین
ان ربک لبالمرصاد - انہ سیجعل الولدان شیبا - الامراض تشاع - والنفوس تضاع -
وسانزل وان یوحی لفصل عظیم - لا تعجبن من امری - انا نرید ان نخزئک ونحفظک
یاتی قمر الانبیاء وامرک - یتاتی - ما انت ان تترک الشیطان قبل ان تغلبہ - ویریدون
ان یطفؤا نور اللہ - واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون - الفوق معک -
والتحت مع اعدائک - وایما تولوا فثم وجہ اللہ - قل جاء الحق وزھق الباطل -
اللہ الذی جعلک المسیح ابن مریم - لتنذر قوماً ما انذر آباءہم ولتدعو قوماً آخرین
عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم مودۃ - انا نعلم الامر وانا لعالمون - الحمد
للہ الذی جعل لکم الصہر والنسب - اذکر نعمتی رئیت خدیجتی+ - ھذا من رحمۃ
ربک یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین - انت معی وانا معک یا ابراھیم - انت
برھان وانت فرقان یری اللہ بک سبیلہ - انت القائم علی نفسہ - مظہر الحی -
وانت منی مبدء الامر - وانت من ماءنا وہم من فشل - اذ التقی الفیتان - فانی مع
الرسول اقوم - ونیصرہ الملائکۃ - انی انا الرحمن ذو المجد والعلی - وما ینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی - اردت ان استخلف فخلقت آدم - وللہ الامر من قبل ومن
بعد - یا عبدی لا تخف - الم تر انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا الم تعلم ان اللہ

+ یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ حصہ اُس الہام کا ہے جسمیں کئی برس پہلے خبر دیگئی تھی یعنی مجھے بشارت دیگئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی اور اُسمیں سے اولاد ہوگی تا پیشگوئی حدیث یتزوّج ویولد لہ پوری ہوجائے یہ حدیث اشارت کر رہی ہے کہ مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا محرم تعلق جس سے وعدہ یولد لہ کے موافق صالح اور طیب اولاد پیدا ہو اعلیٰ اور طیب خاندان سے چاہیئے اور وہ خاندان سادات ہے اور فقرہ خدیجتی سے مراد اولاد خدیجہ یعنی بنی فاطمہ ہے - منہ

اربعین نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے

آمین

اشتہار انعامی پانسو روپیہ بنام حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ اور ایسا ہی اِس اشتہار میں یہ تمام لوگ بھی مخاطب ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی   مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی   مولوی
محمد بشیر صاحب بھوپالوی   مولوی حافظ محمد یوسف صاحب بھوپالوی   مولوی لطف حسین
صاحب دہلوی   مولوی عبدالحق صاحب دہلوی صاحب تفسیر حقانی   مولوی رشید احمد
صاحب گنگوہی   مولوی محمد صدیق صاحب دیوبند حال مدرس بچھرایوں ضلع مراد آباد   شیخ

خلیل الرحمن صاحب جمالی سرساوہ ضلع سہارنپور مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانہ -
مولوی محمد صاحب لودھیانہ مولوی محمد حسن صاحب لدھیانہ مولوی احمد اللہ صاحب
امرتسری مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ثم امرتسری مولوی غلام رسول صاحب
عرف رسل بابا مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی لاہور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی
لاہور ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر لاہوری منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ
لاہور منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ پنشنر مولوی محمد حسن صاحب ابوالفیض ساکن
بھیں مولوی سید عمر صاحب واعظ حیدرآباد علماء ندوۃ الاسلام معرفت مولوی محمد علی
صاحب سکریٹری ندوۃ العلماء مولوی سلطان الدین صاحب جے پور مولوی مسیح الزمان
صاحب استاد نظام شاہ جہان پور مولوی عبدالواحد خاں صاحب شاہ جہان پور -
مولوی اعزاز حسین خانصاحب شاہجہان پور مولوی ریاست علی خانصاحب شاہجہانپور
سید صوفی جان شاہ صاحب میرٹھ مولوی اسحاق صاحب پٹیالہ جمیع علماء کلکتہ و
بمبئی و مدراس جمیع سجادہ نشینان و مشایخ ہندوستان جمیع اہل عقل و انصاف
و تقویٰ و ایمان از قوم مسلمان -

واضح ہو کہ حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر نے اپنی نافہم اور غلط کار مولویوں کی تعلیم سے ایک مجلس میں بمقام لاہور جس میں مرزا خدا بخش صاحب مصاحب نواب محمد علی خاں صاحب اور میاں معراج الدین صاحب لاہوری اور مفتی محمد صادق صاحب اور صوفی محمد علی صاحب کلرک اور میاں چٹو صاحب لاہوری اور خلیفہ رجب دین صاحب تاجر لاہوری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور حکیم محمد حسین صاحب تاجر مرہم عیسیٰ اور میاں چراغ الدین صاحب کلرک اور مولوی یار محمد صاحب موجود تھے بڑے اصرار سے یہ بیان کیا کہ اگر کوئی نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے اور اس طرح لوگوں کو گمراہ کرنا چاہے تو وہ ایسے افترا کے ساتھ تیئیس ۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ زندہ رہ سکتا ہے یعنے افترا علی اللہ کے بعد اس قدر عمر پانا اس کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتی اور بیان کیا کہ ایسے کئی لوگوں کا نام میں نظیراً پیش کرسکتا

ہوں جنہوں نے نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور تیئیس ۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک لوگوں کو سناتے رہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام ہمارے پر نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ کاذب تھے۔ غرض حافظ صاحب نے محض اپنے مشاہدہ کا حوالہ دیکر مذکورہ بالا دعوے پر زور دیا جس سے لازم آتا تھا کہ قرآن شریف کا وہ استدلال جو آیات مندرجہ ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں ہے صحیح نہیں ہے اور گویا خدا تعالےٰ نے سراسر خلاف واقعہ اس حجت کو نصاریٰ اور یہودیوں اور مشرکین کے سامنے پیش کیا ہے اور گویا ائمہ اور مفسرین نے بھی محض نادانی سے اس دلیل کو مخالفین کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ شرح عقائد نسفی میں بھی کہ جو اہل سنت کے عقیدوں کے بارے میں ایک کتاب ہے عقیدہ کے رنگ میں اس دلیل کو لکھا ہے اور علماء نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ استخفاف قرآن یا دلیل قرآن کا کفر ہے مگر نہ معلوم کہ حافظ صاحب کو کس تعصب نے اس بات پر آمادہ کر دیا کہ باوجود دعویٰ حفظ قرآن مفصلہ ذیل آیات کو بھول گئے اور وہ یہ ہیں انه لقول رسول كريم - و ما هو بقول شاعر - قليل ما تؤمنون - ولا بقول كاهن - قليلا ما تذكرون - تنزيل من رب العالمين - و لو تقوّل علينا بعض الاقاويل - لاخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين فما منكم من احد عنه حاجزين - دیکھو سورۃ الحاقہ الجزو نمبر ۲۹ - اور ترجمہ اس کا یہ ہے کہ یہ قرآن کلام رسول کا ہے یعنے وحی کے ذریعہ سے اس کو پہونچا ہے - اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر چونکہ تمہیں ایمانی فراست سے کم حصہ ہے اس لئے تم اس کو پہچانتے نہیں اور یہ کاہن کا کلام نہیں یعنے اس کا کلام نہیں جو جنّات سے کچھ تعلق رکھتا ہو مگر تمہیں تدبر اور تذکر کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اس لئے ایسا خیال کرتے ہو - تم نہیں سوچتے کہ کاہن کس پست اور ذلیل حالت میں ہوتے ہیں - بلکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو عالم اجسام اور عالم ارواح

دونوں کا رب ہے یعنے جیسا کہ وہ تمہارے اجسام کی تربیت کرتا ہے ایسا ہی وہ تمہاری روحوں کی تربیت کرنا چاہتا ہے۔ اور اسی ربوبیت کے تقاضا کی وجہ سے اس نے اِس رسول کو بھیجا ہے ۔ اور اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے حالانکہ وہ کلام اس کا ہوتا نہ خدا کا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم میں سے اس کو بچا نہ سکتا ۔ یعنے اگر وہ ہم پر افترا کرتا تو اس کی سزا موت تھی کیونکہ وہ اس صورت میں اپنی جھوٹے دعوی سے افترا اور کفر کی طرف بلاکر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو دنیا کے لئے ہلاکت کی راہیں پیش کرتا ہے اور جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقائد پیش کر کے مخلوق خدا کی روحانی موت چاہتا ہے اور خدا پر افترا کرکے گستاخی کرتا ہے ۔

اب ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر وہ ہماری طرف سے نہ ہوتا تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے اور وہ ہرگز زندہ نہ رہ سکتا گو تم لوگ اس کے بچانے کے لئے کوشش بھی کرتے لیکن حافظ صاحب اس دلیل کو نہیں مانتے اور فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تمام وکمال مدت تیئیس ۲۳ برس کی تھی اور میں اس سے زیادہ مدت تک کے لوگ دکھا سکتا ہوں جنہوں نے جھوٹے دعوے نبوت اور رسالت کے کئے تھے اور باوجود جھوٹ بولنے اور خدا پر افترا کرنے کے وہ تیئیس برس سے زیادہ مدت تک زندہ رہے لہذا حافظ صاحب کے نزدیک قرآن شریف کی یہ دلیل باطل اور ہیچ ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت

نہیں ہو سکتی مگر تعجب کہ جبکہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی سید آل حسن صاحب مرحوم نے اپنی کتاب ازالہ اوہام اور استفسار میں پادری فنڈل کے سامنے یہی دلیل پیش کی تہی تو پادری فنڈل صاحب کو اس کا جواب نہیں آیا تہا اور باوجودیکہ تواریخ کی ورق گردانی میں یہ لوگ بہت کچھ مہارت رکھتے ہیں مگر وہ اس دلیل کے توڑنے کے لئے کوئی نظیر پیش نہ کرسکا+ اور لاجواب رہ گیا اور آج حافظ محمد یوسف صاحب مسلمانوں کے فرزند کہلاکر اس قرآنی دلیل سے انکار کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف زبانی ہی نہیں رہا بلکہ ایک ایسی تحریر اس بارے میں ہمارے پاس موجود ہے جسپر حافظ صاحب کے دستخط ہیں جو انھوں نے مجّی اخویم مفتی محمد صادق صاحب کو اس عہد اقرار کے ساتہہ دی ہے کہ ہم ایسے مفتریوں کا ثبوت دیں گے جنہوں نے خدا کے مامور یا نبی یا رسول ہونے کا دعوی کیا اور پھر وہ اس دعوے کے بعد تیئیس برس سے زیادہ جیتے رہے - یاد رہے کہ یہ صاحب مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے گروہ میں سے ہیں اور بڑے موحّد مشہور ہیں اور ان لوگوں کے عقائد کا بطور نمونہ یہ حال ہے جو ہم نے لکھا - اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ قرآن کے دلائل پیش کردہ کی تکذیب قرآن کی تکذیب ہے - اور اگر قرآن شریف کی ایک دلیل کو ردّ کیا جائے تو امان اٹھ جائے گا اور اس سے لازم آئے گا کہ قرآن کے تمام دلائل جو توحید اور رسالت کے اثبات میں ہیں سب کے سب باطل اور ہیچ ہوں اور آج تو حافظ صاحب نے اس ردّ کے لئے یہ بیڑا اٹھایا کہ میں ثابت کرتا ہوں کہ لوگوں نے تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ نبوت یا رسالت کے جہوٹے دعوے کئے اور پھر زندہ رہے اور کل شاید حافظ صاحب یہ بہی کہدیں کہ قرآن کی یہ دلیل بہی کہ لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا - باطل ہے اور دعوی کریں کہ میں دکہلا سکتا ہوں کہ خدا کے سوا اور بہی چند خدا ہیں جو سچے ہیں مگر زمین و آسمان پھر بھی اب تک موجود ہیں پس ایسے بہادر حافظ صاحب سے سب کچھ امید ہے لیکن ایک

+ پادری فنڈل صاحب نے اپنے میزان الحق میں صرف یہ جواب دیا تہا کہ مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا میں کئی کروڑ بت پرست موجود ہیں لیکن یہ نہایت فضول جواب ہے کیونکہ بت پرست لوگ بت پرستی میں اپنے وحی من اللہ ہونے کا دعوی نہیں

ایماندار کے بدن پر لرزہ شروع ہو جاتا ہے جب کوئی یہ بات زبان پر لاوے جو فلاں بات جو قرآن میں ہے وہ خلاف واقعہ ہے یا فلاں دلیل قرآن کی باطل ہے بلکہ جس امر میں قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زد پڑتی ہو ایماندار کا کام نہیں کہ اس پلید پہلو کو اختیار کرے۔ اور حافظ صاحب کی نوبت اس درجہ تک محض اس لئے پہونچ گئی کہ انہوں نے اپنے چند قدیم رفیقوں کی رفاقت کی وجہ سے میرے منجانب اللہ ہونے کے دعوے کا انکار مناسب سمجھا اور چونکہ دروغگو کو خدا تعالےٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے اس لئے حافظ صاحب بھی اور منکروں کی طرح خدا کے الزام کے نیچے آگئے اور ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مجلس میں جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں میری جماعت کے بعض لوگوں نے حافظ صاحب کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں ایک شمشیر برہنہ کی طرح یہ حکم فرماتا ہے کہ یہ نبی اگر میرے پر جھوٹ بولتا اور کسی بات میں افترا کرتا تو میں اس کی رگ جان کاٹ دیتا اور اس مدت دراز تک وہ زندہ نہ رہ سکتا۔ تو اب جب ہم اپنے اس مسیح موعود کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں تو براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعوے منجانب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس ۳۰ برس سے ہے اور اکیس ۲۱ برس سے براہین احمدیہ شایع ہے۔ پھر اگر اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق ہونے پر دلیل نہیں ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیئیس ۲۳ برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں ہے کیونکہ جبکہ خدا تعالےٰ نے اس جگہ ایک جھوٹے مدعی رسالت کو تیس برس تک مہلت دی اور لو تقول علینا کے وعدہ کا کچھ خیال نہ کیا تو اسی طرح نعوذ باللہ یہ بھی قریب قیاس ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی باوجود کاذب ہونے کے مہلت دیدی ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کاذب ہونا محال ہے پس جو مستلزم محال ہو وہ بھی

محال - اور ظاہر ہے کہ یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور جبھی ٹھہر سکتا ہے جبکہ یہ قاعدہ کلی مانا جائے کہ خدا اس مفتری کو جو خلقت کے گمراہ کرنے کے لئے مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہو کبھی مہلت نہیں دیتا کیونکہ اس طرح پر اس کی بادشاہت میں گڑ بڑ پڑ جاتا ہے اور صادق اور کاذب میں تمیز اٹھ جاتی ہے - غرض جب میرے دعوے کی تائید میں یہ دلیل پیش کی گئی تو حافظ صاحب نے اس دلیل سے سخت انکار کر کے اس بات پر زور دیا کہ کاذب کا تئیس ۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ زندہ رہنا جائز ہے اور کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے کاذبوں کی میں نظیر پیش کروں گا جو رسالت کا جھوٹا دعوی کر کے تئیس برس تک یا اس سے زیادہ رہے ہوں مگر ابتک کوئی نظیر پیش نہیں کی - اور جن لوگوں کو اسلام کی کتابوں پر نظر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آجتک علماء امت میں سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری علی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تئیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے بلکہ یہ تو صریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ اور کمال بے ادبی ہے اور خدا تعالے کی پیش کردہ دلیل سے استخفاف ہے - ہاں انکا یہ حق تہا کہ مجھ سے اس کا ثبوت مانگتے کہ میرے دعوی مامور من اللہ ہونے کی مدت تئیس برس یا اس سے زیادہ ابتک ہو چکی ہے یا نہیں - مگر حافظ صاحب نے مجھ سے یہ ثبوت نہیں مانگا کیونکہ حافظ صاحب بلکہ تمام علماء اسلام اور ہندو اور عیسائی اس بات کو جانتے ہیں کہ براہین احمدیہ جس میں یہ دعوی ہے، اور جس میں بہت سے مکالمات الہیہ درج ہیں اس کے شایع ہونے پر اکیس برس گذر چکے ہیں اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قریباً تیس ۳۰ برس سے یہ دعوی مکالمات الہیہ شایع کیا گیا ہے - اور نیز الہام الیس اللہ بکاف عبدہ جو میرے والد صاحب کی وفات پر ایک انگشتری پر کھودا گیا تہا اور امرتسر میں ایک مہر کن سے کھدوایا گیا تہا وہ انگشتری

ابتک موجود ہے اور وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے طیار کروائی اور براہین احمدیہ موجود ہے جس میں یہ الہام **الیس اللہ بکاف عبدہ** لکھا گیا ہے اور جیساکہ انگشتری سے ثابت ہوتا ہے یہ بھی چھبیس برس کا زمانہ ہے غرض چونکہ یہ تیس سال تک کی مدت براہین احمدیہ سے ثابت ہوتی ہے اور کسی طرح مجال انکار نہیں اور اسی براہین کا مولوی محمد حسین نے ریویو بھی لکھا تھا لہذا حافظ صاحب کی یہ مجال تو نہ ہوئی کہ اُس امر کا انکار کریں جو اکیس سال سے براہین احمدیہ میں شایع ہو چکا ہے ناچار قرآن شریف کی دلیل پر حملہ کر دیا کہ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا سو ہم اس اشتہار میں حافظ محمد یوسف صاحب سے وہ نظیر طلب کرتے ہیں جس کے پیش کرنے کا انہوں نے اپنی دستخطی تحریر میں وعدہ کیا ہے ہم یقیناً جانتے ہیں کہ قرآنی دلیل کبھی ٹوٹ نہیں سکتی یہ خدا کی پیش کردہ دلیل ہے نہ کسی انسان کی ۔ کئی کم بخت بدقسمت دنیا میں آئے اور انھوں نے قرآن کی اس دلیل کو توڑنا چاہا مگر آخر آپ ہی دنیا سے رخصت ہو گئے مگر یہ دلیل ٹوٹ نہ سکی ۔ حافظ صاحب علم سے بے بہرہ ہیں انکو خبر نہیں کہ ہزارہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے اور کسی عیسائی یا یہودی کو طاقت نہ ہوئی کہ کسی ایسے شخص کا نشان دے جس نے افترا کے طور پر مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرکے زندگی کے تیئیس برس پورے کئے ہوں پھر حافظ صاحب کی کیا حقیقت اور سرمایہ ہے کہ اس دلیل کو توڑ سکیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے بعض جاہل اور نافہم مولوی میری ہلاکت کے لئے طرح طرح کے حیلے سوچتے رہے ہیں تا یہ مدت پوری نہ ہونی پاوے جیسا کہ یہودیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھہرانے کے لئے صلیب کا حیلہ سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسی بن مریم ان صادقوں میں سے نہیں ہے جن کا رفع الی اللہ ہوتا رہا ہے مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف

تیرا رفع کروں گا جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔ سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں جیسا کہ یہودی صلیب سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا تا اس سے بھی کوئی بد نتیجہ نہ نکالیں* اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض ان میں سے تیرے پر بد دعائیں بھی کرتے رہیں گے مگر انکی بد دعائیں میں انہی پر ڈالوں گا اور درحقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح لو تقوّل کے نیچے مجھے لے آئیں منصوبہ بازی میں کچھ کمی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے۔ بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی میری موت کی جھوٹی پیشگوئیاں کرتے رہے۔ بعض مسجدوں میں میرے مرنے کے لئے ناک رگڑتے رہے بعض نے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈہ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شایع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔ پس کیا یہ ایک عظیم الشان معجزہ نہیں ہے کہ محی الدین لکھوکے والے نے میری نسبت موت کا الہام شایع کیا وہ مرگیا۔ مولوی اسماعیل نے شایع کیا وہ مرگیا۔ مولوی غلام دستگیر نے ایک کتاب تالیف کرکے اپنے مرنے سے میرا پہلے مرنا بڑے زور و شور سے شایع کیا وہ مرگیا۔ پادری حمید اللہ پشاوری نے میری موت کی نسبت دس مہینہ کی میعاد رکھ کر پیشگوئی شائع کی وہ مرگیا۔ لیکھرام نے میری موت کی نسبت تین

* الہام الٰہی آنکھ کے بارے میں یہ ہے تنزل الرحمة علی ثلث العین وعلی الاخریین یعنے تیرے تین عضووں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی ایک آنکھیں اور باقی دو اور۔ منہ

سال کی میعاد کی پیشگوئی کی وہ مرگیا۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا خدا تعالےٰ ہر طرح سے اپنے نشانوں کو مکمل کرے۔

میری نسبت جو کچھ ہمدردی قوم نے کی ہے وہ ظاہر ہے اور غیر قوموں کا بغض ایک طبعی امر ہے۔ ان لوگوں نے کونسا پہلو میرے تباہ کرنے کا اٹھا رکھا۔ کونسا ایذا کا منصوبہ ہے جو انتہا تک نہیں پہونچایا۔ کیا بد دعاؤں میں کچھ کسر رہی یا قتل کے فتوے نامکمل رہے یا ایذا اور توہین کے منصوبے کما حقہ ظہور میں نہ آئے پھر وہ کونسا ہاتھ ہے جو مجھے بچاتا ہے۔ اگر میں کاذب ہوتا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ خدا خود میرے ہلاک کرنے کے لئے اسباب پیدا کرتا نہ یہ کہ وقتاً فوقتاً لوگ اسباب پیدا کریں اور خدا اُن اسباب کو معدوم کرتا رہے۔ کیا یہی کاذب کی نشانیاں ہوا کرتی ہیں کہ قرآن بھی اسی کی گواہی دے اور آسمانی نشان بھی اسی کی تائید میں نازل ہوں اور عقل بھی اسی کی موید ہو اور جو اس کی موت کے شایق ہوں وہی مرتے جائیں۔ میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ زمانہ نبوی کے بعد کسی اہل اللہ اور اہل حق کے مقابل پر کبھی کسی مخالف کو ایسی صاف اور صریح شکست اور ذلت پہونچی ہو جیسا کہ میرے دشمنوں کو میرے مقابل پر پہونچی ہے۔ اگر انھوں نے میری عزت پر حملہ کیا تو آخر آپ ہی بے عزت ہوئے اور اگر میری جان پر حملہ کرکے یہ کہا کہ اس شخص کے صدق اور کذب کا معیار یہ ہے کہ وہ ہم سے پہلے مرے گا تو پھر آپ ہی مرگئے۔ مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپ کر شایع ہوچکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا اور پھر آپ ہی مر گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ میری موت کے شایق تھے اور انھوں نے خدا سے دعائیں کیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے آخر وہ مرگئے نہ ایک نہ دو بلکہ پانچ آدمی نے ایسا ہی کہا اور اس دنیا کو چھوڑ گئے اس کا نتیجہ موجودہ مولویوں کے لئے جو محمد حسین بٹالوی اور

٭ دیکھو مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے میرے نابود کرنے کے لئے کیا کچھ ہاتھ پیر مارے اور محض فضول گوئی سے لڑا اور دعوی کیا کہ میں نے ہی اونچا کیا اور میں ہی گراؤں گا مگر وہ خود جانتا ہے کہ اس فضول گوئی کا انجام کیا۔ مگر اس نے اپنے اس کلمہ میں ایک صریح جھوٹ تو زمانہ ماضی کی نسبت بولا اور ایک آیندہ کی نسبت جھوٹی پیشگوئی کی۔ وہ کون تھا اللہ

مولوی عبدالجبار غزنوی ثم امرتسری اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور مولوی پیر مہرعلی شاہ گولڑوی اور رشید احمد گنگوہی اور نذیر حسین دہلوی اور رُسل بابا امرتسری اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ اور حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر وغیرہم کے لئے یہ تو نہ ہوا کہ اس اعجاز صریح سے یہ لوگ فائدہ اٹھاتے اور خدا سے ڈرتے اور توبہ کرتے۔ ہاں ان لوگوں کی ان چند نمونوں کے بعد کمریں ٹوٹ گئیں اور اس قسم کی تحریروں سے ڈر گئے فلن یکتبوا بمثل ھذا بما تقدمت الامثال۔ یہ معجزہ کچھ تھوڑا نہیں تھا کہ جن لوگوں نے مدار فیصلہ جھوٹے کی موت رکھی تھی وہ میرے مرنے سے پہلے قبروں میں جا سوئے۔ اور میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔ مجھے ان لوگوں کی حالتوں پر رحم آتا ہے کہ بخل کی وجہ سے کہاں تک ان لوگوں کی نوبت پہونچ گئی۔ اگر کوئی نشان بھی طلب کریں تو کہتے ہیں کہ یہ دعا کرو کہ ہم سات دن میں مرجائیں۔ نہیں جانتے کہ خود تراشیدہ میعادوں کی خدا پیروی نہیں کرتا اس نے فرمادیا ہے کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم اور اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ولا تقولن لشیئٍ انی فاعل ذالک غدا۔ سو جبکہ سیدنا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کی میعاد اپنی طرف سے پیش نہیں کرسکتے تو میں سات دن کا کیونکر دعوی کروں۔ ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دیدی۔ دیکھو کیسا صفائی سے فیصلہ ہو گیا اگر کسی کو اس فیصلہ کے ماننے میں تردد ہو تو اس کو اختیار ہے کہ آپ خدا

کے فیصلہ کو آزمائے لیکن ایسی شرارتیں چھوڑ دے جو آیت ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غدا سے مخالف پڑی ہیں شرارت کی حجت بازی سے صریح بے ایمانی کی بو آتی ہے۔ ایسا ہی مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا تعالےٰ کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس کو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا۔ اور ان وفات یافتہ مولویوں کا ایسی دعاؤں کے بعد مر جانا ایک خدا ترس مسلمان کے لئے تو کافی ہے۔ مگر ایک پلید دل سیہ دل دنیا پرست کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ بھلا علیگڈھ تو بہت دور ہے اور شاید پنجاب کے کئی لوگ مولوی اسماعیل کے نام سے ہی ناواقف ہوں گے مگر قصور ضلع لاہور تو دور نہیں اور ہزاروں اہل لاہور مولوی غلام دستگیر قصوری کو جانتے ہوں گے اور اسکی یہ کتاب بھی انھوں نے پڑھی ہو گی تو کیوں خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا مرنا نہیں؟ کیا غلام دستگیر کی موت میں بھی لیکھرام کی موت کی طرح سازش کا الزام لگائیں گے۔ خدا کی جھوٹوں پر نہ ایکدم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ کیا دنیا کے کیڑے محض سازش اور منصوبہ سے خدا کے مقدس مامورین کی طرح کوئی قطعی پیشگوئی کر سکتے ہیں۔ ایک چور جو چوری کے لئے جاتا ہے اس کو کیا خبر ہے کہ وہ چوری میں کامیاب ہو یا ماخوذ ہوکر جیلخانہ میں جائے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کی زور شور سے تمام دنیا کے سامنے دشمنوں کے سامنے کیا پیشگوئی کرے گا۔ مثلاً دیکھو کہ ایسی پر زور پیشگوئی جو لیکھرام کے قتل کئے جانیکے بارہ میں تھی جس کے ساتھ دن تاریخ وقت بیان کیا گیا تھا کیا کسی شریر بد چلن خونی کا کام ہے غرض ان مولویوں کی سمجھ پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے ہیں کہ کسی نشان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ براہین احمدیہ میں قریباً سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالےٰ میری تائید میں خسوف کسوف کا نشان ظاہر کرے گا لیکن جب وہ نشان ظاہر ہو گیا اور حدیث کی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ

ایک پیشگوئی تہی کہ مہدی کی شہادت کیلئے اسکے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف کسوف ہوگا تو ان مولویوں نے اس نشان کو بہی گاؤ خورد کردیا اور حدیث سے مونہہ پھیر لیا - یہ بھی احادیث میں آیا تہا کہ مسیح کے وقت میں اونٹ ترک کئے جائیں گے اور قرآن شریف میں بہی وارد تہا کہ و اذا العشار عطلت - اب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل طیار ہو رہی ہے اور اونٹوں کے الوداع کا وقت آگیا پھر اس نشان سے کچھہ فائدہ نہیں اٹھاتے - یہ بھی حدیثوں میں تہا کہ مسیح موعود کے وقت میں ستارہ ذو السنین نکلے گا اب انگریزوں سے پوچھ لیجئے کہ مدت ہوئی کہ وہ ستارہ نکل چکا - اور یہ بھی حدیثوں میں تہا کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی حج روکا جائے گا - سو یہ تمام نشان ظہور میں آگئے - اب اگر مثلا میرے لئے آسمان پر خسوف کسوف نہیں ہوا تو کسی اور مہدی کو پیدا کریں جو خدا کے الہام سے دعوا کرتا ہو کہ میرے لئے ہوا ہے - افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر - ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھہ بہی عزت نکی اور صدی پر بہی سترہ برس گذر گئے مگر ان کا مجدد ابتک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے - مجھ سے یہ لوگ کیوں بخل کرتے ہیں اگر خدا نہ چاہتا تو میں نہ آتا - بعض دفعہ میرے دلمیں یہ بہی خیال آیا کہ میں درخواست کروں کہ خدا مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کرے اور میری جگہ کسی اور کو اس خدمت سے ممتاز فرمائے پر ساتھ ہی میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ اس سے زیادہ اور کوئی سخت گناہ نہیں کہ میں خدمت سپرد کردہ میں بزدلی ظاہر کروں - جس قدر میں پیچھے ہٹنا چاہتا ہوں اسی قدر خدا تعالےٰ مجھے کھینچکر آگے لے آتا ہے - میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھہ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھہ ہیں - اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اُسی کے مونہہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اُس کو دیکھہ رہا ہوں - دنیا مجھکو نہیں

پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے - یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں - میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے - میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے - پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے - مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے - اے لوگو! تم یقینا سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا - اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنیگا اور نہیں رُکے گا جبتک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے - اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں - پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور مونہہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور - خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا - میں اُس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے - وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے

باہم ملکر مجھے کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حیّ قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔

اب اس اشتہار سے میرا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے اور نشانوں میں مخالفین پر حجت پوری کی ہے اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ آیت لو تقوّل کے متعلق بھی حجت پوری ہو جائے اسی جہت سے میں نے اس اشتہار کو پانسو روپیہ کے انعام کے ساتھ شایع کیا ہے۔ اور اگر تسلی نہ ہو تو میں یہ روپیہ کسی سرکاری بینک میں جمع کرا سکتا ہوں۔ اگر حافظ محمد یوسف صاحب اور انکے دوسرے ہم مشرب جن کے نام میں نے اس اشتہار میں لکھے ہیں اپنے اس دعوے میں صادق ہیں یعنے اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرکے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تئیس ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے جو مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے پانسو روپیہ نقد دیدوں گا اور اگر ایسے لوگ کئی ہوں تو ان کا اختیار ہوگا کہ وہ روپیہ باہم تقسیم کرلیں۔ اس اشتہار کے نکلنے کی تاریخ سے پندرہ روز تک ان کو مہلت ہے کہ دنیا میں تلاش کرکے ایسی نظیر پیش کریں۔ افسوس کا مقام ہے کہ میرے دعوے کی نسبت جب میں نے

---

* ۔ اس زمانہ کے بعض نادان کئی دفعہ شکست کہا کر پھر مجھ سے حدیثوں کے رو سے بحث کرنا چاہتے ہیں یا بحث کرانے کے خواہش مند ہوتے ہیں مگر افسوس کہ نہیں جانتے کہ جس حالت میں وہ اپنی چند ایسی حدیثوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے جو محض ظنیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں اور نیز مخالف انکی اور حدیثیں بھی ہیں اور قرآن بھی اُن حدیثوں کو جھوٹی ٹھہراتا ہے تو پھر میں ایسے روشن ثبوت کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں جسکی ایک طرف قرآن شریف تائید کرتا ہے اور ایک

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مخالفوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ زمینی نشانوں سے کچھ ہدایت حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے پر دنیا کے فرزندوں نے انکو قبول نہ کیا اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے یعنے خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تباہ ہو اس کا انجام بد ہو اور وہ انکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں اور ان لوگوں کو تمسخر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے اور اپنے دل کو کہیں کہ تجھے مبارک ہو کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا اور اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کرلیا۔ مگر کیا انکی مرادیں پوری ہو جائیں گی اور کیا ایسا خوشی کا دن انپر آئے گا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ اگر ان کے امثال پر آیا تھا تو انپر بھی آئے گا۔ ابوجہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اللھم من کان مناً کاذباً فاحنه فی ھذا الموطن یعنے اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اسکو ایسے موقع قتال میں ہلاک کر تو کیا اس دعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں اور جب لیکھرام نے کہا کہ میری ہی مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی ہے جیساکہ اسکی۔ اور میری پیشگوئی پہلے پوری ہو جائے گی اور وہ مرے گا٭۔ تو کیا اسکو اسوقت اپنی نسبت گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس منکر تو دنیا میں ہوتے ہیں پر بڑا بدبخت وہ منکر ہے جو مرنے سے پہلے معلوم نہ کرسکے کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس کیا خدا پہلے منکروں کے وقت میں قادر تھا اور اب نہیں۔ نعوذ باللہ ہرگز ایسا نہیں بلکہ ہر ایک جو زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے

٭۔ ایسا ہی جب مولوی غلام دستگیر قصوری نے کتاب تالیف کرکے تمام پنجاب میں مشہور کردیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دیدیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائیگا تو کیا اُسکو خبر تھی کہ یہی فیصلہ اُسکے لئے لعنت کا نشانہ ہو جائیگا اور وہ پہلے مرکر دوسرے ہم مشربوں کا بھی مونہہ کالا کریگا اور آئندہ ایسے مقابلات میں اُنکے مونہہ پر مہر لگا دیگا اور بزدل بنا دیگا۔ منہ

نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو انہیں ہیں تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے اور آخر ایک دن آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا۔ اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے۔ کیا وہ بات ان کے لئے ماتم کی رات نہیں تھی جسمیں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں

وقوع میں آیا - کیا وہ دن انپر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی - خدا نے بارش کی طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کرلیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعوی غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دگنا کیا جائے تو چودہ ہوتے ہیں لہذا چودھویں صدی کا سر مسیح موعود کے لئے مقدر تھا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ جس قدر قوموں میں فساد اور بگاڑ حضرت مسیح کے زمانہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پیدا ہو گیا تھا اُس فساد سے وہ فساد دوچند ہے جو مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا - اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کرچکے ہیں خدا تعالےٰ نے ایک بڑا اصول جو قرآن شریف میں قائم کیا تھا اور اسی کے ساتھ نصارے اور یہودیوں پر حجت قائم کی تھی یہ تھا کہ خدا تعالےٰ اُس کاذب کو جو نبوت یا رسالت اور مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعوے کرے مہلت نہیں دیتا اور ہلاک کرتا ہے - پس ہمارے مخالف مولویوں کی یہ کیسی ایمانداری ہے کہ منہ سے تو قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں مگر اس کے پیشکردہ دلائل کو رد کرتے ہیں - اگر وہ قرآن شریف پر ایمان لاکر اسی اصول کو میرے صادق یا کاذب ہونے کا معیار ٹھہراتے تو جلد تر حق کو پالیتے - لیکن میری مخالفت کے لئے اب وہ قرآن شریف کے اس اصول کو بھی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے کہ میں خدا کا نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہوں جس سے خدا ہم کلام ہوکر اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے

وقتاً فوقتاً راہ راست کی حقیقتیں اسپر ظاہر کرتا ہے اور اس دعوے پر تیئیس یا پچیس برس گذر جائیں یعنے وہ میعاد گذر جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی میعاد تھی اور وہ شخص اس مدت تک فوت نہ ہو اور نہ قتل کیا جائے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ شخص سچا نبی یا سچا رسول یا خدا کی طرف سے سچا مصلح اور مجدد ہے اور حقیقت میں خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ کلمہ کفر ہے کیونکہ اس سے خدا کے کلام کی تکذیب و توہین لازم آتی ہے۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حقہ کے ثابت کرنے کیلئے اسے استدلال کو پکڑا ہے کہ اگر یہ شخص خدا تعالےٰ پر افترا کرتا تو ہیں اس کو ہلاک کر دیتا اور تمام علماء جانتے ہیں کہ خدا کی دلیل پیش کردہ سے استخفاف کرنا بالاتفاق کفر ہے کیونکہ اس دلیل پر ٹھٹھا مارنا جو خدا نے قرآن اور رسول کی حقیت پر پیش کی ہے مستلزم تکذیب کتاب اللہ و رسول اللہ ہے اور وہ صریح کفر ہے۔ مگر ان لوگوں پر کیا افسوس کیا جائے شاید ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالےٰ پرافترا کرنا جائز ہے۔ اور ایک بدظن کہہ سکتا ہے کہ شاید یہ تمام اصرار حافظ محمد یوسف صاحب کا اور انکا ہر مجلس میں بار بار یہ کہنا کہ ایک انسان تیئیس برس تک خدا تعالےٰ پر افترا کرکے ہلاک نہیں ہوتا اس کا یہی باعث ہو کہ انہوں نے نعوذباللہ چند افترا خدا تعالےٰ پر کئے ہوں اور کہا ہو کہ مجھے یہ خواب آئی یا مجھے یہ الہام ہوا اور پھر ابتک ہلاک نہ ہوئے تو دل میں یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ کا اپنے رسول کریم کی نسبت یہ فرمانا کہ اگر وہ ہم پر افترا کرتا تو ہم اس کی رگ جان کاٹ دیتے یہ بھی صحیح نہیں ہے+ اور خیال کیا کہ ہماری رگ جان [illegible] نے کیوں نہ کاٹ دی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت رسولوں اور نبیوں اور مامورین کی نسبت ہے جو کروڑہا انسانوں کو اپنی طرف دعوت کرتے ہیں اور جن کے افترا سے دنیا تباہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جو اپنے تئیں مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرکے قوم کا مصلح وار

+ ہمیں حافظ صاحب کی ذات پر ہرگز یہ امید نہیں کہ نعوذ باللہ کبھی انہوں نے خدا پر افترا کیا ہو اور پھر کوئی سزا نہ پانے کی وجہ سے یہ عقیدہ ہو گیا ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افترا کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے اور آخر وہ ہلاک کئے جاتے ہیں۔ منہ

نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لیئے دعوی کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اُس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے - ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اُسکو یہ عزت دے کہ تونے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کردونگا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کی قابل التفات نہیں کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ اس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے - ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں - مگر یہ بھی امید نہیں - خدا انکے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے - ان کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں اور سنا ہے کہ اب ان سے وہ انکار کرتے ہیں - (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انھوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیاں پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالٰے نے انسانی تمثل کے طور پر ظاہر ہو کر ان کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں - اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جنکو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کرچکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انھوں نے خدا تعالٰے پر افترا کیا ہے[*] کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کرسکتا جیسا کہ ان کے بھائی محمد یعقوب نے اب بھی صاف گواہی دیدی ہے کہ ایک خواب کی تعبیر میں مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی نے فرمایا تھا کہ وہ نور جو دنیا کو روشن کرے گا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے - ابھی کل کی بات ہے کہ حافظ صاحب بھی بار بار ان دونوں قصوں کو بیان کرتے تھے اور ہنوز وہ

---

[*] میں ہرگز قبول نہیں کرونگا کہ حافظ صاحب ان ہردو واقعات سے انکار کرتے ہیں - ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ازالہ اوہام میں انکی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف درج ہوچکا ہے - میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں - انکے بھائی محمد یعقوب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کریں گے - جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں - منہ

ایسے پیر فرتوت نہیں ہوئے تا یہ خیال کیا جائے کہ پیرانہ سالی کے تقاضا سے قوت حافظہ جاتی رہی اور آٹھ سال سے زیادہ مدت ہوگئی جب میں حافظ صاحب کی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کے مذکورہ بالا کشف کو ازالہ اوہام میں شایع کرچکا ہوں ۔ کیا کوئی عقلمند مان سکتا ہے کہ میں ایک جھوٹی بات اپنی طرف سے لکھدیتا اور حافظ صاحب اس کتاب کو پڑھ کر پھر خاموش رہتے ۔ کچھ عقل و فکر میں نہیں آتا کہ حافظ صاحب کو کیا ہوگیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصلحت سے عمداً گواہی کو چھپاتے ہیں اور نیک نیتی سے ارادہ رکھتے ہیں کہ کسی اور موقع پر اس گواہی کو ظاہر کردونگا مگر زندگی کتنے روز ہے ۔ اب ہی اظہار کا وقت ہے انسان کو اس سے کیا فائدہ کہ اپنی جسمانی زندگی کے لئے اپنی روحانی زندگی پر چھری پھیر دے ۔ میں نے بہت دفعہ حافظ صاحب سے یہ بات سنی تھی کہ وہ میرے مصدقین میں سے ہیں اور مکذب کے ساتھہ مباہلہ کرنے کو طیار ہیں اور اسی میں بہت سا حصہ انکی عمر کا گذر گیا اور اس کی تائید میں وہ اپنی خوابیں بھی سناتے رہے اور بعض مخالفوں سے انھوں نے مباہلہ بھی کیا مگر کیوں پھر دنیا کی طرف جھک گئے ۔ لیکن ہم ابتک اس بات سے نومید نہیں ہیں کہ خدا انکی آنکھیں کھولے اور یہ امید باقی ہے جب تک کہ وہ اسی حالت میں فوت نہ ہو جائیں ۔

اور یاد رہے کہ خاص موجب اس اشتہار کے شایع کرنے کا وہی ہیں کیونکہ ان دنوں میں سب سے پہلے اُنہی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآن کی یہ دلیل کہ " اگر یہ نبی جھوٹے طور پر وحی کا دعویٰ کرتا تو میں اس کو ہلاک کر دیتا " یہ کچھ چیز نہیں ہے بلکہ بہتیرے ایسے مفتری دنیا میں پائے جاتے ہیں جنھوں نے تیئیس برس سے بھی زیادہ مدت تک نبوت یا رسالت یا مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرکے خدا پر افترا کیا اور ابتک زندہ موجود ہیں ۔ حافظ صاحب کا یہ قول ایسا ہے کہ کوئی مومن اس کی برداشت نہیں کرے گا ۔ مگر وہی جس کے دل پر خدا کی لعنت ہو ۔ کیا خدا کا کلام جھوٹا ہے و من اظلم من الذی کذّب کتاب اللّٰہ ۔ الا ان قول اللّٰہ

حق و الا ان لعنة اللہ علی المکذبین ۔ یہ خدا کی قدرت ہے
کہ اس نے منجملہ اور نشانوں کے یہ نشان ہی میرے لئے دکھلایا کہ میرے
وحی اللہ پانے کے دن سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں
سے برابر کئے جب سے کہ دنیا شروع ہوئی ایک انسان ہی بطور نظیر
نہیں ملے گا جس نے ہمارے سید و سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرح تیئیس برس پائے ہوں اور پھر وحی اللہ کے دعوے میں جھوٹا ہو
یہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص عزت
دی ہے جو ان کے زمانہ نبوت کو بھی سچائی کا معیار ٹھہرا دیا ہے ۔ پس
اے مومنو! اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوے
کرتا ہے اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعوی پر تیئیس
برس کا عرصہ گذر گیا اور وہ متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعوے
کرتا رہا اور وہ دعویٰ اس کی شایع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا۔ تو
یقیناً سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ ہمارے سید
و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اللہ پانے کی مدت اُس
شخص کو مل سکے جس شخص کو خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے ہاں اس
بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ درحقیقت اس شخص نے وحی اللہ
پانے کے دعوے میں تیئیس برس کی مدت حاصل کر لی اور اس مدت میں
اخیر تک کبھی خاموش نہیں رہا اور نہ اس دعوے سے دست بردار ہوا ۔
سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے
نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئیس برس کی مدت دی گئی ہے اور تیئیس برس
تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا اس کے ثبوت کے لئے اول میں
براہین احمدیہ کے وہ مکالمات الٰہیہ لکھتا ہوں جو اکیس برس سے براہین
احمدیہ میں چھپکر شایع ہوئے اور سات آٹھ برس پہلے زبانی طور پر شایع
ہوتے رہے جن کی گواہی خود براہین احمدیہ سے ثابت ہے اور پھر اس کے
بعد چند وہ مکالمات الٰہیہ لکھوں گا جو براہین احمدیہ کے بعد وقتاً فوقتاً دوسری

کتابوں کے ذریعہ سے شایع ہوتے رہے - سو براہین احمدیہ میں یہ کلمات اللہ درج ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوئے اور میں صرف نمونہ کے طور پر اختصار کرکے لکھتا ہوں مفصل دیکھنے کے لئے براہین موجود ہے

وہ مکالمات الٰہیہ جن سے مجھے مشرف کیا گیا اور براہین احمدیہ میں درج ہیں۔

بشری لك احمدی - انت مرادی و معی - غرست لك قدرتی بیدی - سرك سرّی - انت وجیه فی حضرتی - اخترتك لنفسی انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی - فحان ان تعان و تعرف بین الناس - یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیك - بورکت یا احمد وکان ما بارك الله فیك حقا فیك الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوماً ما اُنذر آباءہم و لتستبین سبیل المجرمین - قل انی امرت و انا اول المومنین - قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و یمکرون و یمکر الله و الله خیر الماکرین - و ما کان الله لیترکك حتی یمیز الخبیث من الطیب - و ان علیك رحمتی فی الدنیا و الدین - و انك الیوم لدینا مکین امین - و انك من المنصورین - و انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق - و ما ارسلناك الا رحمة للعالمین - یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة - یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة - هذا من رحمة ربك لیکون آیة للمومنین - اردت ان استخلف فخلقت آدم لیقیم الشریعة و یحی الدین - جری الله فی حلل الانبیاء - وجیه فی الدنیا و الاخرة و من المقربین کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف - و لنجعله آیة للناس و رحمة منا و کان امرا مقضیا - یا عیسی انی متوفیك و رافعك الیّ و مطهرك من الذین کفروا - و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا

الی یوم القیامہ - ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین - یخوفونك من دونہ - یعصمك اللہ من عندہ و لو لم یعصمك الناس - وکان ربك قدیرا - یحمدك اللہ من عرشہ - نحمدك و نصلی - و انا کفیناك المستھزئین - و قالو ان ھو الا افك ن افتریٰ - وما سمعنا بھذا فی آباءنا الاولین - و لقد کرمنا بنی آدم و فضلنا بعضھم علی بعض - کذالك لتکون آیۃ للمومنین - وجحدوا بھا و استیقنتھا انفسھم ظلما و علوا - قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مومنون قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون - وقالو انی لك ھذا ان ھذا الا سحر یوثر و ان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر - کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی - واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لایعلمون - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ لامبدل لکلمات اللہ - و الذین آمنوا و لم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن وھم مھتدون - ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون - و ان یتخذونك الا ھزوا - اھذا الذی بعث اللہ - و ینظرون الیك وھم لایبصرون - واذ یمکر بك الذی کفر - اوقد لی یا ھامان - لعلی اطلع علی الہ موسیٰ و انی لاظنہ من الکاذبین - تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا - وما اصابك فمن اللہ - الفتنۃ ھٰھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم - الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب حبا جما - حبا من اللہ العزیز الاکرم - عطاءً غیر مجذوذ - ردّ الی اللہ اجرك - ویرضی عنك ربك ویتم اسمك وعسیٰ ان تحبوا شیئا وھو شر لکم وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ✣

ترجمہ - اے میرے احمد تجھے بشارت ہو تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے - میں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا - تیرا بھید میرا بھید ہے - اور تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے - میں نے اپنے لئے تجھے

✣ اسقدر الہامات ہم نے براہین احمدیہ سے بطور اختصار لکھے ہیں - اور چونکہ کئی دفعہ کئی ترتیبوں کے رنگ میں یہ الہامات ہو چکے ہیں - اس لئے فقرات جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں ہر ایک ترتیب فہم ملہم کے مطابق الہامی ہے منہ

چُنا - تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید - پس وقت آگیا ہے کہ تو مدد دیا جائے اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے - اے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنے حقایق اور معارف جاری ہیں - اے احمد تو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنے قرآن کے اُن معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے تاکہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے بے خبر گذر گئے اور تاکہ مجرموں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے - ان کو کہدے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں اور میں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں - ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالے سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے ✝ - اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے - اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جبتک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے - اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے اور انہیں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے - اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے - اے احمد اپنی زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو - اے آدم اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو یعنے ہر ایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا دوست ہے نجات پائے گا اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور آخر بہشت میں داخل ہو گا اور پھر فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا یہ آدم شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کردے گا - یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں - دنیا اور آخرت میں وجیہ اور خدا کے مقربوں میں سے - میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں اور ہم اس اپنی بندہ کو اپنا ایک نشان بنائیں گے اور اپنی رحمت کا ایک نمونہ کریں گے - اور ابتدا سے یہی مقدر

✝ یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قدیر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی نہ رہے اور اسجگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اُس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اُس پر رسول یا نبی کا لفظ بولنا...

تھا - اے عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر وفات دونگا یعنی تیری مخالف تیرے
قتل پر قادر نہیں ہو سکیں گے اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا
یعنے دلائل واضحہ سے اور کھلے کھلے نشانوں سے ثابت کردونگا کہ تو
میرے مقربوں میں سے ہے اور اُن تمام الزاموں سے تجھے پاک کرونگا
جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے ہیں اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے
تیرے پیرو ہوں گے میں اُن کو اُن دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ
اور فوقیت دونگا جو تیرے مخالف ہوں گے - تیرے تابعین کا ایک
گروہ پہلوں میں سے ہوگا اور ایک گروہ پچھلوں میں سے - لوگ تجھے
اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے - پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائیگا
گو لوگ نہ بچاویں اور تیرا خدا قادر ہے - وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا
ہے یعنے لوگ جو گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری
تعریف کرتا ہے - ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں
اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لئے ہم اکیلے کافی ہیں - اور وہ لوگ کہتے
ہیں کہ یہ تو جھوٹا افترا ہے جو اس شخص نے کیا - ہم نے اپنے باپ دادوں
سے ایسا نہیں سنا - یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا
پر مشکل نہیں - ہم نے انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی
ہے - پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تاکہ مومنوں کے لئے
نشان ہو - مگر خدا کے نشانوں سے ان لوگوں نے انکار کیا - دل تو مان
گئے مگر یہ انکار تکبر اور ظلم کی وجہ سے تھا - انکو کہدے کہ میرے پاس
خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم مانتے نہیں - پھر انکو کہدے
کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے - پس کیا تم قبول نہیں
کرتے اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو
قدیم سے چلا آتا ہے - (واضح ہو کہ آخری فقرہ اس الہام کا وہ آیت
ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جب کفار نے شق القمر دیکھا تھا تو یہی عذر
پیش کیا تھا کہ یہ ایک کسوف کی قسم ہے ہمیشہ ہوا کرتا ہے کوئی نشان

نہیں - اب اس پیشگوئی میں خدا تعالےٰ نے اس کسوف خسوف کی طرف
اشارہ فرمایا جو اس پیشگوئی سے کئی سال بعد میں وقوع میں آیا جو کہ مہدی
معہود کے لئے قرآن شریف اور حدیث دارقطنی میں بطور نشان مندرج
تھا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کسوف خسوف کو دیکھکر منکر لوگ یہی کہیں
گے کہ یہ کچھہ نشان نہیں یہ ایک معمولی بات ہے - یاد رہے کہ قرآن
شریف میں اس کسوف خسوف کی طرف آیت جمع الشمس والقمر
میں اشارہ ہے اور حدیث میں اس کسوف خسوف کے بارے میں
امام باقر کی روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں کہ ان لمھدینا آیتین
اور عجیب تر بات یہ کہ براہین احمدیہ میں واقعہ کسوف خسوف سے
قریبا پندرہ برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی گئی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ
اس کے ظہور کے وقت ظالم لوگ اس نشان کو قبول نہیں کرینگے
اور کہیں گے کہ یہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے حالانکہ ایسی صورت جب سے کہ
دنیا ہوئی کبھی پیش نہیں آئی کہ کوئی مہدی کا دعویٰ کرنے والا ہو - اور
اس کے زمانہ میں کسوف خسوف ایک ہی مہینہ میں یعنے رمضان میں ہو
اور یہ فقرہ جو دو مرتبہ فرمایا گیا کہ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم
مومنون - و قل عندی شہادہ من اللہ فھل انتم مسلمون - اس میں
ایک شہادت سے مراد کسوف شمس ہے اور دوسری شہادت سے مراد
خسوف قمر ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا نے قدیم سے لکھہ رکھا ہے یعنے مقرر
کر رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے - یعنے گو کسی
قسم کا مقابلہ آپڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہونگے
اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے - خدا وہی
خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس
دین کو تمام دینوں پر غالب کرے کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل
دے - اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم سے آلودہ
نہیں کیا انکو ہر ایک بلا سے امن ہے اور وہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں

اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دیگا {یہ ایک پیشگوئی ہے جس میں ایک بد قسمت مولوی کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ ایک زمانہ آتا ہے جبکہ وہ مسیح موعود کی نسبت تکفیر کا کاغذ طیار کریگا} اور پھر فرمایا کہ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتوی سے سب کو افروختہ کرسکتا ہے۔ سو تو سب سے پہلے اس کفر نامہ پر مہر لگا تا سب علما بھڑک اٹھیں اور تیری مہر کو دیکھکر وہ بھی مہریں لگا دیں اور تا کہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں ۔کیونکہ میں اسکو جھوٹا سمجھتا ہوں {تب اس نے مہر لگا دی}۔ ابولہب ہلاک ہو گیا اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا۔ اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے اور جو تجھے رنج پہونچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگادے گا تو بڑا فتنہ برپا ہو گا پس تو صبر کر جیساکہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ (یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہے کہ انپر بھی یہود کے پلید طبع مولویوں نے کفر کا فتوی لکھا تھا اور اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ یہ تکفیر اس لئے ہو گی کہ تا اس امر میں بھی حضرت عیسیٰ سے مشابہت پیدا ہو جائے۔ اور اس الہام میں خدا تعالےٰ نے استفتاء لکھنے والے کا نام فرعون رکھا اور فتویٰ دینے والے کا نام جس نے اول فتویٰ دیا ہامان۔ پس تعجب نہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ ہامان اپنے کفر پر مرے گا لیکن فرعون کسی وقت جب خدا کا ارادہ ہوگا

✣۔ اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص اُنکے پیچھے نماز پڑھے کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیساکہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے...

آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل) اور پھر فرمایا کہ یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہو گا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی اور خدا میں تیرا اجر ہے - خدا تجھ سے راضی ہو گا اور تیرے نام کو پورا کرے گا - بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں - اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تکفیر ضروری تھی اور اس میں خدا کی حکمت تھی مگر افسوس انپر جن کے ذریعہ سے یہ حکمت اور مصلحت الہی پوری ہوئی اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا -

اس قدر الہام تو ہم نے بطور نمونہ کے براہین احمدیہ میں سے لکھے ہیں - لیکن اس اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لیکر آجتک میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعوے کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شایع کئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں اور ان سب میں میری مسلسل طور پر یہ عادت رہی ہے کہ اپنے جدید الہامات ساتھ ساتھ شایع کرتا رہا ہوں - اس صورت میں ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ یہ ایک مدت دراز کا زمانہ ابتدائے دعوی مامور من اللہ ہونے سے آج تک کیسی شبا روزی سرگرمی سے گذرا ہے اور خدا نے نہ صرف اس وقت تک مجھے زندگی بخشی بلکہ ان تالیفات کے لئے صحت بخشی مال عطا کیا وقت عنایت فرمایا - اور الہامات میں خدا تعالےٰ کی مجھ سے یہ عادت نہیں کہ صرف معمولی مکالمہ الہیہ ہو بلکہ اکثر الہامات میری پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے بد ارادوں کا ان میں جواب ہے مثلاً چونکہ خدا تعالےٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید

علیہ سنیناً و تری نسلاً بعیدا یعنے تیری عمر اسّی برس کی ہو گی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا - اور یہ الہام قریبا پینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے اور لاکھوں انسانوں میں شایع کیا گیا - ایسا ہی چونکہ خدا تعالے جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص جھوٹوں کی طرح مہجور اور مخذول رہے اور زمین پر اس کی قبولیت پیدا نہ ہو تا یہ نتیجہ نکال سکیں کہ وہ قبولیت جو صادقین کے لئے شرط ہے اور اُن کے لئے آسمان سے نازل ہوتی ہے اس شخص کو نہیں دی گئی لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں فرما دیا - ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء - یاتون من کل فج عمیق - و الملوك یتبرکون بثیابك - اذا جاء نصر اللہ و الفتح و انتھی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق - یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گا - وہ دور دور کی راہوں سے تیرے پاس آئیں گے اور بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے - جب ہماری مدد اور فتح آجائیگی تب مخالفین کو کہا جائے گا کہ کیا یہ انسان کا افترا تھا یا خدا کا کاروبار✣

ایسا ہی خدا تعالے یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل رہ کر نابود ہو جائے تا نادانوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع آباءك و یبدء منك یعنے تیرے بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا - اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی - اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا سلام علی ابراھیم صافیناہ و نجیناہ من الغم و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی - قل رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین - یعنے سلام ہے ابراہیم پر (یعنے اس عاجز پر)

✣ - ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامنگیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہو گیا اسلئے پہلے سے اُس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر یک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھونگا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرونگا اور بعد اسکے آنکھوں کی نسبت خاص کر یہ ہی الہام ہوا - تنزل الرحمۃ علی ثلث العین و علی الاخریین - یعنی رحمت تین عضووں پر نازل ہوگی ایک آنکھیں کہ پیرانہ سالی انکو صدمہ نہیں پہونچائیگی اور نزول الماء وغیرہ سے جس سے نور بصارت جاتا رہے محفوظ رہیں گی اور دو عضو اور ہیں جنکی خدا تعالےٰ نے تفریح نہیں کی اُنپر بھی رحمت نازل ہوگی اور اُنکی قوتوں اور طاقتوں میں فتور نہیں آئیگا اب بولو تم نے دنیا میں کس کذاب کو دیکھا کہ اپنی عمر بتلاتا ہے اپنی صحت بصری اور دوسرے دو اعضائے صحت کا اخیر عمر تک دعویٰ کرتا ہے ایسا ہی چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ لوگ قتل کے منصوبے کریں گے اُس نے پہلے سے براہین میں خبر دے دی یعصمك اللہ ولو لم یعصمك الناس - منہ

ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دیدی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنے کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتیرے اُس نسل سے برکت پائیں گے اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عباد توں اور عقیدونکو اسکی طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا* جس کا نام آسمان پر احمد

---

* یاد رہے کہ جیسا کہ خدا تعالےٰ کے دو ہاتھ جلالی و جمالی ہیں اسی نمونہ پر چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے مظہر اتم ہیں لہٰذا خدا تعالےٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے عطا فرمائے جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے۔ وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ یعنے ہم نے تمام دنیا پر رحمت کرکے تجھے بھیجا ہے۔ اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں اس لئے خدا تعالےٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو مسیح موعود اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہونچایا۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ وآخرين منهم لما يلحقوا بهم۔ منہ

ہوگا - اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔ ایسا ہی یہ آیت و اتخذوا من مقام ابراهیم مصلی - اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اُس ابراہیم کا پیرو ہوگا -

اب ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں چنانچہ ازالہ اوہام میں صفحہ ۶۳۴ سے اخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں - جعلناك المسیح ابن مریم - ہم نے تجھکو مسیح ابن مریم بنایا - یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلو سے ایسا نہیں سنا - سو تو انکو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو - اور پھر ایک اور الہام ہے اور وہ یہ ہے الحمد لله الذی جعلك المسیح ابن مریم - انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقته - کمثلك درّ لا یُضاع - یعنے خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھکو مسیح ابن مریم بنایا تو وہ شیخ مسیح ہی جس کا وقت ضایع نہیں کیا جائے گا - تیرے جیسا موتی ضایع نہیں کیا جاتا - اور پھر فرمایا لنحیینك حیواةً طیبة ثمانین حولا او قریبا من ذالك - و تری نسلا بعیدا مظهر الحق و العلاء - کان الله نزل من السماء یعنے ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کرینگے اسّی برس یا اس کے قریب یعنے دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا بلندی اور غلبہ کا مظہر - گویا خدا آسمان سے نازل ہوا - اور پھر فرمایا یاتی قمر الانبیا و امرك یتاتی - ما انت ان تترك الشیطان قبل ان تغلبه - الفوق معك و التحت مع اعداءك - یعنے نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تو کامیاب ہو جائے گا تو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اسپر غالب ہو اور اوپر رہنا تیرے حصے میں ہی اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصہ میں اور پھر فرمایا انی مھین من اراد اهانتك - وما كان الله لیترکك حتی یمیز الخبیث من الطیب - سبحان الله انت وقاره فکیف

یترکک - انی انا اللہ فاختزنی - قل رب انی اخترتک علی کلشی -
ترجمہ - میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے - اور میں اس کو
مدد دوں گا جو تیری مدد کرتا ہے - اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے
جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے - خدا ہرایک عیب سے
پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے - میں
ہی خدا ہوں تو سراسر میرے لئے ہو جا - تو کہہ اے میرے رب میں
نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا - اور پھر فرمایا سیقول العدو لست مرسلا -
سناخذہ من مارن او خرطوم - و انا من الظالمین منتقمون - انی
مع الافواج آتیک بغتۃ - یوم یعض الظالم علی یدیہ یالیتنی
اتخذت مع الرسول سبیلا - و قالوا سیقلب الامر وما کانوا علی
الغیب مطلعین - انا انزلناک وکان اللہ قدیرا - یعنے دشمن کہیگا
کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے - ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنی دلائل
قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے - اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ
لیں گے - میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آوں گا -
یعنے جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اُس گھڑی کا تجھے علم نہیں - اور
اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے
سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت
متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائے گی حالانکہ انکو غیب کا علم نہیں
دیا گیا - تو ہماری طرف سے ایک برہان ہے اور خدا قادر تھا کہ ضرورت
کے وقت میں اپنی برہان ظاہر کرتا - اور پھر فرمایا انا ارسلنا احمد الی
قومہ فاعرضوا و قالوا کذاب اشر - و جعلوا یشھدون علیہ ویسیلون
کماء منھمر - ان حِبّی قریب مستتر - یاتیک نصرتی انی انا الرحمٰن
انت قابل یاتیک وابل - انی حاشر کل قوم یاتونک جنبا - وانی
انرت مکانک - تنزیل من اللہ العزیز الرحیم - بلجت آیاتی - ولن
یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا - انت مدینۃ العلم -

طیّب مقبول الرحمٰن - و انت اسمی الاعلیٰ - بشریٰ لک فی ھٰذہٖ الایام - انت منی یا ابراھیم - انت القائم علی نفسہ مظہر الحیّ - و انت منی مبدء الامر - انت من ماء نا و ہم من فشل - ام یقولون نحن جمیع منتصر - سیھزم الجمع و یولون الدبر - الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر و النسب - انذر قومک و قل انی نذیر مبین - انا اخرجنا لک زروعا یا ابراھیم - قالوا لنھلکنّک - قال لاخوف علیکم لاغلبن و انا ورسلی - و انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ - و انی اموج موج البحر - ان فضل اللہ لاٰت - و لیس لاحد ان یرد ما اتی - قل ای و ربی انہ لحق لایتبدّلُ و لا یخفٰی - و ینزل ما تعجب منہ وحی من رب السموات العلیٰ - لا الٰہ الّا ھو یعلم کل شي و یری - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم یحسنون الحُسنیٰ - تفتّحُ لہم ابواب السماء و لہم بشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا - انت تربی فی حجر النبیؐ[+] و انت تسکن قنن الجبال - و انی معک فی کل حال - ترجمہ - ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا - تب لوگوں نے کہا کہ یہ کذاب ہے - اور انھوں نے اسپر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اسپر گرے - اس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ - تجھے میری مدد آئے گی میں رحمان ہوں - تو قابلیت رکھتا ہے، اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا - میں ہرایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا - میں نے تیرے مکان کو روشن کیا - یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے تو ان کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اترا ہے اور خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دیگا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کرسکیں تو علم کا شہر ہے طیب اور خدا کا مقبول - اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے تجھے ان دنوں میں خوش خبری ہو - اے ابراہیم تو مجھ سے ہے - تو خدا کے نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تو مجھ سے امر مقصود کا مبدء ہے - اور

[+] بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی - جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے جیساکہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اسپر گواہ ہے کہ تبارک الذی من علم وتعلم یعنے بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنے سیدنا

تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے - کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے - یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیرلیں گے - وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آبائی عزت بخشی - اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں - ہم نے کئی کھیت تیرے لئے طیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں - میں اور میرے رسول غالب ہوں گے - اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا - میں سمندر کی طرح موجزنی کرونگا - خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے - اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کریگا - یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے - اس کے سوا کوئی خدا نہیں - ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں - وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور دنیا کی زندگی میں ہی انکو بشارتیں ہیں - تو نبی کی کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہے - اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں - اور پھر فرمایا و قالوا ان ھذا الا اختلاق - ان ھذا الرجل یجوح الدین - قل جاء الحق و زھق الباطل - قل لو کان الامر من عند غیر اللہ لوجدتم فیہ اختلافا کثیرا - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق و تھذیب الاخلاق - قل ان افتریتہ فعلی اجرامی - و من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا - تنزیل من اللہ العزیز الرحیم - لتنذر قوماً ما انذر آباءھم و لتدعو قوماً آخرین - عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم مودۃ - یخرون علی الاذقان سجدا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین - لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و ھو

ارحم الراحمین - انی انا اللہ فاعبدنی ولا تنسنی و اجتھد ان تصلنی و اسئل ربک و کن سئولا† - اللہ ولیّ حنّان - علم القرآن - فبایّ حدیث بعدہ تحکمون - نزّلنا علی ھذا العبد رحمۃً - و ما ینطق عن الھوی - ان ھو الا وحی یوحیٰ - دنی فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنی - ذرنی و المکذبین - انیّ مع الرسول اقوم - ان یومی لفصل عظیم - و انک علی صراط مستقیم - و انا نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک - و انی رافعک الیّ و یاتیک نصرتی - انی انا اللہ ذوالسلطان

ترجمہ - اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا - کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنے خدا تعالےٰ کی کلام سے اس کے لئے کوئی تائید نہ ملتی - اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اسپر قائم نہ ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ نشان جمع ہو رہے ہیں انمیں سے کچھ بھی نہ ہوتا - اور پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنے اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ...... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا - ان کو کہدے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جرم ہے یعنے میں ہلاک ہو جاؤں گا اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے - یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوت دین کرے - عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کردے† گا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے - اس روز وہ لوگ سجدہ میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے - آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے - میں خدا ہوں میری پرستش کر

---

† یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت ولذالک خلقھم اور بموجب آیت کریمہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے پس اس جگہ سعید لوگ مراد ہیں منہ

اور میرے تک پہونچنے کے لئے کوشش کرتا رہ۔ اپنے خدا سے مانگتا رہ۔ اور بہت مانگنے والا ہو۔ خدا دوست اور مہربان ہے اس نے قرآن سکھلایا پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلو گے۔ ہم نے اس بندہ پر رحمت نازل کی ہے اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھہ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ یہ خدا کے قریب ہوا یعنے اوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا اس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آگیا۔ اوپر خدا اور نیچے مخلوق۔ مکذبین کے لئے مجھکو چھوڑ دے میں اپنے رسول کے ساتھہ کھڑا ہونگا۔ میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے اور تو سیدھی راہ پر ہے اور جو کچھہ ہم ان کے لیے وعدے کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ انہیں سے کچھہ تیری زندگی میں تجھکو دکھلا دیں اور یا تجھکو وفات دیدیں اور بعد میں وہ وعدے پورے کریں۔ اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنے تیرا رفع الی اللہ دنیا پر ثابت کردونگا اور میری مدد تجھے پہونچے گی میں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلط کرتے ہیں اور انکو قبضہ میں لے آتے ہیں۔

ان الہامات کے سلسلہ میں بعض اردو الہام بھی ہیں جن میں سے کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

ایک عزت کا خطاب ایک عزت کا خطاب **لک خطاب العزہ**

ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ (عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے اور عزت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا) اور پھر فرمایا خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔ دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی۔ آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالے تھا جو آپ تھے۔

آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ یہ طریق اچھا نہیں
اِس سے روکدیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو۔+ خذوا الرفق الرفق
فان الرفق راس الخیرات۔ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے
(اخویم مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا
برتاؤ کیا تھا اسپر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہیے۔ حتی المقدور
پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حسن اخلاق ہے اور بعض
اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے اما بحکم ضرورت
و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے۔) خدا تیرے
سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج
اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم
ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت
ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے (یہ فقرہ بطور حکایت
میری طرف سے خدا تعالے نے بیان فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا لوگ آئے
اور دعوی کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا شیر خدا نے فتح پائی۔ اور پھر فرمایا
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد ++
پاک محمد مصطفے نبیوں کا سردار۔ وروشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر
آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور
اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ آمین۔

+ اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ انکی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد توڑو۔ منہ

++ اس فقرہ سے مراد کہ محمدیوں کا پیر اونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخر الزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جکی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اس لئے بلند مینار عزت کا محمدیوں کے حصہ میں آیا اور اس جگہ محمدی کہا یہ اس
بات کیطرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ابتک صرف ظاہری قوت اور شوکت اسلام دیکھ رہے تھے جس کا اسم محمدؐ مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمدؐ کے مظہر کو لازم حال ہے کیونکہ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محویت کو چاہتا ہے جو لازم حال حقیقت احمدیت اور حامدیت اور عاشقیت اور محبیت ہے اور حامدیت اور عاشقیت کی لازم حال ...

اربعین نمبر۴

اربعین نمبر۳ میں گو ہم دلائل بیّنہ سے لکھ چکے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے مگر تاہم پھر دوبارہ ہم عقلمندوں کو یاد دلاتے ہیں کہ حق یہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے مقابل پر کسی مخالف مولوی کی بات کو مان کر ہلاکت کی راہ اختیار کرلیں اور لازم ہے کہ قرآن شریف کی دلیل کو بنظر تحقیر دیکھنے سے خدا سے ڈریں۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کو بطور لغو نہیں لکھا جس سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ ہر ایک لغو کام سے پاک ہے۔ پس جس حالت میں اس حکیم نے اس آیت کو اور ایسا ہی اس دوسری آیت کو جس کے یہ الفاظ ہیں وَ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ✣ محل استدلال پر بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔ ورنہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرے گا اور کوئی ذریعہ اس کے سمجھنے کا قائم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر خدا پر افترا کرکے اور جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کرکے تیئیس برس تک زندگی پالے اور ہلاک نہ ہو تو بلاشبہ ایک منکر کے لئے حق پیدا ہو جائے گا کہ وہ یہ اعتراض پیش کرے کہ جبکہ اس دروغگو نے جس کا دروغگو ہونا تم تسلیم کرتے ہو تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پالی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیونکر سمجھیں کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہیں تھا۔ ایک کاذب کو تیئیس برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے۔ پھر لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا کا صدق لوگوں پر کیونکر ظاہر ہوگا اور اس بات پر یقین کرنے

✣ یعنے اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پر کچھ جھوٹ باندھتا تو ہم اس کو زندگی اور موت سے دوچند عذاب چکھاتے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نہایت سخت عذاب سے ہلاک کرتے۔ منہ

کے لئے کونسے دلائل پیدا ہوں گے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم افترا کرتے تو ضرور تیئیس برس کے اندر اندر ہلاک کئے جاتے لیکن اگر دوسرے لوگ افترا کریں تو وہ تیئیس برس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور خدا انکو ہلاک نہیں کرتا۔ یہ تو وہی مثال ہے مثلاً ایک دوکاندار کہے کہ اگر میں اپنے دوکان کے کاروبار میں کچھ خیانت کروں یا ردّی چیزیں دوں یا جھوٹ بولوں یا کم وزن کروں تو اسی وقت میرے پر بجلی پڑے گی اس لئے تم لوگ میرے بارے میں بالکل مطمئن رہو اور کچھ شک نہ کرو کہ کبھی میں کوئی ردی چیز دونگا یا کم وزنی کروں گا یا جھوٹ بولوں گا بلکہ آنکھ بند کرکے میری دوکان سے سودا لیا کرو اور کچھ تفتیش نہ کرو تو کیا اس بیہودہ قول سے لوگ تسلی پا جائیں گے اور اس کے اس لغو قول کو اس کی راستبازی پر ایک دلیل سمجھ لیں گے؟ ہرگز نہیں معاذ اللہ ایسا قول اس شخص کی راستبازی کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ ایک رنگ میں خلق خدا کو دھوکا دینا اور انکو غافل کرنا ہے۔ ہاں دو صورت میں یہ دلیل ٹھہر سکتی ہے (۱) ایک یہ کہ چند دفعہ لوگوں کے سامنے یہ اتفاق ہو چکا ہو کہ اس شخص نے اپنی فروختنی اشیاء کے متعلق کچھ جھوٹ بولا ہو یا کم وزن کیا ہو یا کسی اور قسم کی خیانت کی ہو تو اسی وقت اسپر بجلی پڑی ہو اور نیم مردہ کر دیا ہو اور یہ واقعہ جھوٹ بولنے یا خیانت یا کم وزنی کرنے کا بار بار پیش آیا ہو اور بار بار بجلی پڑی ہو۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دل یقین کر گئے ہوں کہ درحقیقت خیانت اور جھوٹ کے وقت اس شخص پر بجلی کا حملہ ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ قول ضرور بطور دلیل استعمال ہوگا۔ کیونکہ بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ جھوٹھ بولا اور بجلی گری۔(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ یہ واقعہ پیش آوے کہ جو شخص دوکاندار ہو کر اپنی فروختنی اشیاء کے متعلق کچھ جھوٹ بولے یا کم وزن کرے یا اور کسی قسم کی خیانت کرے یا کوئی ردّی چیز بیچے تو اُس پر

کہتا یہ سزا خاص میرے لئے ہے اور عجیب تر یہ کہ ایسا کہنے والا یہ بھی تو ثبوت نہیں دیتا کہ گذشتہ تجربہ سے مجھے معلوم ہوا ہے اور لوگ دیکھ چکے ہیں کہ اس گناہ پر ضرور مجھے سزا ہوتی ہے۔ غرض خدا تعالےٰ کے حکیمانہ کلام کو جو دنیا میں اتمام حجت کے لئے نازل ہوا ہے ایسے بیہودہ طور پر خیال کرنا خدا تعالےٰ کی پاک کلام سے ٹھٹھا اور ہنسی ہے اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالےٰ مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اسی دنیا میں اس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ ایک موقع میں فرماتا ہے کہ قد خاب من افتری یعنے مفتری نامراد مرے گا اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً اوکذب بایاتہٖ یعنے اس شخص سے ظالم ترکون ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے یا خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے خدا کے نبیوں کے ظاہر ہونے کے وقت خدا کی کلام کی تکذیب کی خدا نے ان کو زندہ نہیں چھوڑا اور بڑے بڑے عذابوں سے ہلاک کر دیا۔ دیکھو نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور لوط کی قوم اور فرعون اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مکہ والے ان کا کیا انجام ہوا۔ پس جبکہ تکذیب کرنے والے اسی دنیا میں سزا پا چکے تو پھر جو شخص خدا پر افترا کرتا ہے جس کا نام اس آیت میں پہلے نمبر پر ذکر کیا گیا ہے وہ کیونکر بچ سکتا ہے کیا خدا کا صادقوں اور کاذبوں سے معاملہ ایک ہوسکتا ہے اور کیا افترا کرنے والوں کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے اس دنیا میں کوئی سزا نہیں مالکم کیف تحکمون۔ اور پھر ایک جگہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ و ان یک صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یعنے اگر یہ نبی جھوٹا ہے تو اپنے جھوٹ سے ہلاک ہو جائے گا اور اگر سچا ہے تو ضرور ہے کہ کچھ عذاب تم بھی چکھو کیونکہ زیادتی کرنیوالے

بجلی پڑا کرے - سو اس مثال کو زیر نظر رکھکر ہرایک منصف کو کہنا پڑتا ہی
کہ خدائے علیم وحکیم کے مونہہ سے لو تقول علینا کا لفظ نکلنا وہ بھی تبھی
ایک برہان قاطع کا کام دے گا کہ جب دو صورتوں میں سے ایک صورت
اس میں پائی جائے - (۱) اول یہ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے اس سے کوئی جھوٹ بولا ہو اور خدا نے کوئی سخت سزا دی ہو
اور لوگوں کو بطور امور مشہودہ محسوسہ کے معلوم ہو کہ آپ اگر خدا پر افترا
کریں تو آپ کو سزا ملے گی جیسا کہ پہلے بھی فلاں فلاں موقع پر سزا ملی
لیکن اس قسم کے استدلال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود
کی طرف راہ نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا خیال
کرنا بھی کفر ہے - (۲) دوسرے استدلال کی یہ صورت ہے کہ خدا تعالے
کا یہ عام قاعدہ ہو کہ جو شخص اُسپر افترا کرے اس کو کوئی لمبی مہلت
نہ دی جائے اور جلد تر ہلاک کیا جائے - سو یہی استدلال اس جگہ پر
صحیح ہے - ورنہ لو تقوّل علینا کا فقرہ ایک معترض کے نزدیک محض
دھوکہ دہی اور نعوذ باللہ ایک فضول گو دوکاندار کے قول کے رنگ میں ہوگا
جو لوگ خدا تعالے کے کلام کی عزت کرتے ہیں ان کا کانشنس ہرگز اس
بات کو قبول نہیں کرے گا کہ لو تقوّل علینا کا فقرہ خدا تعالے کی طرف
سے ایک ایسا مہمل ہے جس کا کوئی بھی ثبوت نہیں - صاف ظاہر ہے
کہ خدا تعالے کا ان مخالفوں کو یہ بے ثبوت فقرہ سنانا جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہیں مانتے اور نہ قرآن شریف کو منجانب اللہ
مانتے ہیں محض لغو اور طفل تسلی سے بھی کمتر ہے - اور ظاہر ہے کہ منکر اور معاند
اس سے کیا اور کیونکر تسلی پکڑیں گے بلکہ ان کے نزدیک تو یہ صرف
ایک دعوی ہوگا جس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں - ایسا کہنا کس قدر
بیہودہ خیال ہے کہ اگر فلاں گناہ میں کروں تو مارا جاؤں گو کروڑہا دوسرے
لوگ ہر روز دنیا میں وہی گناہ کرتے ہیں اور مارے نہیں جاتے - اور
کیسا یہ مکروہ عذر ہے کہ دوسرے گناہگاروں اور مفتریوں کو خدا کچھ نہیں

خواہ افترا کریں خواہ تکذیب کریں خدا سے مدد نہیں پائیں گے - اب دیکھو اس سے زیادہ تصریح کیا ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ مفتری اسی دنیا میں ہلاک ہو گا بلکہ خدا کے سچے نبیوں اور ماموریں کے لئے سب سے پہلی یہی دلیل ہے کہ وہ اپنے کام کی تکمیل کر کے مرتے ہیں اور انکو اشاعت دین کے لئے مہلت دی جاتی ہے اور انسان کی اس مختصر زندگی میں بڑی سے بڑی مہلت تیئیس۲۳ برس ہیں کیونکہ اکثر نبوت کا ابتدا چالیس برس پر ہوتا ہے اور تیئیس برس تک اگر اور عمر ملی تو گویا عمدہ زمانہ زندگی کا یہی ہے اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر افترا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنے تیئیس۲۳ برس تک مہلت پا سکے ضرور ہلاک ہو گا - اس بارے میں میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لو تقوّل علینا میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اس سے کیونکر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا میںنے اس کا یہی جواب دیا تھا کہ خدا تعالےٰ کا یہ قول محل استدلال پر ہے اور منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ بھی ایک دلیل ہے اور خدا تعالےٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعوی کرنے والا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہو سکتا اور نہ اُس کے لئے بطور دلیل ٹھہر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیئیس۲۳ برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افترا کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اِسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اسپر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہیے تو

اس کے لئے نظیریں ہونی چاہیے تھیں - اور تم قبول کرتے ہو کہ اسکی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تیئیس ۲۳ برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا اور اگر کہو کہ صاحب الشریعۃ افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری - تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی - ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا - پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی* مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم - یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی ابتک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالے فرماتا ہے ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم و موسیٰ یعنے قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی - غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں - ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالے نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو زنا نہ کرو خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا

---

* چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالے نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنے کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم یعنے اس

بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤخورد ہوگئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ تیئیس۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تمام باتیں بیہودہ اور قابل شرم ہیں جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالے کی طرف سے وہ حالت ہوکر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ یعنے خدا نے جو مجھے اس آیت لوتقول علینا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں۔ تب اس الہام کے بعد میں نے چاہا کہ پہلی کتابوں میں سے بھی اس کی کچھ نظیر تلاش کروں۔ سو معلوم ہوا کہ تمام بائبل ان نظیروں سے بھری پڑی ہے کہ جھوٹے نبی ہلاک کئے جاتے ہیں۔ سو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن نظائر میں سے چند نظیریں اسجگہ لکھدوں تا پڑھنے والے اس سے فائدہ پکڑیں اور وہ یہ ہیں۔

توریت اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں کی جھوٹے نبیوں کی نسبت پیشگوئیاں

توریت میں لکھا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان اور معجزہ دکھلاوے اور اُس نشان یا معجزہ کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنھیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں (یعنے خدا کے سوا کسی اور کا حکم منوانا چاہے یا اپنی ہی پیروی اُن باتوں میں کرانا چاہے جو توریت کے مخالف ہیں) تو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھرو۔ کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔ چاہیے کہ تم خداوند اپنے

خدا کی پیروی کرو - (یعنے اسی کی ہدایتوں کے موافق چاہو دوسرا شخص گو کوئی فلاسفر ہو یا حکیم ہو اس کی بات نہ مانو) اور اس سے ڈرو اور اُس کے حکموں کو حفظ کرو اور اس کی بات مانو - تم اسی کی بندگی کرو اور اسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا دیکھو توریت استثنا باب ۱۳ آیت ایک سے پانچ تک اِس پیشگوئی کی تشریح یہ ہے کہ جس نبی نے تمہیں خدا کی پیروی سے پھیرنا چاہا اور دوسرے خیالات کا پیرو کرنا چاہا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہیں وہ ہلاک کیا جائے گا - یاد رہے کہ توریت کی اس پیشگوئی میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ وہ جھوٹا نبی تب قتل کیا جائے گا جب یہ تعلیم دے کہ غیر معبودوں کو سجدہ کرو یا اُنکی بندگی کرو بلکہ یہ لفظ ہیں کہ غیر کی پیروی کرانا چاہے یعنے توریت کی تعلیم کے مخالف دوسرے خیالات پر چلانا چاہے جو کسی اور کے خیالات ہیں نہ خدا کے، تب خدا اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ خدا کی منشاء کے مخالف وہ تعلیم دیتا ہے -

اور پھر توریت میں یہ عبارت ہے - لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے - اس آیت میں خدا تعالےٰ نے صاف طور پر فرمادیا کہ افترا کی سزا خدا کے نزدیک قتل ہے اور پہلی آیتوں میں ذکر ہو چکا ہے کہ خدا خود اُسے قتل کرے گا اور ہرگز نہیں بچے گا - دیکھو توریت استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰ -

اور پھر حزقیل نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ عبارت ہے - خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ بیہودہ نبیوں پر واویلا ہے جو اپنی روح کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے کچھ نہیں دیکھا - وہ دھوکہ دیکر کہتے ہیں کہ خداوند کہتا ہے اگرچہ خداوند نے انھیں نہیں بھیجا (۷) بولتے ہو (اے جھوٹے نبیو) کہ خداوند نے کہا اگرچہ میں نے نہیں کہا -

اس لئے خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے - اور خداوند یہوواہ کہتا ہے کہ میں تمہارا مخالف ہوں اور میرا ہاتھ اُن نبیوں پر چلے گا جو دھوکہ دیتے ہیں (یعنے جن کو صفائی سے کوئی کشف نہیں ہوتا اور اپنی طرف سے یقین کر بیٹھے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہیں) اور جانتے ہیں کہ یقین کے اسباب میسّر نہیں مگر پھر بھی جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں وہ ہلاک کئے جائیں گے کیونکہ گستاخی کرتے ہیں - سو میں اے جھوٹے نبیو- اُس دیوار کو جسپر تم نے کچی کہگل کی ہے توڑ ڈالوں گا اور زمین پر گراؤنگا یہاں تک کہ اس کی نیو ظاہر ہو جائے گی ہاں وہ گرے گی - اور تم اس کے بیچ میں ہلاک ہوؤ گے - دیکھو حزقیل ۱۳ باب آیت ۳ سے ۱۴ آیت تک -

اور پھر یسعیا نبی کی کتاب میں اسی کی تائید ہے اور اس کی عبارت یہ ہے - خداوند- اسرائیل کے سر اور دم اور شاخ اور نے کو ایک ہی دن میں کاٹ ڈالے گا اور جو نبی جھوٹی باتیں سکھلاتا ہے وہی دم ہے - دیکھو یسعیا باب ۹ آیت ۵ -

ایسا ہی یرمیا نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ بیان ہے - ربّ الافواج نبیوں کی بابت (یعنے جھوٹے نبیوں کی بابت) یوں کہتا ہے کہ دیکھہ میں انھیں ناگدونا کھلاؤں گا اور ہلاہل یعنے سم قاتل کا پانی پلاؤں گا کیونکہ یروشلم کے نبیوں کے سبب سے ساری زمین میں بیدینی پھیل گئی ہے - دیکھہ خداوند کے قہر سے ایک آندھی اسکی طرف (یعنے یروشلم کی طرف) چلے گی - ایک چکر مارتا ہوا طوفان شریروں کے سر پر (جھوٹے نبیوں کے سر پر) پڑے گا - میں نے ان نبیوں کو نہیں بھیجا پر وے دوڑے ہیں - میں نے ان سے نہیں کہا پر انھوں نے نبوّت کی - دیکھو یرمیا ۲۳ باب ۵ آیت سے ۲۱ آیت تک -

ایسا ہی ذکریا نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کے بارے میں یہ

بیان ہے - میں نبیوں کو (یعنے جھوٹے نبیوں کو) اور ناپاک روحوں کو دنیا سے خارج کر دونگا اور ایسا ہوگا کہ جب کوئی نبوت کرے گا تو اس کے ماں باپ اسے کہیں گے کہ تو نہ جیئے گا کیونکہ تو خداوند کا نام لیکر جھوٹ بولتا ہے (یعنے چونکہ جھوٹے نبیوں کو خدا ہلاک کرے گا اس لئے جھوٹی نبوت کرنے والوں کے ماں باپ بہت ڈریں گے کہ اب یہ مریں گے کیونکہ انھوں نے جھوٹ بولا) اور اس کے باپ اور ماں جن سے وہ پیدا ہوا جس وقت وہ پیشگوئی کرے گا اسے دھول ماریں گے (یعنے کہیں گے کہ کیا تو مرنا چاہتا ہے کہ جھوٹی پیشگوئی کرتا ہی) اور اس دن ایسا ہو گا کہ نبیوں میں سے ہر ایک جس وقت وہ نبوت کرے (یعنے جھوٹی نبوت کرے) اپنی رویا سے شرمندہ ہو گا اور وے کبھی بال والے لباس نہ پہنیں گے تاکہ فریب دیں بلکہ ایک ایک کہے گا کہ میں نبی نہیں ہوں کسان ہوں - دیکھو ذکریا باب ۱۳ آیت ۲ سے پانچ تک -

ایسا ہی انجیل اعمال میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ عبارت ہے اے اسرائیلی مردو آپ سے خبردار رہو کہ تم ان آدمیوں کے ساتھ کیا کیا چاہتے ہو - کیونکہ ان دنوں کے آگے تھیوڈاس نے اُٹھ کے کہا کہ میں کچھ ہوں (یعنے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا) اور تخمیناً چارسو مرد اُس سے مل گئے وہ مارا گیا اور سب جتنے اس کے تابع تھے پریشان و تباہ ہوئے - بعد اس کے یہوداہ جلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اٹھا (یعنے اس نے ہی نبوت کا جھوٹا دعوی کیا) اور بہت سے لوگوں کو اپنے پیچھے کھینچا وہ بھی ہلاک ہوا اور سب جتنے اس کے تابع تھے چھترِ بتر ہو گئے - اور اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور انکو جانے دو کیونکہ اگر یہ تدبیر یا کام انساں سے ہی تو ضایع ہوگی پر اگر خدا سے ہی تو تم اسے ضایع نہیں کرسکتے - ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے ہی لڑنے والے ٹھہرو - دیکھو اعمال باب ۵ آیت ۳۵ سے ۴۰ تک -

ایسا ہی داؤد نبی اللہ کے زبور میں بھی جھوٹے نبیوں کے ہلاک کئے جانے کی نسبت بہت ذکر ہے اور بائبل کی دوسری کتابوں میں بھی ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ بالفعل اسی قدر لکھنا کافی ہے کیونکہ یہ امر بدیہی ہے کہ مفتری خدا کے کارخانہ نبوت کا دشمن اور نور میں تاریکی ملانا چاہتا ہے - اور لوگوں کے لئے عمداً ہلاکت کی راہ طیار کرتا ہے اس لئے خدا اس کا دشمن ہے اور خدا کی حکمت اور رحمت ہزارہا لوگوں کے مرنے کی نسبت اس کی موت کو سہل تر جانتی ہے - پس جیسا کہ تمام درندوں اور موذیوں کی نسبت خدا سے موت کی سزا ہے وہی حکم اس کے متعلق ہوتا ہے - لیکن صادق کی خدا آپ حفاظت کرتا ہے اور اسکی جان اور آبرو کے بچانے کے لئے آسمانی نشان دکھلاتا ہے اور وہ صادق کے لئے حصن حصین ہے اور صادق اس کی گود میں محفوظ ہے جیسا کہ مادہ شیر کا بچہ اس کے پنجہ کی پناہ میں ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی قسم کھاکر یہ کہے کہ فلاں مامور من اللہ جھوٹا ہے اور خدا پر افترا کرتا ہے اور دجال ہے اور بے ایمان ہے حالانکہ در اصل وہ شخص خدا کی طرف سے اور صادق ہو - اور یہ شخص جو اس کا مکذب ہے مدار فیصلہ یہ ٹھہرائے کہ جناب الٰہی میں دعا کرے کہ اگر یہ صادق ہی تو میں پہلے مروں اور اگر کاذب ہے تو میری زندگی میں یہ شخص مرجائے تو خدا تعالےٰ ضرور اس شخص کو ہلاک کرتا ہے جو اس قسم کا فیصلہ چاہتا ہے - ہم لکھ چکے ہیں کہ مقام بدر میں ابوجہل نے بھی یہی دعا کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اسی میدان جنگ میں اس کو قتل کرے سو اس دعا کے بعد وہ آپ ہی مارا گیا - یہی دعا مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے مقابل پر کی تھی جس کے ہزاروں انسان گواہ ہیں - پھر بعد اس کے وہ دونوں مولوی صاحبان فوت ہو گئے - نذیر حسین دہلوی جو محدث کہلاتا ہے میں نے بہت زور دیا تھا + کہ وہ

+ - اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کے گئے تھے تب انکے ہر یک پہلو سے گریز دیکھکر اور انکی بدزبانی اور دشنام دہی کو مشاہدہ کرکے آخری فیصلہ یہی ٹھہرایا تھا کہ وہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کہالے پھر اگر قسم کے بعد ایک سال تک میری زندگی میں فوت نہ ہوا تو میں تمام کتابیں...... انکی جلا دونگا اور اُسکو نعوذ باللہ حق پر سمجھ لوں گا لیکن وہ بھاگ گیا اُسی بھاگنے کی برکت سے ابتک اُسکو عمر دی گئی - منہ

اسی دعا کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن وہ ڈر گیا اور بھاگ گیا۔ اس روز دہلی کی شاہی مسجد میں سات ہزار کے قریب لوگ جمع ہوں گے جبکہ اس نے انکار کیا۔ اسی وجہ سے ابتک زندہ رہا۔ اب ہم اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں اور حافظ محمد یوسف صاحب اور ان کے ہم جنسوں سے جواب کے منتظر ہیں۔

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شایع کروں اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑہ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شایع کروں گا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائے گا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا اور نمبر ۲ و ۳ اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً ستر صفحہ تک نوبت پہونچگئی اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کردیا اور آیندہ شایع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کرکے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تضییع کرکے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دیدیتا ہوں۔ اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں

نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے

وہی ہے اور اُس شخص کو یعنے مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی - اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو - اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو - دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو - اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو - تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے - ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو - کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ - اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ - تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے دو نام ہیں (۱) ایک محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ...... ذالك مثلہم فی التورات - (۲) دوسرا نام احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے - مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں - اور پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح پر تقسیم کی گئیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ٹھہرایا - یہی وجہ ہے کہ اس کے حق میں فرمایا گیا کہ یضع الحرب* یعنے لڑائی نہیں کرے گا اور یہ خدا تعالیٰ کا قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ اس حصے کے پورا کرنے کے لئے مسیح موعود اور اس کی جماعت کو ظاہر کیا جائے گا جیسا کہ آیت و آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں اسی کی طرف

* جہاد یعنے دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے - پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا - منہ

اشارہ ہے - اور آیت تضع الحرب اوزارھا بھی یہی اشارہ کر رہی ہے
سو ہوشیار ہو کر سنو کہ تیرہ سو برس کے بعد جمالی طرز کی زندگی کا نمونہ
دکھلانے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا+ - یہ خدا کا امتحان ہے اور وہ تمہیں
آزماتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو - تم سے پہلے جلالی
زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا
ہی وقت تھا کہ جلالی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار
لوگ بتوں کی تعظیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی
طرح قتل کئے جاتے تھے اور پتھروں اور ستاروں اور عناصر اور دوسری
مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی - سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا
جو لوگ ظلم سے تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں
سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تلوار اٹھانے والوں کو تلوار ہی سے خاموش
کیا - اور اسم محمد جو مظہر جلال اور شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اسکی
تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے
خون بہا دیئے - پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمدؐ
کا جلال ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چوروں اور
ڈاکوؤں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گذر گئے جو جھوٹے طور پر مہدی
کہلاتے تھے اور لوگ انکو خود غرض سمجھتے تھے جیسا کہ آجکل ہی بعض سرحدی نادان
اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکہ کھا کر مہدی جلال کے ظاہر کرنے
کے بہانہ سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے
خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی
ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنے اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی
نہیں - کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا - سورج کی کرنوں
کی اب برداشت نہیں - اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے
اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں - اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر
کرنے کا وقت ہے یعنے جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی

+ - علوم اور معارف بھی جمالی طرز میں داخل ہیں اور قرآن شریف کی آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں وعدہ تھا کہ یہ علوم اور معارف مسیح موعود کو اکمل اور اتم طور پر دئے جائیں گے کیونکہ تمام دینوں پر غالب ہونے کا ذریعہ علوم حقہ اور معارف صادقہ اور دلائل بیّنہ اور آیات قاہرہ ہیں اور غلبہ دین کا انہیں پر موقوف ہے اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو کہا گیا کہ ان دنوں میں...

...بیت اللہ کے نیچے سے ایک بڑا خزانہ نکلے گا یعنی بیت اللہ کیلئے جو خدا کو غیرت ہے وہ تقاضا کریگی جو بیت اللہ سے روحانی معارف اور آسمانی خزائن ظاہر ہوں یعنی جب مخالفوں کے ظالمانہ ہاتھ بیت اللہ کی عزت کا انہدام چاہیں گے تو اس انہدام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے نیچے سے ایک بھاری...

کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے اور مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا اور جلال اور الٰہی غضب کا رنگ اسپر غالب تھا۔ مگر عیسےٰ جمالی رنگ میں آیا تھا اور فروتنی اسپر غالب تھی سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے۔ اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنے جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا۔ پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کرکے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنے جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنی مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہوکر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیئے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو۔ اور کوئی چھل اور دھوکہ تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیئے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنے تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں بھی نہ بناؤ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتا ہے اور آپ اس صفت کے مخالف عقیدہ اور خلق رکھتا ہے تو گویا تو اس شخص

(متعلق صفحہ ۱۴) خزانہ نکل آئیگا جو معارف کا خزانہ ہوگا اور یہ بیت اللہ پر موقوف نہیں بلکہ قرآن کے ہر یک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کرکے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں کوئی

سے نفحھا کرتا ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتا اس کے لئے روا رکھتا ہے۔ اور جبکہ تمہارا رب جس نے اپنی کلام کو رب العالمین سے شروع کیا ہے زمین کی تمام خوردنی و آشامیدنی اشیاء اور فضا کی تمام ہوا اور آسمانوں کے ستاروں اور اپنے سورج اور چاند سے تمام نیک وبد کو فائدہ پہونچاتا ہے تو تمہارا فرض ہونا چاہیئے کہ یہی خلق تم میں بھی ہو ورنہ تم احمد اور حامد نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ احمد تو اس کو کہتے ہیں کہ خدا کی بہت تعریف کرنے والا ہو۔ اور جو شخص کسی کی بہت تعریف کرتا ہے وہ اپنے لئے وہی خلق پسند کرتا ہے جو اس میں ہیں اور چاہتا ہے کہ وہ خلق اس میں ہوں۔ پس تم کیونکر سچے احمد یا حامد ٹھہر سکتے ہو جبکہ اس خلق کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے حقیقت میں احمدی بنجاؤ اور یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورہ فاتحہ میں مذکور ہیں۔ (۱) رب العالمین۔ سب کا پالنے والا۔ (۲) رحمان۔ بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا (۳) رحیم۔ کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام اکرام کرنے والا اور خدمت قبول کرنے والا اور ضایع نکرنے والا۔ (۴) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سو احمد وہ ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلی طور پر اپنے اندر جمع کرلے۔ یہی وجہ ہے کہ احمد کا نام مظہر جمال ہے اور اس کے مقابل پر محمد کا نام مظہر جلال ہے وجہ یہ کہ اسم محمد میں سرّ محبوبیت ہے کیونکہ جامع محامد ہے اور کمال درجہ کی خوبصورتی اور جامع المحامد ہونا جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے۔ لیکن اسم احمد میں سرّ عاشقیت ہے کیونکہ حامدیت کو انکسار اور عشقی تذلل اور فروتنی لازم ہے اسی کا نام جمالی حالت ہے۔ اور یہ حالت فروتنی کو چاہتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شان محبوبیت بھی تھی جس کا اسم محمد مقتضی ہے کیونکہ محمد ہونا یعنے جامع جمیع محامد ہونا شان محبوبیت پیدا کرتا ہے اور اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شان محبیت بھی تھی جس کا اسم احمد

مقتضی ہے۔ کیونکہ حامد کے لئے محب ہونا ضروری ہے۔ ہر ایک شخص کسی کی سچی اور کامل تعریف تبھی کرتا ہے جبکہ اس کا محب بلکہ عاشق ہو اور عاشق اور محب ہونے کے لئے فروتنی لازم ہے اور یہی جمالی حالت ہے جو حقیقت احمدیہ کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ محبوبیت جو اسم محمد میں مخفی تھی صحابہ کے ذریعہ سے ظہور میں آئی اور جو لوگ ہتک کرنے والے اور گردن کش تھے محبوب الٰہی ہونے کے جلال نے انکی سرکوبی کی لیکن اسم احمد میں شان محبیت تھی یعنی عاشقانہ تذلل اور فروتنی۔ یہ شان مسیح موعود کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ سو تم شان احمدیت کے ظاہر کرنے والے ہو۔ لہذا اپنے ہر ایک بیجا جوش پر موت وارد کرو اور عاشقانہ فروتنی دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔

شتاب کار نکتہ چینوں کیلئے مختصر تحریر

اور براہین احمدیہ کا ذکر

چونکہ یہ بھی سنت اللہ ہے کہ ہر ایک شخص جو خدا کی طرف سے آتا ہے بہت سے کوتہ اندیش ناخدا ترس اس کی ذاتیات میں دخل دیکر طرح طرح کی نکتہ چینیاں کیا کرتے ہیں۔ کبھی اس کو کاذب ٹھہراتے ہیں کبھی اس کو عہد شکن قرار دیتے ہیں اور کبھی اس کو لوگوں کے حقوق تلف کرنے والا اور مال خور اور بد دیانت اور خائن قرار دیتے ہیں کبھی اس کا نام شہوت پرست رکھتے ہیں اور کبھی اس کو عیاش اور خوش پوش اور خوش خور سے موسوم کرتے ہیں اور کبھی جاہل کر کے پکارتے ہیں* اور کبھی اسکو ان صفت سے شہرت دیتے ہیں کہ وہ ایک خود پرست متکبر بد خلق ہے۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا اور اپنے مخالفین کو سب و شتم کرنے والا بخیل زر پرست کذاب دجال بے ایمان خونی ہے۔ یہ سب خطاب اُن لوگوں کی طرف سے خدا کے نبیوں اور مامورین کو ملتے ہیں جو سیاہ

---

* - افسوس کہ علمی نشان کے مقابلہ میں نادان لوگوں نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی نسبت ناحق جھوٹی فتح کا نقارہ بجادیا اور مجھے گندی گالیاں دیں اور مجھے اُس کے مقابلہ پر جاہل اور نادان قرار دیا گویا میں اُس نابغہ وقت اور سحبان زمان کے رعب کے نیچے آکر ڈر گیا ورنہ وہ حضرت تو سچے دل سے بالمقابل عربی تفسیر لکھنے کے لئے طیار ہوگئے تھے اور اسی...

باطن اور دل کے اندھے ہوتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت بھی یہی اعتراض اکثر خبیث فطرت لوگوں کے ہیں کہ اس نے اپنی قوم کے لوگوں کو رغبت دی کہ تا وہ مصریوں کے سونے چاندی کے برتن اور زیور اور قیمتی کپڑے عاریتاً مانگیں اور محض دروغگوئی کی راہ سے کہیں کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں ۔ چند روز تک یہ تمہاری چیزیں واپس لاکر دیدیں گے ۔ اور دل میں دغا تھا ۔ آخر عہد شکنی کی اور جھوٹ بولا اور بیگانہ مال اپنے قبضہ میں لاکر کنعان کی طرف بھاگ گئے ۔ اور درحقیقت یہ تمام اعتراضات ایسے ہیں کہ اگر معقولی طور پر ان کا جواب دیا جائے تو بہت سے احمق اور پست فطرت ان جوابات سے تسلی نہیں پا سکتے اس لئے خدا تعالیٰ کی عادت ایسے نکتہ چینوں کے جواب میں یہی ہے کہ جو لوگ اس کی طرف سے آتے ہیں ایک عجیب طور پر انکی تائید کرتا ہے اور متواتر آسمانی نشان دکھلاتا ہے یہانتک کہ دانشمند لوگوں کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر یہ شخص مفتری اور آلودہ دامن ہوتا تو اس قدر اس کی تائید کیوں ہوتی ۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا ایک مفتری سے ایسا پیار کرے جیسا کہ وہ اپنے صادق دوستوں سے کرتا رہا ہے ۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے ۔ انا فتحنا لك فتحا مبينا ۔ ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ۔ یعنے ہم نے ایک فتح عظیم جو ہماری طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے تجھکو عطا کی ہے تا ہم وہ تمام گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں انپر اس فتح نمایاں کی نورانی چادر ڈالکر نکتہ چینوں کا خطا کار ہونا ثابت کروں ۔ غرض قدیم سے اور جب سے کہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام شروع ہوا ہے سنت اللہ یہی ہے کہ وہ ہزاروں نکتہ چینیوں کا ایک ہی جواب دیدیتا ہے یعنے تائیدی نشانوں سے مقرب ہونا ثابت کر دیتا ہے ۔ تب جیسے نور کے نکلنے اور آفتاب کے طلوع ہونے سے یک لخت تاریکی دور ہو جاتی ہے ایسا ہی تمام اعتراضات پاش پاش ہو جاتے ہیں ۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ میری طرف سے بھی خدا ہی جواب دے

...کہ میرے دعاوی کی تکذیب کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھیں جو چار جز سے کم نہ ہو اور میں اسی سورۃ کی تفسیر بفضل اللہ و قوتہ اپنے دعوے کے اثبات کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں لکھوں گا انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں تمام دنیا کے علماء سے مدد لے لیں عرب کے بلغاء فصحاء بلالیں لاہور اور دیگر بلاد کے عربی دان پروفیسروں کو۔

(متعلق صفحہ نمبر۱۷) کہ آسمانی نشان اسکو کہتے ہیں۔ مگر انہوں نے مباحثہ منقولی اور پیر بیعت کی شرط لگا کر اپنی جان بچائی اور اس گندے مکر کے پیش کرنے سے اپنی عزت کی پرواہ نہ کی لیکن اگر پیر جی صاحب حقیقت میں فصیح عربی تفسیر پر قادر ہیں اور کوئی فریب انہوں نے نہیں کیا تو اب بھی وہی قدرت انہیں ضرور موجود ہوگی لہذا میں انکو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اسی میری درخواست کو اس رنگ پر پورا کردیں

رہا ہے ۔ اگر میں سچ مچ مفتری اور بدکار اور خائن اور دروغگو تھا تو پھر میرے مقابلہ سے ان لوگوں کی جان کیوں نکلتی ہے ۔ بات سہل تھی کسی آسمانی نشان کے ذریعہ سے میرا اور اپنا فیصلہ خدا پر ڈال دیتے اور پھر خدا کے فعل کو بطور ایک حکم کے فعل کے مان لیتے ۔ مگر ان لوگوں کو تو اس قسم کے مقابلہ کا نام سننے سے بھی موت آتی ہے ۔ مہر علی شاہ گولڑوی کو سچا ماننا اور یہ سمجھ لینا کہ وہ فتح پاکر لاہور سے چلا گیا ہے ۔ کیا یہ اس بات پر قوی دلیل نہیں ہے کہ ان لوگوں کے دل مسخ ہو گئے ہیں نہ خدا کا ڈر ہے نہ روز حساب کا کچھ خوف ہے ان لوگوں کے دل جرأت اور شوخی اور گستاخی سے بھر گئے ہیں ۔ گویا مرنا نہیں ہے ۔ اگر ایمان اور حیا سے کام لیتے تو اُس کارروائی پر نفرین کرتے جو مہر علی گولڑوی نے میرے مقابل پر کی ۔ کیا میں نے اس کو اس لئے بلایا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کرکے بیعت کرلوں ۔ جس حالتمیں میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کرکے بھیجا ہے اور مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سُنکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ ہی اپنی ضد کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شایع کرچکے ہیں اور اب اُنکو رجوع اشد من الموت ہے تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں ۔ میں نے اشتہار دیدیا کہ آیندہ کسی مولوی وغیرہ سے منقولی بحث نہیں کرونگا تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام ہی نہ لیتے ۔ کیا میں اپنے عہد کو

---

* میں اس مقام تک پہونچا تھا کہ منشی الہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب عصائے موسیٰ مجھکو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض بدظنی سے اور خدا کی بعض پیشگوئیوں اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے گئے ہیں ۔ وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں لی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا یریدون ان یروا طمثک واللہ یرید ان یریک انعامہ ۔ الانعامات المتواترہ ۔ انت منی بمنزلۃ اولادی واللہ ولیک وربک ۔ فقلنا یا نار کونی بردا

توڑ سکتا تھا - پھر اگر مہر علی شاہ کا دل فاسد نہیں تھا تو اس نے ایسی بحث کی مجھ سے کیوں درخواست کی جس کو میں عہد مستحکم کے ساتھ ترک کر بیٹھا تھا اور اس درخواست میں لوگوں کو یہ دھوکہ دیا کہ گویا وہ میری دعوت کو قبول کرتا ہے - دیکھو یہ کیسے عجیب مکر سے کام لیا اور اپنے اشتہار میں یہ لکھا کہ اول منقولی بحث کرو - اور اگر شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کے دو رفیق قسم کھاکر کہدیں کہ عقائد صحیح وہی ہیں جو مہر علی شاہ پیش کرتا ہے تو بلا توقف اسی مجلس میں میری بیعت کرلو - اب دیکھو دنیا میں اس سے زیادہ بھی کوئی فریب ہوتا ہے میں نے تو اُنکو نشان دیکھنے اور نشان دکھلانے کے لئے بلایا اور یہ کہا کہ بطور اعجاز دونوں فریق قرآن شریف کی کسی سورت کی عربی میں تفسیر لکھیں اور جس کی تفسیر اور عربی عبارت فصاحت اور بلاغت کے رو سے نشان کی حد تک پہونچی ہوئی ثابت ہو وہی مؤید من اللہ سمجھا جائے اور صاف لکھدیا کہ کوئی منقولی بحثیں نہیں ہونگی صرف نشان دیکھنے اور دکھلانے کے لئے یہ مقابلہ ہوگا لیکن پیر صاحب نے میری اس تمام دعوت کو کالعدم کرکے پھر منقولی بحث کی درخواست کردی اور اُسی کو مدار فیصلہ ٹھہرا دیا اور لکھدیا کہ ہم نے آپکی دعوت منظور کرلی صرف ایک شرط زیادہ لگادی - اے مکّار خدا تجھ سے حساب لے - تونے میری شرط کا کیا منظور کیا جبکہ تیری طرف سے منقولی بحث پر بیعت کا مدار ہوگیا جس کو میں بوجہ مشتہر کردہ عہد کے کسی طرح منظور نہیں کرسکتا تھا تو میری دعوت کیا قبول کی گئی اور بیعت کے بعد اسپر عمل کرنے کا کونسا موقع رہ گیا کیا یہ مکر اس قسم کا ہے کہ لوگوں کو سمجھ نہیں آسکتا تھا - بے شک سمجھ آیا مگر دانستہ سچائی کا خون کردیا - غرض ان لوگوں کا یہ ایمان ہے - اس قدر ظلم کرکے پھر اپنے اشتہاروں میں ہزاروں گالیاں دیتے ہیں گویا مرنا نہیں اور کیسی خوشی سے کہتے ہیں کہ مہر علی شاہ صاحب لاہور میں آئے اُن سے مقابلہ نکیا - جن دلوں پر خدا لعنت کرے میں اُنکا کیا علاج کروں - میرا دل فیصلہ کے لئے دردمند

اس مدت تک یعنی مشتہرہ مدت تک وہ کچھ بھی لکھ نہ سکو تو مجھے ایسے لوگوں سے بیعت لینے کی بھی ضرورت نہیں اور نہ روپیہ کی خواہش صرف یہی دکھلاؤنگا کہ کیسے اُنھوں نے پیر کہلا کر قابل شرم جھوٹ بولا اور کیسے سراسر ظلم اور سفلہ پن اور خیانت سے بعض اخبار والوں نے اپنی اخباروں میں حمایت کی میں اسکام کو انشاء اللہ تحفہ گولڑویہ کی تکمیل کے بعد شروع کر دونگا اور جو شخص ہم میں سے صادق ہے وہ ہرگز شرمندہ نہیں ہوگا اب وقت ہے کہ اخباروں والے جنہوں نے بغیر دیکھے ...

ہے - ایک زمانہ گذر گیا - میری یہ خواہش ابتک پوری نہیں ہوئی کہ ان لوگوں میں سے کوئی راستی اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے - مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل سے میدان میں نہیں آتے - خدا فیصلہ کے لئے طیار ہے اور اُس اونٹنی کی طرح جو بچہ جننے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے - کاش ان میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو - کاش انہیں سے کوئی رشید ہو - میں بصیرت سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کرکے میرا انکار کر رہے ہیں - انکی نکتہ چینیاں بھی اسی غرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے - اے نادان قوم یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے - تم خدا سے مت لڑو - تم اس کو نابود نہیں کر سکتے - اس کا ہمیشہ بول بالا ہے - تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کرکے باہم تقسیم کر رکھی ہیں رویت حق اور یقین کہاں ہے اور ایک دوسرے کے مکذب ہو - کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکَم یعنے فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہوکر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کردیتا - سو یہی اِسوقت ہوا - وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات رد نہ کرے - اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا - اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا - سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو - کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہوگئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو - اور کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ✠ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے جس کا ایمانًا تم مواخذہ کر سکتے ہو یا ابتک میں نے

✠ - منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتانوں اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسٰی کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندگی کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے اور خدا سے بے خوف ہوکر میری عزت پر افترا کیطور پر سخت دشمنوں کیطرح حملہ کیا ہے یقیناً سمجھیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان گالیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت موسٰی کو دی گئیں

تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کرکے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا روپیہ تم سے وصول کیا ہے تو تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم ہے جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے کہ براہین احمدیہ کے وہ چاروں حصے میرے حوالہ کرو اور اپنا روپیہ لے لو۔ دیکھو میں کھولکر یہ اشتہار دیتا ہوں کہ اب اس کے بعد اگر تم براہین احمدیہ کی قیمت کا مطالبہ کرو اور چاروں حصے بطور ویلیو پے ایبل میرے کسی دوست کو دکھا کر میری طرف بھیجدو اور میں ان کی قیمت بعد لینے اُن ہر چہار حصوں کے ادا نہ کروں تو میرے پر خدا کی لعنت ہو اور اگر تم اعتراض سے باز نہ آؤ اور نہ کتاب کو واپس کرکے اپنی قیمت لو تو پھر تم پر خدا کی لعنت ہو۔ اسی طرح ہرایک حق جو میرے پر ہو ثبوت دینے کے بعد مجھے لے لو۔ اب بتلاؤ اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی حق کا مطالبہ کرنے والا یوں نہیں اٹھتا تو میں لعنت کے ساتھ اس کو اٹھاتا ہوں اور میں پہلے اس سے براہین کی قیمت کے بارہ میں تین اشتہار شایع کر چکا ہوں جن کا یہی مضمون تھا کہ میں قیمت واپس دینے کو طیار ہوں چاہیئے کہ میری کتاب کے چاروں حصے واپس دیں اور جن دراہم معدودہ کے لئے مر رہے ہیں وہ مجھ سے وصول کریں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

(متعلق ص۱۹) ویل یعنی جہنم کا وعدہ ہے افسوس کہ منشی صاحب نے ان بیہودہ نکتہ چینیوں کے پہلے اس آیت پر غور نہیں کی مگر اچھا ہوا کہ انہوں نے باقرار انکے اس بدگوئی کا خدا تعالیٰ سے دست بدست جواب بھی پالیا یعنی بارہا انکو وہ الہام ہوا جو کتاب عصائے موسیٰ میں درج ہے یعنی انی مھین من اراد اھانتک۔ یعنی میں تجھے اس شخص کی حمایت میں ذلیل کروں گا جسکی نسبت تیرا خیال ہے جو وہ مجھے ذلیل کرنا چاہتا ہے یعنی یہ عاجز۔ اب دیکھو کہ یہ کیسا چمکتا ہوا نشان ہے جس نے آیت ویل لکل ھمزۃ لمزۃ کے بلاتوقف تصدیق کردی دنیا کے تمام مولویوں سے پوچھ لو کہ اس الہام کے یہی معنے ہیں اور لفظ مھین قائم مقام مہینک کا ہے اور یہ ایک بڑا نشان ہے اگر منشی الہی بخش صاحب خدا سے ڈریں۔ اہانت کے لئے منشی صاحب کو دو ہی راہ سوجھی ہیں (۱) ایک یہ کہ جس قدر کتابوں کا وعدہ کیا تھا وہ سب شائع نہیں کیں یہ خیال نہ کیا کہ اگر کچھ دیر ہوگئی تو قرآن شریف بھی تو ۲۳ برس میں ختم ہوا آپ کو بدنیتی پر کیونکر علم ہوگیا انسان خدا کی قضاء و قدر کے نیچے ہے وانما الاعمال بالنیات۔ جب کہ یہ بھی بار بار [illegible] دیکھا کر جس شتاب کار نے کچھ دیا ہے وہ واپس لیلے تو پھر اعتراض کی کیا گنجائش تھی بجز خبث نفس (۲) دوسرا یہ اعتراض ہے کہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں ص

ص اسکا جواب تو یہی ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین تیس سے زیادہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہزاروں انسان گواہ ہیں اور آتھم کی پیشگوئی شرطی تھی اپنی شرط کے موافق پوری ہوئی بھلا فرمایئے کیا وہ الہام شرطی نہیں تھا پیچ سے انکار کرنا لعنتیوں کا کام ہے اگر اجتہادی طور سے ہمارا یہ بھی خیال ہو کہ آتھم میعاد کے اندر مریگا تو یہ اعتراض صرف اُس صورت میں ہو سکتا ہے کہ پہلے آپ اسلام سے مرتد ہو جائیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد بھی حدیث ذھب وھلی کے رو سے غلط نکلا لہذا اس غلطی کیوجہ سے آنحضرت علیہ السلام بھی آپکی اصول کے رو سے کاذب ٹھہرے پہلے اس سوال کا جواب دو پھر میرے پر اعتراض کرو اسیطرح احمد بیگ کے داماد کے متعلق بھی شرطی پیشگوئی ہے اگر کچھ ایمان باقی ہے تو کیوں شرط کی انتظار نہیں کرتے

اسلام کیلئے ایک روحانی مقابلہ کی ضرورۃ

ایہا الناظرین ! انصافاً اور ایماناً سوچو کہ آج کل اسلام کیسے تنزّل کی حالت میں ہے اور جس طرح ایک بچّہ بھیڑئے کے مونہہ میں ایک خطرناک حالت میں ہوتا ہے یہی حالت ان دنوں میں اسلام کی ہے اور دو آفتوں کا سامنا اُس کو پیش آیا ہے (۱) ایک تو اندرونی کہ تفرقہ اور باہمی نفاق حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر دانت پیس رہا ہے۔ (۲) دوسرے بیرونی حملے جو اسلام پر مذہبی رنگ میں اس زور شور سے ہو رہے ہیں کہ جب سے آدم پیدا ہوا یا یوں کہو کہ جب سے نبوت کی بنیاد پڑی ہے ان حملوں کی نظیر دنیا میں نہیں پائی

جاتی - اسلام وہ مذہب تھا جس میں ایک آدمی کے مرتد ہو جانے سے قوم اسلام میں نمونہ محشر برپا ہوتا تھا اور غیر ممکن سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص حلاوت اسلام چکھ کر پھر مرتد ہو جائے - اور اب اسی ملک برٹش انڈیا میں ہزارہا مرتد پاؤگے بلکہ ایسے بھی جنھوں نے اسلام کی توہین اور رسول کریم کی سبّ و شتم میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی - پھر آج کل علاوہ اس کے یہ آفت برپا ہوگئی ہے کہ جب عین صدی کے سر پر خدا تعالےٰ نے تجدید* اور اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک بندہ بھیجا اور اس کا نام مسیح موعود رکھا - یہ خدا کا فعل تھا جو عین ضرورت کے وقتوں میں ظہور میں آیا اور آسمان نے اُسپر گواہی دی اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس کا نام کافر اور دجال اور بے ایمان اور مکّار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن اور مال خور

...پیشگوئیاں پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں داود کا تخت قائم کرونگا اور نیز یہ پیشگوئی کی تھی کہ ابھی بعض لوگ زندہ ہونگے جو میں واپس آؤنگا ایسا ہی یہ لوگ بھی ان تمام پیشگوئیوں پر نظر نہیں ڈالتے جو ایک سو سے بھی زیادہ پوری ہو چکی ہیں اور ملک میں شائع ہو چکیں جو ایک دو پیشگوئی بباعث اپنی غباوت کے انکو سمجھ نہیں آئیں بار بار انہیں کا راگ گاتے رہتے ہیں نہیں سوچتے کہ اگر اس طور پر تکذیب جائز ہے تو اس صورت میں یہ اعتراض تمام نبیوں پر ہوگا اور انکی پیشگوئیوں پر ایمان لانے کی راہ بند ہو جائیگی مثلاً جو شخص آتھم کی پیشگوئی یا احمد بیگ کے داماد کی پیشگوئی پر اعتراض کرتا ہے یا حدیبیہ کے

اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں کی خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا اور بہتوں نے یہ عذر پیش کیا کہ جو الہامات اس شخص کو ہوتے ہیں وہ سب شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم بھی خدا سے الہام پاتے ہیں اور خدا ہمیں بتلاتا ہے کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور دجال اور دروغگو اور بے ایمان اور جہنمی ہے ✣ چنانچہ جن لوگوں کو یہ الہام ہوا ہے وہ چار سے بھی زیادہ ہوں گے۔ غرض تکفیر کے الہامات یہ ہیں اور تصدیق کیلئے میرے وہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ ہیں جن میں سے کسی قدر بطور نمونہ اس رسالہ میں لکھے گئے ہیں۔ اور علاوہ اسکی بعض اہل اللہ اصلحان حق نے میرے زمانہ بلوغ سے بھی پہلے میرا اور میرے گاؤں کا نام لیکر میری نسبت پیشگوئی کی ہے کہ وہی مسیح موعود ہے اور بہتوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ یہ شخص حق پر ہے اور ہماری طرف سے ہے۔ چنانچہ پیر جھنڈے

✣۔ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ نے جو دعوے الہام کرتے ہیں حال میں ایک کتاب تالیف کی ہے جسکا نام عصائے موسیٰ رکھا ہے جسمیں اشارۃً مجھکو فرعون قرار دیا ہے اور اپنی اس کتاب میں بہت سے الہام ایسے پیش کئے ہیں جنکا یہ مطلب ہے کہ یہ شخص کذاب ہے، اور اسکو منجانب اللہ جاننے والے اور اسکے دعوے کی تصدیق کرنیوالے گمراہ ہیں چنانچہ یہ الہام بھی ہے کہ عیسیٰ نتوان گشت بتصدیق خرے چند۔ صلوٰۃ برانکس کہ این ورد بگوید۔ اسکا جواب بالفعل اسقدر لکھنا کافی ہے [illegible]

کے پاس کیا اور اس بیان میں میرا نام لیکر کہا کہ دنیا کی اصلاح کے لئے
جو مجدد آنے والا تھا وہ میرے خیال میں مرزا غلام احمدؐ ہی ہے یہ لفظ
ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا اور کہا کہ شاید✣ اس نور سے مراد جو آسمان
سے اترتا دیکھا گیا مرزا غلام احمد ہے - یہ دونوں صاحب زندہ موجود
ہیں اور دوسرے صاحب کی دستی تحریر اس بارہ میں میرے پاس موجود ہے -
اب بتلاؤ کہ ایک فریق تو مجھے کافر کہتا ہے اور دجال نام رکھتا ہے اور
اپنے مخالفانہ الہام سناتا ہے جنمیں سے منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ ہیں
جو مولوی عبد اللہ صاحب کے مرید ہیں - اور دوسرا فریق مجھے آسمان کا نور
سمجھتا ہے اور اس بارہ میں اپنے کشف ظاہر کرتا ہے جیسا کہ منشی الہی بخش صاحب کا
مرشد مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی اور پیر صاحب العلم ہیں - اب کس قدر اندھیر کی بات
ہے کہ مرشد خدا سے الہام پاکر میری تصدیق کرتا ہے اور مرید مجھے کافر ٹھہراتا ہے - کیا
یہ سخت فتنہ نہیں ہے؟ کیا ضروری نہیں کہ اس فتنہ کو کسی تدبیر سے درمیان
سے اٹھایا جائے - اور وہ یہ طریق ہے کہ اول ہم اس بزرگ کو مخاطب کرتے ہیں

✣ - یاد رہے کہ جب منشی محمد یعقوب صاحب برادر حقیقی حافظ محمد یوسف صاحب نے بمقام امرتسر بتقریب مباہلہ عبدالحق غزنوی مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا یہ بیان لوگوں کو سنایا تھا جو چار ہزار کے قریب آدمی ہونگے اسوقت انہوں نے شاید کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا بلکہ رو رو کر اسی حالت میں کہ انکا منہ آنسوؤں سے تر تھا یقینی اور قطعی الفاظ میں بیان... کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ صاحب نے میری بیوی کی خواب سنکر فرمایا تھا کہ وہ نور جو خواب میں دیکھا گیا کہ آسمان سے نازل ہوا اور دنیا کو روشن کر دیا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے - منہ

جس نے اپنے بزرگ مرشد کی مخالفت کی ہے یعنے منشی الٰہی صاحب اکونٹنٹ کو۔ اور انکے لئے دو طور پر طریق تصفیہ قرار دیتے ہیں۔ اول یہ کہ ایک مجلس میں ان ہر دو گواہوں کی میری حاضری میں یا میرے کسی وکیل کی حاضری میں مولوی عبداللہ صاحب کی روایت کو دریافت کرلیں اور استاد کی عزت کا لحاظ کرکے اسکی گواہی کو قبول کریں اور پھر اسکے بعد اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو مع اسکی تمام نکتہ چینیوں کے کسی ردی میں پھینک دیں کیونکہ مرشد کی مخالفت آثار سعادت کے برخلاف ہے۔ اور اگر وہ اب مرشد سے عقوق اختیار کرتے ہیں اور عاق شدہ فرزندوں کی طرح مقابلہ پر آتے ہیں تو وہ فوت ہو گئے انکی جگہ مجھے مخاطب کریں اور کسی آسمانی طریق سے میرے ساتھ فیصلہ کریں مگر پہلی شرط یہ ہے کہ اگر مرشد کی ہدایت سے سرکش ہیں تو ایک چھپا ہوا اشتہار شائع کردیں کہ میں عبداللہ صاحب کے کشف اور الہام کو کچھ چیز نہیں سمجھتا اور اپنی باتوں کو مقدم رکھتا ہوں۔ اس طریق سے فیصلہ ہو جائے گا۔ میں اس فیصلہ کے لئے حاضر ہوں۔ جواب باصواب دو ہفتہ تک آنا چاہیے مگر چھپا ہوا اشتہار ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۱۵۔ دسمبر ۱۹۰۰ء

..... تا غیرت نہیں ہم انکے ادنے غلام ہیں یہ کہتا ہوں کہ جبکہ وہ ایسے بزرگ تھے اور آپ انکے ادنے مرید ہیں تو آپ کیوں ایسے بزرگ پر اتہام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی

درد دل سے ایک دعوت قوم کو

میں نے اپنا رسالہ اربعین اس لئے شایع کیا ہے کہ مجھکو کاذب اور مفتری کہنے والے سوچیں کہ یہ ہرایک پہلو سے فضل خدا کا جو مجھپر ہے ممکن نہیں کہ بجز نہایت درجہ کے مقرب اللہ کے کسی معمولی ملہم پر بھی ہو سکے چہ جائیکہ نعوذ باللہ ایک مفتری بدکردار کو یہ شان اور مرتبہ حاصل ہو۔ اے میری قوم خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے۔ یقین کر کہ میں مفتری نہیں ہوں خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے۔ تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ و سلم ہے اس کو وحی پانے کے لئے تیئیس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔ اور ہزاروں لعنتیں خدا کی اور فرشتوں کی اور خدا کے پاک بندوں کی اُس شخص پر ہیں جو اس پاک پیمانہ میں کسی خبیث مفتری کو شریک سمجھتا ہے۔ اگر قرآن کریم میں آیت لوتقوّل بھی نازل نہ ہوتی اور اگر خدا

کی تمام پاک نبیوں نے نہ فرمایا ہوتا کہ صادقوں کا پیمانہ عمر
وحی پانے کا کاذب کو نہیں ملتا تب بھی ایک سچے مسلمان
کی وہ محبت جو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہونی چاہیے کبھی اس کو اجازت نہ دیتے کہ وہ یہہ
بے باکی اور بے ادبی کا کلمہ مونہہ پر لا سکتا کہ یہ پیمانہ وحی
نبوت یعنے تیئیس برس جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیا گیا یہ کاذب کو بھی مل سکتا ہے۔ پھر جس حالت
میں قرآن شریف نے صاف لفظوں میں فرما دیا کہ اگر یہہ
نبی کاذب ہوتا تو یہہ پیمانہ عمر وحی پانے کا اس کو عطا
نہ ہوتا اور توریت نے بھی یہی گواہی دی اور انجیل نے
بھی یہی تو پھر کیسا اسلام اور کیسی مسلمانی ہے کہ ان تمام
گواہیوں کو صرف میری بغض کے لئے ایک ردی چیز کیطرح
پھینک دیا گیا اور خدا کے پاک قول کا کچھہ بھی لحاظ نہ کیا۔
میں سمجھہ نہیں سکتا کہ یہ کیسی ایمانداری ہے کہ ہر ایک ثبوت
جو پیش کیا جاتا ہے اُس سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور وہ
اعتراضات بار بار پیش کرتے ہیں جن کا صدہا مرتبہ جواب
دیا گیا ہے اور جو صرف میرے پر ہی نہیں ہیں بلکہ اگر
اعتراض ایسی باتوں کا ہی نام ہے جو میری نسبت بطور
نکتہ چینی اُنکے مونہہ سے نکلتے ہیں تو انھیں تمام نبی شریک
ہیں میری نسبت جو کچھہ کہا جاتا ہے پہلے سب کچھہ کہا گیا
ہے۔ ہائے یہ قوم نہیں سوچتی کہ اگر یہ کار و بار خدا کی
طرف سے نہیں تھا تو کیوں عین صدی کے سر پر اسکی بنیاد
ڈالی گئی اور پھر کوئی بتلا نہ سکا کہ تم جھوٹے ہو اور سچا
فلان آدمی ہے۔ ہائے یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اگر مہدی

معہود موجود نہیں تھا تو کس کے لئے آسمان نے خسوف کسوف
کا معجزہ دکھلایا۔ افسوس یہ بھی نہیں دیکھتے کہ یہ دعویٰ بے
وقت نہیں۔ اسلام اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فریاد کر رہا
تھا کہ میں مظلوم ہوں اور اب وقت ہے کہ آسمان سے
میری نصرت ہو۔ تیرھویں صدی میں ہی دل بول اٹھے
تھے کہ چودھویں صدی میں ضرور خدا کی نصرت اور مدد
آئے گی۔ بہت سے لوگ قبروں میں جا سوئے جو رو رو کر
اس صدی کی انتظار کرتے تھے اور جب خدا کی طرف سے
ایک شخص بھیجا گیا تو محض اس خیال سے کہ اس نے
موجودہ مولویوں کی ساری باتیں تسلیم نہیں کیں اس کے دشمن
ہو گئے مگر ہر ایک خدا کا فرستادہ جو بھیجا جاتا ہے ضرور
ایک ابتلا ساتھ لاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ جب آئے تو
بد قسمت یہودیوں کو یہ ابتلا پیش آگیا کہ ایلیا دوبارہ
آسمان سے نازل نہیں ہوا اور ضرور تھا کہ پہلے ایلیا آسمان
سے نازل ہوتا تب مسیح آتا جیسا کہ ملاکی نبی کی کتاب
میں لکھا ہے۔ اور جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے تو اہل کتاب کو یہ ابتلا پیش آیا کہ یہ نبی بنی
اسرائیل میں سے نہیں آیا۔ اب کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح موعود
کے ظہور کے وقت بھی کوئی ابتلا ہو۔ اور اگر مسیح موعود تمام
باتیں اسلام کے تہتر فرقہ کی مان لیتا تو پھر کن معنوں سے اس
کا نام حَکَم رکھا جاتا۔ کیا وہ باتوں کو ماننے آیا تھا یا منوانے آیا تھا
تو اس صورت میں اس کا آنا بھی بے سود تھا۔ سو اے قوم!
تم ضد نہ کرو ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو قبل از وقت سمجھ
نہیں آتیں۔ ایلیا کے دوبارہ آنے کی اصل حقیقت حضرت مسیح

سے پہلے کوئی نبی سمجھا نہ سکا تا یہود حضرت مسیح کے ماننے
کے لیئے طیار ہو جاتے - ایسا ہی اسرائیلی خاندان میں سے
خاتم الانبیاء آنے کا خیال جو یہود کے دل میں مرکوز تھا -
اس خیال کو بھی کوئی نبی پہلے نبیوں میں سے صفائی کے ساتھ
دور نہ کر سکا - اسی طرح مسیح موعود کا مسئلہ بھی مخفی چلا آیا تا
سنت اللہ کے موافق اس میں بھی ابتلا ہو - بہتر تھا کہ میرے
مخالف اگر انکو ماننے کی توفیق نہیں دی گئی تھی تو بارے کچھ
مدت زبان بند رکھ کر اور کف لسان اختیار کرکے میرے
انجام کو دیکھتے - اب جس قدر عوام نے بھی گالیاں دیں یہ
سب گناہ مولویوں کی گردن پر ہے - افسوس یہ لوگ فراست
سے بھی کام نہیں لیتے - میں ایک دائم المرض آدمی ہوں
اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے
کہ اُن دو چادروں میں مسیح نازل ہو گا وہ دو زرد چادریں
میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرویا کے رو سے دو
بیماریاں ہیں - سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ
ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ
آتی ہے اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے
وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے - اور بسا
اوقات سَو سَو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اسقدر
کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ
سب میرے شامل حال رہتے ہیں - بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے
کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھ کر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے
ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری
سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا - اب جس شخص

کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مرضوں کے انجام کی نظیریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہو گی حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کر جلد مر جاتے ہیں یا کاربنکل یعنے سرطان سے انکا خاتمہ ہو جاتا ہے تو پھر جس زور سے میں ایسی حالت پُرخطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں۔ کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصے میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کی ہمخیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے ہی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر

دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں - جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا وہ بد دعا اسی پر پڑیگی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اسپر لعنت ہو وہ لعنت اُس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں اور جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دیکر یہ دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے - اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر قصوری نے دیکھ لیا کیونکہ اس نے عام طور پر شایع کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد اگر جھوٹا ہے اور ضرور جھوٹا ہے تو وہ مجھ سے پہلے مریگا اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میں پہلے مر جاؤنگا - اور یہی دعا بھی کی تو پھر آپ ہی چند روز کے بعد مر گیا - اگر وہ کتاب چھپ کر شایع نہ ہو جاتی تو اس واقعہ پر کون اعتبار کر سکتا مگر اب تو وہ اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا - پس ہر ایک شخص جو ایسا مقابلہ کرے گا اور ایسے طور کی دعا کریگا تو وہ ضرور غلام دستگیر کی طرح میری سچائی کا گواہ بنجائے گا بھلا سوچنے کا مقام ہے کہ اگر لیکھرام کے مارے جانے کی نسبت بعض شریروں ظالم طبع نے میری جماعت کو اُس کا قاتل قرار دیا ہے حالانکہ وہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا اور ایک میری پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی تو یہ تو بتلاویں کہ مولوی غلام دستگیر کو میری جماعت میں سے کس نے مارا کیا یہ سچ نہیں کہ وہ بغیر میری درخواست کے آپ ہی ایسی دعا کر کے دنیا سے کوچ کر گیا - کوئی زمین پر مر نہیں سکتا جب تک آسمان پر نہ مارا جائے - میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی - مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت

ہے کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودہ نہیں ہوں کہ اُنکے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر اُن کے پہلے اور اُنکے پچھلے اور ان کے زندے اور ان کے مُردے تمام جمع ہوجائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا اُن تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بناکر اُن کے مونہہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچکر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے۔ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکروفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہونچ جاؤ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو۔ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں انکا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا! تو اس امت پر رحم کر۔ آمین

المشتہر خاکسار

مرزا غلام احمد از قادیان

۲۹- دسمبر سنہ ۱۹

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

تتمہ اربعین

اس پیشگوئی مندرجہ ذیل کو جب اصل عبرانی میں دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ جھوٹا نبی ہلاک ہوگا اس لئے مناسب سمجھکر وہ پیشگوئی عبرانی الفاظ میں اس جگہ لکھی جاتی ہے اور وہ یہ ہے -

استثناء باب ۱۸ - آیت ۱۸ - ۲۰

נביא אקים להם מקרב אחיהם כמוך

نابیا آقیم لاھیم مقریب احیھم کاموک

ایک نبی میں مبعوث کرونگا ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند

ונתתי דברי בפיו ודבר אליהם את

وناتتی دباری بفی ودبر الیھیم ایت

اور میں دونگا اپنا کلام اسکے موتہہ میں اور وہ سنائے گا انھیں

כל־אשר אצונו: והיה האיש אשר

کول اشیر اصوینو وھایاہ ھاایش اشیر

تمام جو کچھ کہ میں اُسے کہونگا اور ایسا ہوگا کہ وہ انسان جو

לא־ישמע אל־דברי אשר ידבר בשמי

لویشمع ال دبرے اشیر یدبیر بشمے

نہ سنے گا ان باتوں کو جو وہ کہے گا میرے نام سے

אנכי אדרש מעמו אך הנביא אשר

آنوکی ایدروش مےعمو اک ھنابیا اشیر

میں اسکا حساب اس سے لونگا لیکن وہ نبی جو

יזיד לדבר דבר בשמי את אשר לא־

یازید لدبیر دابار بشمی ایت اشیر لو صوی تی

ایسی شرارت کرے کہ کوئی کلام میرے نام سے کہے جو کہ میں نے اسے حکم نہیں دیا

ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴

צִוִּיתִיו לְדַבֵּר וַאֲשֶׁר יְדַבֵּר בְּשֵׁם אֱלֹהִים אֲחֵרִים
لدبیر و اشیر یدبیر بشیم الوھیم احریم ومیت
کہ لوگوں کو سناتا اور وہ جو کلام کرے دوسرے معبودوں کے نام پر وہ نبی
וּמֵת הַנָּבִיא הַהוּא
ھنابیا ھھو
مرجائے گا۔

لفظ מֵת میت جس کا ترجمہ اردو بائبل میں پادریوں نے قتل کیا جائے کیا ہے یہ ترجمہ بالکل غلط ہے۔ عبرانی لفظ מֵת میت اصل میں صیغہ ماضی میں ہے۔ اور اسکے معنے ہیں مرگیا ہے یا مرا ہوا ہے۔ اس کی مثالیں عبرانی بائبل میں نہایت کثرت سے ہیں جن میں سے چند ایک بطور نمونہ کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ پیدایش باب ۵۰ آیت ۱۵۔ جب یوسف کے بھائیوں نے دیکھا (כִּי מֵת אֲבִיהֶם ۔ کی میت ابی ھم) کہ ان کا باپ مرگیا ہے تو انھوں نے کہا کہ یوسف شاید ہم سے نفرت کرے گا۔
استثناء باب ۱۰ آیت ۶۔ تب بنی اسرائیل نے بیرات بنی یاکان سے موسیرہ کو کوچ کیا۔
(שָׁם מֵת אַהֲרֹן ۔ شام میت احراون)
وہاں ہارون کا انتقال ہوا اور وہیں گاڑا گیا۔

۱۔ سلاطین۔ باب ۳۔ آیت ۲۱۔ اور جب میں صبح کو اٹھی کہ بچے کو دودھ دوں تو (וְהִנֵּה מֵת ۔ وھنیہ میت) دیکھو وہ مرا پڑا تھا۔

۱۔ تواریخ باب ۱۰۔ آیت ۵۔ جب اس کے زرہ بردار نے دیکھا (כִּי מֵת שָׁאוּל کی میت شاؤل) کہ ساؤل مرگیا ہے۔

ایسا ہی کثرت سے اس قسم کی مثالیں موجود ہیں جن میں لفظ
מֵת کا ترجمہ کیا گیا ہے مرگیا ہے - مرا ہوا ہے - لیکن پیشگوئی
کے طور پر جہاں کہ خدا کے کلام میں کسی کو کہا جاتا ہے کہ وہ ضرور
مرجائے گا تو وہاں بھی یہ لفظ بول کر ماضی سے استقبال کا کام لیتے
ہیں - یعنے اگرچہ وہ موت ابھی وقوع میں نہیں آئی تاہم اس کا
واقع ہونا ایسا یقینی ہے کہ گویا وہ مرگیا ہے یا مرا ہوا ہے -
اور اس قسم کے محاورے ہر زبان میں ہوتے ہیں - عبرانی
بائبل میں اور بھی کئی جگہ اس طرح سے کہا گیا ہے - مثلاً
۲ - سلاطین - باب ۲۰ - آیت ۱ - انہی دنوں میں حزقیاہ کو موت کی
بیماری ہوئی تب اموص کا بیٹا یسعیاہ اس پاس آیا اور اسے کہا -
خداوند یوں فرماتا ہے - تو اپنے گھر کی بابت وصیت کر (כִּי
מֵת אַתָּה וְלֹא תִחְיֶה - کی میت اتاہ ولو تحی یاہ) کیونکہ
تو مرجائے گا اور نہیں جیئے گا - دیکھو اسی لفظ میت کے معنے
جو کہ استثنا ۱۸ - ۱۸ میں آیا ہے یہاں مرجائے گا کے معنے کئے
گئے ہیں -

خروج - باب ۱۱ - آیت ۵ (וּמֵת כָּל בְּכוֹר
בְּאֶרֶץ מִצְרַיִם ومیت کول بکود بارض مصرائم)
اور زمین مصر میں سارے پلوٹھے مرجائیں گے -

۱ سلاطین ۱۴ - ۱۲ - اور جب تیرا قدم شہر میں داخل ہوگا
تو (מֵת הַיָּלֶד — میت هیالید) وہ بچہ مرجائے گا -

یرمیاہ - ۲۸ - ۱۵

تب یرمیاہ نبی نے حننیاہ نبی سے کہا کہ اے حننیاہ - اب سن خداوند
نے تجھے نہیں بھیجا پر تو اس قوم کو جھوٹ کہہ کہہ کے امید وار
کرتا ہے - اس لئے خداوند یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں تجھے روی زمین

پر ـــ خارج کروں گا ۔ (הַשָּׁנָה אַתָּה מֵת
ھشاناہ اتاہ میت) تو اسی سال میں مرجائیگا .... چنانچہ
اسی سال ساتویں مہینے حننیاہ نبی مرگیا

اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالے کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعوی کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعوی کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے ۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تیئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے انکا دعویٰ ثابت کرنا چاہیے اور وہ الہام پیش کرنا چاہیے جو الہام انھوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنے یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھہ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اصل لفظ اُن کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھہ پیش کرنے چاہییں ۔ کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے ۔

غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہیے کہ کونسا کلام الہی اس شخص نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہیے کہ جو تیئیس برس تک کلام الہی اسپر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے یعنے کل وہ کلام جو کلام الہی کے دعوے پر لوگوں کو سنایا گیا ہے پیش کرنا چاہیے جس سے پتہ لگ سکے کہ تیئیس برس تک متفرق وقتوں

میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے یا ایک مجموعی کتاب کے طور پر قرآن شریف کی طرح اس دعوے سے شایع کیا گیا تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا اُن شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالےٰ پر ہی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے ہی منکر ہیں۔

منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبًا اوکذّب بایاتہٖ

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی

جو سخت مکذب ہیں اُن کیساتھ ایک طریق فیصلہ

مع اُن علماء کے جن کا نام ضمیمہ اشتہار ہذا میں درج ہی +

یہ صاحب جن کا نام عنوان میں درج ہے یعنے مہر علی شاہ صاحب ضلع راولپنڈی کے سجادہ نشینوں میں سے ایک بزرگ ہیں وہ اپنے رسمی مشیخت کے غرور سے اس خیال میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اس سلسلہ آسمانی کو مٹادیں ۔ چنانچہ اسی غرض سے انھوں نے دو کتابیں بھی لکھی ہیں جو اس بات پر کافی دلیل ہیں کہ وہ علم قرآن اور حدیث سے کیسے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں ۔ اور چونکہ ان لوگوں کے خیالات بالکل پست اور محدود ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنے ان تمام ذخیرہ لغویات میں ایک بھی ایسی بات پیش نہیں کر سکے جس کے اندر کچھ روشنی ہو ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف اس دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ بعض حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا حالانکہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی اور کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے یا کسی آخری زمانہ میں جسم عنصری کے ساتھ نازل ہوں گے اگر لکھا ہے تو کیوں ایسی حدیث پیش

+ پنجاب اور ہندوستان کے سجادہ نشین یہ عذر نہیں پیش کر سکتے کہ ہم تو جاہل اور علم قرآن اور علم عربیت سے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں پھر تفسیر فرقان مجید اور بلاغت عربیت میں کیا مقابلہ کریں کیونکہ اگر وہ جاہل ہیں تو لوگوں سے بیعت کیوں لیتے ہیں اور مراتب سلوک میں مرتبہ کشف القرآن کیوں رکھا ہوا ہے ماسوا اسکے جب کہ یہ مقابلہ خارق عادت کے

نہیں کرتے ناحق نزول کے لفظ کے الٹے معنے کرتے ہیں۔ خدا کی کتابوں کا یہ قدیم محاورہ ہے کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہوا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۳۸ اور اسی راز کی طرف اشارہ ہے سورۃ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر میں اور نیز آیت ذِکرًا رسولاً میں۔ لیکن عوام جو جسمانی خیال کے ہوتے ہیں وہ ہر ایک بات کو جسمانی طور پر سمجھ لیتے ہیں۔ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ جیسے حضرت مسیح ان کے زعم میں فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اتریں گے ایسا ہی انکا یہ بھی تو عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرشتوں کے ساتھ آسمان پر گئے تھے بلکہ اس جگہ تو ایک براق بھی ساتھ تھا مگر کس نے آنحضرت کا چڑھنا اور اُترنا دیکھا اور نیز فرشتوں اور براق کو دیکھا؟ ظاہر ہے کہ منکر لوگ معراج کی رات میں نہ دیکھ سکے کہ فرشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لیگئے اور نہ اُترتے دیکھ سکے اسی لئے انہوں نے شور مچادیا کہ معراج جھوٹ ہے۔ اب یہ لوگ جو ایسے مسیح کے منتظر ہیں جو آسمان سے فرشتوں کے ساتھ اترتا نظر آئے گا یہ کس قدر خلاف سنت اللہ ہے سید الرسل تو آسمان پر چڑھتا یا اترتا نظر نہ آیا تو کیا مسیح اترتا نظر آجائے گا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا ابوبکر صدیق نے سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع فرشتوں کے معراج کی رات میں آسمان پر چڑھتے یا اترتے دیکھا؟ یا عمر فاروق نے اس مشاہدہ کا فخر حاصل کیا؟ یا علی مرتضےٰ نے اس نظارہ سے کچھ حصہ لیا؟ پھر تم کون اور تمہاری حیثیت کیا کہ مسیح موعود کو آسمان سے مع فرشتوں کے اترتے دیکھو گے*!! خود قرآن ایسی رویت کا مکذب ہے۔ سو اے مسلمانوں کی نسل ان خیالات سے باز آجاؤ۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے اور کسوف خسوف تم نے رمضان میں دیکھ لیا اور صدی میں سے بھی سترہ برس گذر گئے۔ کیا ابتک مفاسد

---

* اس تحقیق سے ثابت ہے کہ اس علامت کا منتظر رہنا کہ جب مسیح موعود کا دعویٰ کرنیوالا آسمان سے اترتا نظر آئیگا تبھی ہم اُسکو قبول کرینگے سخت حماقت ہے بلاشبہ ایسا مشاہدہ محال ہے اور اگر جائز ہوتا تو ضرور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں چڑھتے اور اُترتے دکھائی دیتے پس جو امر محال سے متعلق ہے وہ بھی محال اور باطل ہے۔ منہ

موجودہ کی اصلاح کے لئے مجدد پیدا نہ ہوا۔ خدا سے ڈرو اور ضد اور حسد سے باز آجاؤ۔ اُس غیور سے ڈرو جس کا غضب کھاجانے والی آگ ہے اور اگر مہر علی شاہ صاحب اپنی ضد سے باز نہیں آتے تو میں فیصلہ کے لئے ایک سہل طریق پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جو لوگ درحقیقت خدا تعالےٰ کے راستباز بندے ہیں ان کے ساتھ تین طور سے خدا کی تائید ہوتی ہے (۱) ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق یعنے مابہ الامتیاز رکھا جاتا ہے اس لئے مقابلہ کے وقت بعض امور خارق عادت اُن سے صادر ہوتے ہیں جو حریف مقابل سے صادر نہیں ہو سکتے جیسا کہ آیت ویجعل لکم فرقانا اس کی شاہد ہے۔ (۲) انکو علم معارف قرآن دیا جاتا ہے اور غیر کو نہیں دیا جاتا جیسا کہ آیت لایمسہ الا المطہرون اس کی شاہد ہے۔ (۳) انکی دعائیں اکثر قبول ہوجاتی ہیں اور غیر کے اسقدر نہیں ہوتیں جیسا کہ آیت ادعونی استجب لکم اس کی گواہ ہے۔ سو مناسب ہے کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے صادق اور کاذب کے پرکھنے کے لئے ایک جلسہ قرار دیا جائے اور اس طرح پر مجھ سے مباحثہ کریں کہ قرعہ اندازی کے طور پر قرآن شریف کی کوئی سورۃ نکالیں اور اس میں سے چالیس آیت یا ساری سورۃ (اگر چالیس آیت سے زیادہ نہ ہو) لے کر فریقین یعنے یہ عاجز اور مہر علی شاہ صاحب اول یہ دعا کریں کہ یا الٰہی ہم دونوں میں سے جو شخص تیرے نزدیک راستی پر ہے اس کو تو اس جلسہ میں اس سورۃ کے حقایق اور معارف فصیح اور بلیغ عربی میں عین اسی جلسہ میں لکھنے کے لئے اپنی طرف سے ایک روحانی قوۃ عطا فرما اور روح القدس سے اس کی مدد کر✗ اور جو شخص ہم دونوں فریق میں سے تیری مرضی کے مخالف اور تیرے نزدیک صادق نہیں ہے اس سے یہ توفیق چھین لے اور اس کی زبان کو فصیح عربی اور معارف قرآنی کے بیان سے روک لے تا لوگ معلوم کرلیں کہ تو

✗ پیر مہر علی شاہ صاحب اپنی کتاب شمس الہدایہ کے صفحہ ۸۱ میں یہ لاف زنی کر چکے ہیں کہ قرآن شریف کی سمجھ انکو عطا کی گئی ہے۔ اگر وہ اپنی کتاب میں اپنی جہالت کا اقرار کرتے اور فقر کا بھی دم نہ مارتے تو اس دعوت کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ لیکن [illegible]

کس کے ساتھ ہے اور کون تیرے فضل اور تیری روح القدس کی تائید سے محروم ہے ** ۔ پھر اس دعا کے بعد فریقین عربی زبان میں اس تفسیر کو لکھنا شروع کریں اور یہ ضروری شرط ہو گی کہ کسی فریق کے پاس کوئی کتاب موجود نہ ہو اور نہ کوئی مددگار اور ضروری ہوگا کہ ہرایک فریق چپکے چپکے بغیر آواز سنانے کے اپنے ہاتھ سے لکھے ۔ تا اس کی فصیح عبارت اور معارف کے سننے سے دوسرا فریق کسی قسم کا اقتباس یا سرقہ نہ کر سکے ۔ اور اس تفسیر کے لکھنے کے لئے ہرایک فریق کو پورے سات گھنٹے مہلت دی جائے گی اور زانو بہ زانو لکھنا ہوگا نہ کسی پردہ میں ۔ ہرایک فریق کو اختیار ہوگا کہ اپنی تسلی کے لئے فریق ثانی کی تلاشی کرلے اس احتیاط سے کہ وہ پوشیدہ طور پر کسی کتاب سے مدد نہ لیتا ہو اور لکھنے کے لئے فریقین کو سات گھنٹہ کی مہلت ملیگی مگر ایک ہی جلسہ میں اور ایک ہی دن میں اس تفسیر کو گواہوں کے روبرو ختم کرنا ہوگا ۔ اور جب فریقین لکھ چکیں تو وہ دونوں تفسیریں بعد دستخط تین اہل علم کو جن کا اہتمام حاضری و انتخاب پیر مہر علی شاہ صاحب کے ذمہ ہوگا سنائی جائیں گی اور اُن ہرسہ مولوی صاحبوں کا یہ کام ہوگا کہ وہ حلفاً یہ رائے ظاہر کریں کہ ان دونوں تفسیروں اور دونوں عربی عبارتوں میں سے کونسی تفسیر اور عبارت تائید روح القدس سے لکھی گئی ہے ۔ اور ضروری ہوگا کہ اُن تینوں عالموں میں سے کوئی نہ اس عاجز کے سلسلہ میں داخل ہو اور نہ مہر علی شاہ کا مرید ہو ۔ اور مجھے منظور ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب اس شہادت کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبد الجبار غزنوی اور مولوی عبد اللہ پروفیسر لاہوری کو یا تین اور مولوی منتخب کریں جو اُنکے مرید اور پیرو نہ ہوں * مگر ضروری ہوگا کہ یہ تینوں مولوی صاحبان حلفاً اپنی رائے ظاہر کریں کہ کس کی تفسیر اور عربی عبارت اعلیٰ درجہ پر اور تائید الٰہی سے ہے ۔ لیکن یہ حلف اس حلف سے مشابہ ہونی چاہیئے جسکا ذکر قرآن میں

---

* یہ اس شرط سے کہ مولوی محمد حسین وغیرہ اُس دعوت سے گریز کر جائیں جو ضمیمہ اشتہار ہذا میں درج ہیں ۔ منہ

** یاد رہے کہ ہریک نبی یا رسول یا محدث جو نشان اتمام حجت کیلئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالیٰ کے نزدیک معیار صدق و...

قذف محصنات کے باب میں ہے جس میں تین دفعہ قسم کھانا ضروری ہے اور دونوں فریق پر یہ واجب اور لازم ہوگا کہ ایسی تفسیر جس کا ذکر کیا گیا ہے کسی حالت میں بیس ورق سے کم نہ ہو اور ورق سے مراد اس اوسط درجہ کی تقطیع اور قلم کا ورق ہوگا جسپر پنجاب اور ہندوستان کے صدہا قرآن شریف کے نسخے چھپے ہوئے پائے جاتے ہیں*۔ پس اس طرز کے مباحثہ اور اس طرز کے تین مولویوں کی گواہی سے اگر ثابت ہو گیا کہ درحقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہو سکا یا مجھے بھی ہو سکا مگر انھوں نے بھی میرے مقابلہ پر ایسا ہی کر دکھایا تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں اقرار کرونگا کہ حق پیر مہر شاہ کے ساتھ ہے اور اس صورت میں میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام کتابیں جو اس دعوے کے متعلق ہیں جلا دوں گا اور اپنے تئیں مخذول اور مردود سمجھ لونگا۔ میری طرف سے یہی تحریر کافی ہے جس کو میں آج بہ ثبت شہادت بیس گواہان کے اسوقت لکھتا ہوں۔ لیکن اگر میرے خدا نے اس مباحثہ میں مجھے غالب کر دیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہو گئی نہ وہ فصیح عربی پر قادر ہو سکے اور نہ وہ حقایق و معارف سورہ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے یا یہ کہ اس مباحثہ سے انھوں نے انکار کر دیا تو ان تمام صورتوں میں انپر واجب ہو گا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں اور لازم ہوگا کہ یہ اقرار صاف صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار دس دن کے عرصہ میں شایع کردیں۔

میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اسی صورت میں متصور ہو گا کہ جب کہ مہر علی شاہ صاحب بجز ایک ذلیل اور قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی لکھ نسکیں اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں کیونکہ میں نے خدا سے یہی دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے۔ اور میں

---

* کافی ہوگا جو بیس ورق کا اندازہ اُس قرآن کے ساتھ کیا جائے جو حال میں مولوی نذیر احمد خانصاحب دہلوی نے چھپوایا ہے۔ منہ

جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کرے گا اور اگر مہر علی شاہ صاحب بھی اپنے تئیں جانتے ہیں کہ وہ مومن اور مستجاب الدعوات ہیں تو وہ بھی ایسی ہی دعا کریں۔ اور یاد رہے کہ خدا تعالے اُنکی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا کیونکہ وہ خدا کے مامور اور مرسل کے دشمن ہیں اس لئے آسمان پر اُنکی عزت نہیں۔

غرض یہ طریق فیصلہ ہے جس سے تینوں علامتیں متذکرہ بالا جو صادق کے لئے قرآن میں ہیں ثابت ہو جائیں گی۔ یعنے فی البدیہہ عربی نویسی سے جس کے لئے بجز ایک گھنٹہ کے سوچنے کے لئے موقع نہیں دیا جائے گا فریق غالب کا وہ مابہ الامتیاز ثابت ہو گا جس کا نام فرقان ہے۔ اور قرآنی معارف کے لکھنے سے وہ علامت متحقق ہو جائے گی جو آیت لا یمسہ الا المطھرون کا منشاء ہے۔ اور دعا کے قبول ہونے سے جو پیش از مقابلہ فریقین کریں گے فریق غالب کا حسب آیت ادعونی استجب لکم مومن مخلص ہونا بپایہ ثبوت پہونچیگا اور اس طرح پر یہ امت تفرقہ سے نجات پا جائے گی۔ چاہیئے کہ اس اشتہار کے وصول کے بعد جس کو میں رجسٹری کراکر بھیجونگا مہر علی شاہ صاحب دس دن تک اپنی منظوری سے مجھے اطلاع دیں+ لیکن ضروری ہو گا کہ یہ اطلاع ایک چھپے ہوئے اشتہار کے ذریعہ سے ہو جیسیر میرے اشتہار کی طرح بیس معزز لوگوں کی گواہی ثبت ہو اور بحالت مغلوبیت اپنی بیعت کا اقرار بھی درج ہو۔ یاد رہے کہ مقام بحث بجز لاہور کے کہ جو مرکز پنجاب ہے اور کوئی نہ ہو گا اور ایک ہفتہ پہلے مجھے بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے اطلاع دینا ہوگا تا اُسی جگہ حاضر ہو جاؤں۔ اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں بھی کاذب سمجھا جاؤں گا۔ انتظام مکان جلسہ پیر صاحب کے اختیار میں ہوگا۔ اگر ضرورت

+ دس دن تک پیر مہر علی شاہ صاحب کی طرف سے اشتہار کا شایع ہو جانا ضروری ہے۔ لیکن بلحاظ ضمیمہ اس اس اشتہار کے تمام علماء کی اطلاع کے لئے مقابلہ اشاعت اشتہار سے ٹھیک ٹھیک ایک مہینہ بعد ہوگا۔ منہ

ہو گی+ تو بعض پولیس کے افسر بلا لئے جائیں گے ۔ ھذا
ما ارانی ربی رب السموات العلی ۔ فادعوک یا قرنی
علی بصیرۃ من ربی و لعنۃ اللہ علی من
تخلف منا او ابی ۔ والسلام علی من اتبع
الھدی ۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا
وبینکم و اتقوا اللہ
الذی یسمع
ویری

۲۰ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

گواہ شدند

مولوی حکیم نور الدین صاحب ۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی ۔ مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ۔ مولوی حکیم فضل الدین صاحب بھیروی ۔ مرزا خدا بخش صاحب مصاحب نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ ۔ حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی ۔ ماسٹر مولوی شیر علی صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول تعلیم الاسلام قادیان ۔ صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی ۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی سرساوی اولاد چار قطب ۔ میر ناصر نواب صاحب گورنمنٹ پنشنر دہلوی حال قادیان ۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ایف اے سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان ۔ سید فضل شاہ صاحب ٹھیکہ دار ۔ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع جہلم ۔ مولوی قطب الدین صاحب کمپونڈر شفاخانہ قادیان ۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی ۔ مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری ۔ مولوی حافظ احمد اللہ خانصاحب مدرس ہائی سکول قادیان ۔ مولوی قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس ۔ شیخ عبد الرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ قادیان ۔

+ اگر پیر صاحب تجویز مکان سے دستکش ہوں تو پھر یہ تجویز میرے ذمہ ہو گی ۔ منہ

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان

ضمیمہ اشتہار دعوت

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی

پیر مہر علی شاہ صاحب کے ہزارہا مرید یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ علم میں اور حقائق اور معارف دین میں اور علوم ادبیہ میں اس ملک کے تمام مولویوں سے بڑھکر ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے اس امتحان کے لئے پیر صاحب موصوف کو اختیار کیا ہے کہ تا ان کے مقابلہ سے خدا تعالےٰ کا وہ نشان ظاہر ہو جائے جو اس کے مرسلین اور ماموریں کی ایک خاص علامت ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ اس ملک کے بعض علماء ناحق کی شیخی سے یہ خیال کریں کہ ہم قرآن شریف کے جاننے اور زبان عربی کے علم ادب میں پیر صاحب موصوف پر فوقیت رکھتے ہیں یا کسی آسمانی نشان کے ظاہر ہونے کے وقت یہ عذر پیش کردیں کہ پیر صاحب موصوف کا مغلوب ہونا ہم پر حجت نہیں ہے اور اگر ہمیں اس مقابلہ کے لئے بلایا جاتا تو ضرور ہم غالب آتے۔ اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان تمام بزرگوں کو بھی اس مقابلہ سے باہر نہ رکھا جائے اور خود ظاہر ہے کہ جس قدر مقابلہ کرنے والے کثرت سے میدان میں آئیں گے اسی قدر الٰہی نشان کی عظمت بڑی قوت اور سطوت سے ظہور میں آئے گی اور یہ ایک ایسا زبردست نشان ہوگا کہ آفتاب کی طرح چمکتا ہوا نظر آئے گا اور ممکن ہے کہ اس سے بعض نیکدل مولویوں کو ہدایت ہو جائے اور وہ اس الٰہی طاقت کو دیکھ لیں جو اس عاجز کے شامل حال ہے۔ لہذا اس ضمیمہ کے ذریعہ سے پنجاب اور ہندوستان کے تمام اُن مولویوں کو مدعوّ کیا جاتا ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ علم تفسیر قرآن اور عربی کے علم ادب اور بلاغت فصاحت میں سرآمد روزگار ہیں۔ مگر شرائط ذیل کی پابندی ضرور ہوگی۔ (۱) اس

مقابلہ کے لئے پیر مہر علی صاحب کی بہر حالت شمولیت ضروری ہو گی۔ کیونکہ خیال کیا گیا ہے کہ وہ علم عربی اور قرآن دانی میں ان تمام مولویوں سے بزرگ اور افضل ہیں۔ لہذا کسی دوسرے مولوی کو صرف اس حالت میں قبول کیا جائے گا کہ جب پیر مہر علی شاہ صاحب اس دعوت کو قبول کرکے بذریعہ کسی چھپے ہوئے اشتہار کے شایع کردیں کہ میں مقابلہ کے لئے طیار ہوں + یا مقابلہ کرنے والے علماء کی ایک ایسی جماعت پیش کریں جو چالیس سے کم نہ ہو۔ ہاں ضروری ہو گا کہ دوسرے مولویصاحبوں کے لئے وقت اور گنجایش نکالنے کے لئے پیر صاحب موصوف مباحثہ کے لئے ایک مہینے سے کم تاریخ مقرر نہ کریں تا اس مدت تک باور کرنے کی وجہ پیدا ہو جائے کہ ان تمام مولویوں کو پیر مہر علی شاہ صاحب کے اشتہار سے اطلاع ہو گئی ہے۔ پہلے میں نے ایک ہفتہ مقرر کیا تھا۔ مگر اب اس لحاظ سے اس قدر تھوڑی میعاد عام اطلاع کے لئے کافی نہیں۔ ہاں ضروری ہو گا کہ اس اشتہار کے شایع ہونے کے بعد پیر صاحب موصوف دس دن کے اندر اس دعوت کے قبول کے بارے میں ایک عام اشتہار شایع کردیں اور بہتر ہو گا کہ پانچ ہزار کاپی چھپوا کر بذریعہ چند نامی مولوی صاحبان پنجاب و ہندوستان میں اس معرکہ مباحثہ کی عام شہرت دیدیں (۲) دوسری شرط یہ ہو گی کہ مقام مباحثہ لاہور ہو گا جو صدر مقام پنجاب ہے اور تجویز مکان پیر صاحب کے ذمہ ہو گی لیکن اگر وہ اپنے اس اشتہار میں جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے تجویز مکان اپنے ذمہ نہ لیں تو پھر یہ تجویز میرے ذمہ ہو گی اور کچھ حرج نہیں تمام کرایہ مکان مباحثہ کا میں ہی دونگا۔ (۳) تیسری یہ شرط ہے کہ یہ بحث صرف ایک دن میں ہی ختم ہو جائے گی اور ہر ایک شخص مقابل کو سات گھنٹے تک لکھنے کے لئے مہلت ملے گی۔ (۴) چوتھی یہ شرط ہے کہ جس قدر اس مقابلہ کے لئے مولوی صاحبان حاضر ہوں گے انکے لئے ہرگز جائز نہ ہو گا کہ ایک دوسرے کو کسی قسم کی

+ پیر مہر علی شاہ صاحب پر یہ فرض ہو گا کہ اگر وہ اپنے تئیں مرد میدان سمجھیں تو اشتہار ہذا کی اشاعت کی تاریخ سے پیشے اس روز سے جو بذریعہ رجسٹری اشتہار ہذا انکو پہونچ جائے دس روز کے اندر اپنی طیاری مقابلہ اور قبول سے اپنا عندیہ بذریعہ اشتہار شائع کرکے اطلاع دیں۔ منہ

مدد دیں نہ تحریر سے نہ تقریر سے نہ اشارات سے بلکہ ضروری ہو گا کہ ہر ایک صاحب ایک مناسب فاصلہ پر ایک دوسرے سے دور ہو کر بیٹھیں اور ایک دوسرے کی تحریر کو نہ دیکھیں اور جو شخص ایسی حرکت کرے وہ کمرہ مقابلہ سے فی الفور نکال دیا جائے گا اور ضروری ہو گا کہ ہر ایک صاحب اپنے ہاتھ سے ہی لکھے ہرگز جائز نہیں ہو گا کہ آپ بولتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں اقتباس اور استراق کا اندیشہ ہے۔ (۵) ضروری ہو گا کہ ہر ایک صاحب جب اپنے مضمون کو تمام کر لیں جو کم سے کم حسب ہدایت اشتہار ہذا بیس ورق کا ہو گا جس میں کوئی عبارت اردو کی نہیں ہو گی بلکہ خالص عربی ہو گی تو اس کے نیچے اپنے پورے دستخط کریں اور اسی وقت ایک ایک نقل اس کی مع دستخط اور نیز مع ایک تصدیقی عبارت جو بدیں مضمون ہو کہ نقل ہذا مطابق اصل ہے اس عاجز کے حوالہ کردیں۔ اور یہ میرا بھی فرض ہو گا کہ میں بھی بعد اخذ تمام نقول کے ایک نقل اپنی تحریر کی بعد ثبت دستخط پیر مہر علی صاحب کو دیدوں+۔ یہ میرے ذمہ نہیں ہو گا کہ ہر ایک صاحب کو ایک ایک نقل دوں کیونکہ اس تھوڑے وقت میں ایسا ہونا غیر ممکن ہے کہ میں مثلاً پچاس مولویوں کے لئے پچاس نقلیں اپنے ہاتھ سے لکھکر دوں۔ ہاں ہر ایک مولوی صاحب کو اختیار ہو گا کہ وہ اپنے لئے ایک ایک نقل میرے مضمون کی پیر مہر علی شاہ صاحب سے لیکر خود لکھ لیں مگر یہ اسوقت ہو گا کہ جب اپنے مضمون کی نقل مجھے دے چکیں۔ (۶) ہر ایک شخص اپنا اپنا مضمون بعد لکھنے کے آپ سنائیگا یا اختیار ہو گا کہ جس کو وہ پسند کرے وہ سنا دے۔ (۷) اگر سنانے کے لئے وقت کافی نہیں ہو گا تو جائز ہو گا کہ وہ مضمون دوسرے دن سنا دیا جائے مگر یہ ضروری شرط ہو گی کہ سنانے سے پہلے اسی دن اور اسی وقت جبکہ وہ بالمقابل تحریر ختم کر چکے ہوں ایک نقل بعد ثبت دستخط مجھکو دیدیں اور جائز نہیں ہو گا کہ نقل دینے کے بعد اس مضمون پر کچھ زیادہ کریں یا اصلاح

+ یہ میرا ہی فرض ہو گا کہ میں ہی اپنے ہاتھ سے لکھ کر دوں اور جائز ہو گا کہ میں اپنا فرض پورا ادا کر کے دوسرے کی نگرانی کے لئے کسی دوسرے کو مقرر کر دوں اور یہی اختیار مخالفین کو ہو۔ منہ

کریں اور سہو و نسیان کا کوئی عذر سنا نہیں جائے گا اور اس شرط کا ہم میں سے ہر ایک پابند ہو گا۔ (۸) تمام مضامین کے سنانے کے بعد تین مولوی صاحبان جن کو پیر مہر علی شاہ صاحب تجویز کریں گے اُس قسم کے تین مرتبہ کے حلف کے ساتھ جو قذف محصنات کے بارے میں قرآن شریف میں مندرج ہے اپنی رائے ظاہر کریں گے کہ کیا یہ تمام مولوی صاحبان مقابل میں غالب رہے یا مغلوب رہے اور وہ رائے منطبع ہوکر وہی آخری فیصلہ ہمارا اور ہمارے اندرونی مخالفوں کا قطعی طور پر قرار دیا جائے گا۔ +

(۹) نویں شرط یہ ہے کہ اگر الٰہی رعب کے نیچے آکر پیر مہر علی شاہ صاحب اس مقابلہ سے ڈر جائیں اور دل میں اپنے تئیں کاذب اور ناحق پر سمجھ کر گریز اختیار کریں تو اس صورت میں یہ جائز نہیں ہو گا کہ دوسرے مولویوں میں سے صرف ایک یا دو شخص مقابلہ کا اشتہار دیں کیونکہ ایسا مقابلہ بے فائدہ اور محض تضییع اوقات ہے وجہ یہ کہ بعد میں دوسرے مولویوں کے لئے یہ عذر بنا رہتا ہے کہ مقابلہ کرنے والے کیا چیز اور کیا حقیقت تھے یا جاہل اور بے علم تھے۔ لہذا یہ ضروری شرط ہو گی کہ اس حالت میں جبکہ پیر مہر علی شاہ صاحب اپنے مریدوں کو دریائے ندامت میں ڈالکر بھاگ جائیں اور اپنے لئے کنارہ کشی کا داغ قبول کرلیں تو کم سے کم چالیس نامی مولویوں کا ہونا ضروری ہے، جو میدان میں آنے کی درخواست کریں اور ہمیں منظور ہے کہ وہ انہیں سے ہوں جن کے نام ذیل میں لکھے جائیں گے یا اسی درجہ کے اور مولوی صاحبان باہم ملکر اشتہار دیں کہ جو چالیس سے کم نہ ہوں اور اس صورت میں ان سے بپابندی شرائط مذکورہ بالا مقابلہ کیا جائے گا۔

(۱۰) اگر اشتہار ہذا کے شایع ہونے کی تاریخ سے جو ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۰ء ہے ایکماہ تک پیر مہر علی شاہ صاحب کی طرف سے اس میدان میں حاضر ہونے کے لئے کوئی اشتہار نکلا اور نہ دوسرے مولویوں کے چالیس کے مجمع نے کوئی اشتہار

+ اگر بعض مولوی صاحبان جو لاہور سے کسیقدر فاصلہ پر رہتے ہیں یہ عذر پیش کریں کہ ہم بوجہ ناداری لاہور پہونچ نہیں سکتے تو مناسب ہے کہ وہ بطور قرضہ انتظام کرایہ سفر کرکے لاہور پہونچ جائیں اگر فتح یاب ہوگئے تو میں کل کرایہ آمد و رفت انکا دیدونگا۔ منہ

دیا تو اس صورت میں یہی سمجھا جائیگا کہ خدا تعالی نے ان سب کے دلوں میں رعب ڈالکر ایک آسمانی نشان ظاہر کیا کیونکہ سب پر رعب ڈالکر سب کی زبان بند کر دینا اور انکی تمام شیخیوں کو کچل ڈالنا یہ کام بجز الٰہی طاقت کے کسی دوسرے سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ **و تلك عشرة كاملة من الاشراط التي اردنا ذكرها۔**

اب میں ذیل میں ان حضرات مولوی صاحبان کے نام لکھتا ہوں جو اس مقابلہ کے لئے بشرط شمولیت پیر مہر علی شاہ صاحب یا بشرط مجمع چالیس بلائے گئے ہیں۔ اور اگر ان کے سوا اہل پنجاب اور ہندوستان سے یا ان عربوں میں سے جو نزیل برٹش انڈیا ہوں اس ملک کے کسی گوشہ میں اور مولوی صاحبان موجود ہوں جو مکذب ہوں تو وہ بھی اس اشتہار میں ایسے ہی مدعو ہیں جیسے یہ لوگ ہیں۔ اور حضرات موصوفین کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ مولوی محمد صاحب۔ لودھیانہ۔
۲۔ مولوی عبد العزیز صاحب برادر مولوی محمد صاحب۔ لودھیانہ
۳۔ مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودیانہ۔
۴۔ مولوی مشتاق احمد صاحب انچیسٹوی مدرس۔ لودیانہ
۵۔ مولوی شاہ دین صاحب مفتی لودیانہ۔
۶۔ مولوی معظم الدین صاحب مرولہ والہ ضلع شاہ پور ڈاکخانہ کوٹ مومن
۷۔ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی معرفت میاں محمد چٹو صاحب ساکن لاہور
۸۔ مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹ۔
۹۔ مولوی محمد خلیل احمد صاحب انبیٹھہ ضلع سہارنپور
۱۰۔ مولوی شاہ محمد حسین صاحب صابری محب اللہی سنبل مراد آباد
۱۱۔ مولوی نذیر احمد خاں صاحب دہلوی سابق ڈپٹی کلکٹر پنشنر سرکار نظام
۱۲۔ مولوی عبد اللطیف صاحب امروہی مدرس مدرسہ اودیپور میواڑ۔ راجپوتانہ
۱۳۔ مولوی ولی محمد صاحب جالندھری ساکن پتارہ۔

۱۴ - قاضی عبد القدوس صاحب پھارنی بنگلور -

۱۵ - مولوی شیخ عبد اللہ صاحب ساکن چک عمر ضلع گجرات تحصیل کھاریاں

۱۶ - مولوی محمد حسن صاحب مفسر ساکن امروہہ محلہ ملانا - ضلع مراد آباد

۱۷ - مولوی عبد الغفار صاحب مفتی ریاست گوالیر

۱۸ - مولوی عبد اللہ صاحب محلہ کہنڈہ - کراچی

۱۹ - مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ پانواڑی امروہہ - ضلع مراد آباد -

۲۰ - مولوی قاسم شاہ صاحب شیعی مجتہد لاہور -

۲۱ - مجتہد صاحب لکھنو

۲۲ - مولوی عنایت علی صاحب شیعی - سامانہ ریاست پٹیالہ

۲۳ - مولوی سکندر صاحب - شہر میسور

۲۴ مولوی لطف اللہ صاحب قاضی القضاۃ حیدر آباد

۲۵ - مولوی نذیر حسین صاحب - انبہٹہ - سہارنپور

۲۶ - مولوی [illegible] صاحب سجادہ نشین گڑھی پٹھانوں کی ضلع راولپنڈی

۲۷ - مولوی محمد حسین صاحب تحصیل چکوال موضع بھیں ضلع جہلم -

۲۸ - مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

۲۹ - مولوی کلیم اللہ صاحب - مچھیانہ - گجرات

۳۰ - مولوی محمد اسحق صاحب اجراوری - پٹیالہ

۳۱ - مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی - یا جس مولوی کو وہ اپنا وکیل کریں -

۳۲ - مولوی تلطف حسین صاحب - دہلوی

۳۳ - مولوی کرامت اللہ صاحب دہلوی - محلہ باڑہ - بازار صدر -

۳۴ مولوی فضل الدین صاحب - گجرات - پنجاب

۳۵ مولوی عبد الوہاب صاحب امام مسجد صدر دہلی

۳۶ - علماء ندوہ لکھنو جس عالم کو اپنا وکیل کریں -

۳۷ - مولوی منشی سلیمان صاحب ملازم ریاست پٹیالہ - مولف غایت المرام -

۳۸ - مولوی مسیح الزمان صاحب شاہجہان پور - یا جو عالم شاہجہان پور کا ہو

۳۹ - مولوی محمد صدیق صاحب دیوبندی حال مدرس بچھرایوں - مراد آباد

۴۰ - مولوی محمد شفیع صاحب قصبہ رامپور ضلع سہارنپور

۴۱ مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی سابق پروفیسر علی گڈھ کالج

۴۲ - مولوی دیدار علی صاحب ریاست الور مسجد دائرہ

۴۳ - شیخ خلیل الرحمن صاحب سرساوہ - سہارنپور سجادہ نشین چار قطب ہانسوی

۴۴ - مولوی نظام الدین صاحب قاضی مالیر کوٹلہ

۴۵ - شیخ اللہ بخش صاحب تونسوی سنگھڑ ضلع جماعت علماء

۴۶ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر

۴۷ قاضی ظفر الدین صاحب پروفیسر

[illegible]

۴۸- مولوی عبد الحکیم صاحب پروفیسر

۴۹- مولوی عبد اللہ صاحب ساکن جلو خلیفہ پیر مہر شاہ صاحب گولڑی۔

۵۰- مولوی غلام محمد صاحب۔ چکوال۔ جہلم

۵۱- مولوی ابراہیم صاحب آرہ

۵۲- مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی

۵۳- مولوی شیخ حسین صاحب عرب یمانی۔ بھوپال

۵۴- مولوی اصغر علی صاحب پروفیسر حمایت اسلام

۵۵- مولوی محمد بشیر صاحب بھوپال

۵۶- مولوی عبد الجبار صاحب امرتسر

۵۷- مولوی احمد اللہ صاحب۔ امرتسر

۵۸- مولوی رسل بابا صاحب۔ امرتسر

۵۹- مولوی عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی۔ دہلی

۶۰- مولوی عبد الحق صاحب۔ امرتسر

۶۱- مولوی عبد الواحد صاحب۔ امرتسر

۶۲- مولوی منہاج الدین صاحب۔ کوٹ مقدم۔ ۔۔

۶۳- منشی الٰہی بخش صاحب ملہم بذریعہ الہام تفسیر لکھیں۔

۶۴- مولوی احمد صاحب ساکن سکندرپور ہزارہ

۶۵- قاضی امیر عالم صاحب پنشنر ۔۔ ۔۔

۶۶- مولوی رشید احمد صاحب گنگوہ ضلع سہارنپور

۶۷- مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی

۶۸- مولوی ابوالخیر صاحب نقشبندی خانقاہ شریف حضرت مرزا مظہر جانجاناں صاحب خاص دہلی

۶۹- مولوی احمد علی صاحب واعظ سابق مدرس مدرسہ اسلامیہ سہارنپور حال مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

۷۰- ملا ہاتھی صاحب۔ نوشہرہ۔ پشاور

۷۱- مولوی عبد المنان صاحب وزیر آبادی جس عالم بیا کو منتخب فرماویں

۷۲- قاضی سلطان محمود صاحب۔ آئی آوان [illegible]

۷۳- مولوی غلام محمد صاحب بگہ والہ مسجد شاہی لاہور

۷۴- مولوی محمد ذکریا صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور یا جس مولوی صاحب کو انجمن تجویز کرے

۷۵- مولوی غلام محمد صاحب ملازم انجمن نعمانیہ لاہور

۷۶- مولوی غازی خان صاحب گولڑہ۔ راولپنڈی

۷۷- مولوی غلام رسول صاحب۔ مقبال۔ گوجرخان

۷۸- مولوی مفتی غلام محی الدین۔ گڑہا۔ ڈاکخانہ ڈومیلی

۷۹- مولوی عبد السمیع صاحب رامپوری حال ملازم شیخ الٰہی صاحب رئیس میرٹھ

۸۰- مولوی محمود حسن صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند

۸۲- مولوی احمد حسن صاحب کنج پوری صابری دہلی جامع مسجد

۸۳- مولوی احمد حسن صاحب ایڈیٹر اخبار شحنہ ہند۔ میرٹھ

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں ۲۰- جولائی ۱۹۰۰

کی۔

سے اپنے

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان